ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

فخر المشائخ نمبر

فخر المشائخ حضرت

میاں جمیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جلد اول

مدیر اعلیٰ: صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

Marfat.com

بیادگار

ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اعلیٰ حضرت شیر ربانی
شہباز لامکانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

جلد اول

بانی:
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ
نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

رجسٹرڈ نمبر CPL-35 جلد نمبر 61 شمارہ نمبر 12 دسمبر 2015ء، بمطابق ربیع الاول 1437ھ

بفیضانِ نظر: حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

مدیر اعلیٰ: میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی۔ ناظم دفتر: میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی

مجلس ادارت و مشاورت:

حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری صاحب

جناب محترم قدر آفاقی صاحب

جناب قاضی ظہور احمد اختر صاحب

مولانا ماسٹر احمد علی شرقپوری

محمد شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ

محمد رفیق شرقپوری نقشبندی مجددی

فی شمارہ: .... 25 روپے

سالانہ چندہ برائے عام ڈاک ۔ 250 روپے

زر معاونت: .... 500 روپے سالانہ

معاونین خصوصی: ... 1000 روپے سالانہ

سالانہ چندہ برائے مشرقی وسطی، جنوب مشرقی ایشاء یورپ افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ
35 امریکی ڈالر

برانچ کوڈ: 0103 UBL
اکاؤنٹ نمبر: 0213541505 شرقپور شریف

خط و کتابت: دفتر ماہنامہ نور اسلام کاشانہ شیر ربانی 5 اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد حضرت داتا دربار لاہور

میاں ولید احمد شرقپوری پرنٹرز نے آر زیڈ پرنٹرز، ریاض کالونی، بند روڈ، لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف سے شائع کیا

مقام اشاعت: آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ 0300-4258012 0300-4476211

Marfat.com

297.9924

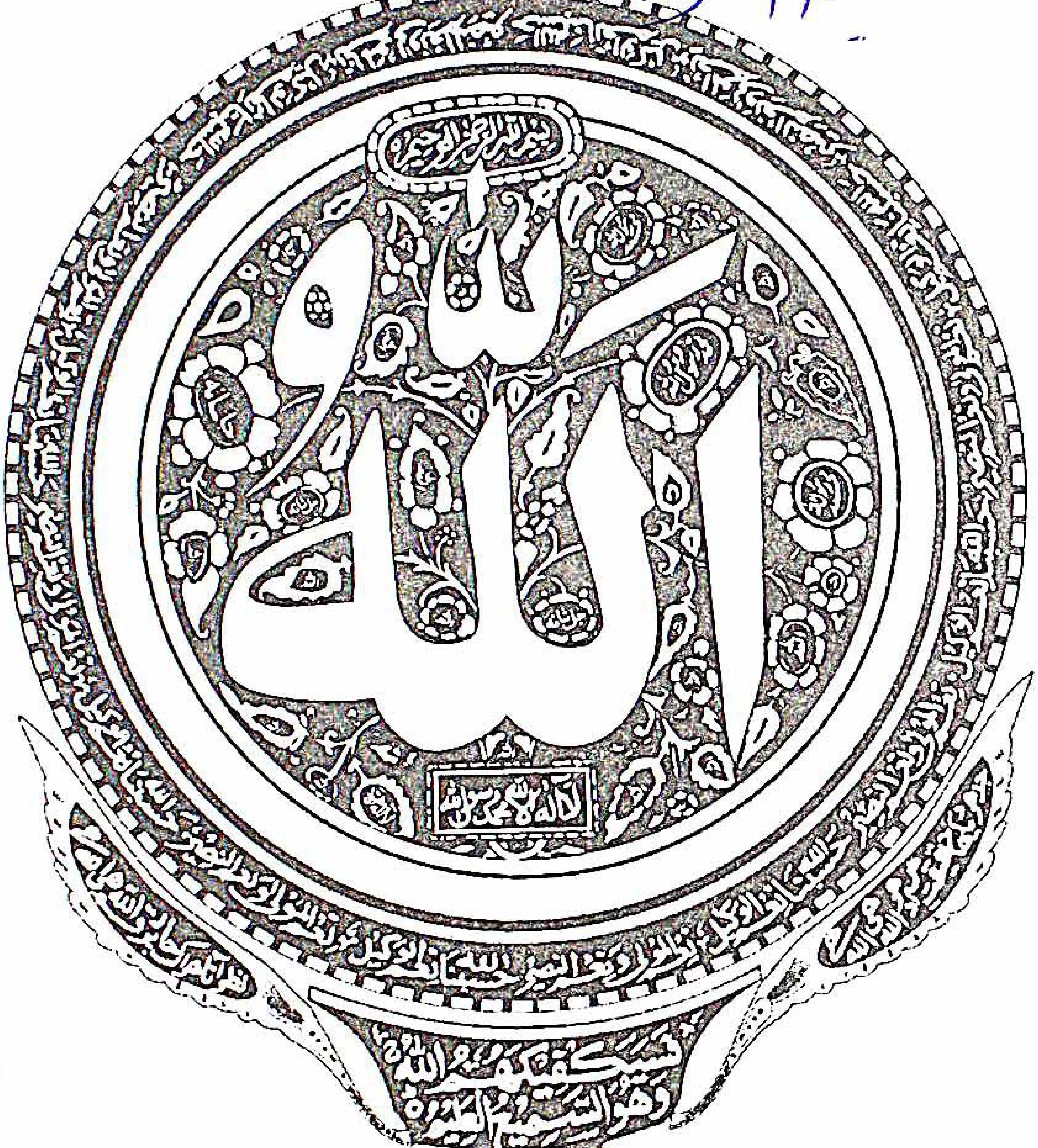

یہ قطعہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فہرست مندرجات

ابتدائیہ

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
1	حمد باری تعالیٰ عزوجل	ادارہ	6
2	نعت رسول مقبول ﷺ	ادارہ	7
3	اقوال حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	انتخاب: صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی	8
4	اقوال حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	انتخاب: صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی	10
5	پیش لفظ	صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نقشبندی مجددی	12

خاندانی و سوانحی حالات

نمبر شمار	عنوانات	مقالہ نگار	صفحہ
6	حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے خاندان کا مختصر تعارف	محمد اویس ندیم بھٹی	22
7	حالات مبارکہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نقشبندی مجددی	قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی	62
8	حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی عائلی زندگی	حاجی صوفی اللہ رکھا	141
9	حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے آداب کھانا	شبینہ شہزادی	146

Marfat.com

10	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کا مدینہ منورہ میں قیام	محمد اویس ندیم بھٹی	154

سلسلہ ارادت

11	حضرت فخر المشائخ کے سلسلہ ارادت کے چند مشائخ کا تذکرہ	صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی	163

عاشق رسول ﷺ

12	یارسول اللہ ﷺ کانفرنس	سید اقبال حسین شاہ	194

مجددیت

13	فخر المشائخ کا روحانی عروج	پروفیسر خالد بشیر	200
14	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سرہندی	شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ	226
15	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	حامد علی انصاری	234
16	حضور فخر المشائخ ارکان تصوف کی روشنی میں	غلام مصطفیٰ مجددی	252

طریق تربیت

17	کونوا مع الصادقین	محمد اسلم حیات	255

علمی خدمات

18	نور اسلام کے منتخب اداریے	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	263
19	حضرت میاں صاحب کا ایک علمی کارنامہ	پروفیسر محمد اقبال مجددی	288
20	فخر المشائخ	فضل نبی ترین	293

Marfat.com

21	فخر المشائخ کی تحریر کا ایک نمونہ	ڈاکٹر منور سلطانہ	297
22	یادیار مہرباں آید ہمی	پیر زادہ اقبال احمد فاروقی۔ کاوش: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	309
23	نور اسلام کے خاص نمبر (تعارف و پس منظر)	سید جمیل احمد رضوی	317
24	ماہنامہ نور اسلام کے اجراء کے مقاصد اور ان کا حصول	محمد یٰسین قصوری نقشبندی	338
25	عقائد جمیل	ڈاکٹر محمد نوید ازہر	341
26	انتسابات جمیل	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	348
27	گفتنی	محمد عالم مختار حق	379

شعری ذوق

28	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کا شعری ذوق و پسندیدہ اشعار	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی۔ ترتیب نو و اضافہ: سید جمیل احمد رضوی	382

اسفار فخر المشائخ

29	اسفار جمیل	علامہ مولانا منشاء تابش قصوری	401
30	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے آزاد جموں کشمیر میں تبلیغی دورے	محمد فضل شوق نقشبندی	424
31	فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے طوفانی دورے	محمد رفیق شرقپوری	430

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ (عزّ و جل)

تیرا بندہ تیری توصیف و ثناء کرتا ہے
میرا ہر سانس تیرا شکر ادا کرتا ہے

تیرے آگے میری جھکتی ہوئی پیشانی سے
میری ہر صبح کا آغاز ہوا کرتا ہے

رزق پہنچاتا ہے پتھر میں چھپے کیڑے کو
تُو ہی سوکھی ہوئی شاخوں کو ہرا کرتا ہے

گیت گاتی ہیں بہاریں تیری قدرت کا
سینۂ سنگ سے جب پھول کھلا کرتا ہے

بڑا ناداں ہے تجھے دُور سمجھنے والا
تُو رگ و جاں سے بھی نزدیک رہا کرتا ہے

Marfat.com

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دانائے سبلؐ ختم الرسلؐ، مولائے کُلؐ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں، وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

☆------☆------☆-----☆

کتابِ ہستی کے سرِ ورق پہ جو نامِ احمدؐ رقم نہ ہوتا
وجودِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
یہ محفلِ کون ومکاں نہ ہوتی اگر وہ شاہِ اُممؐ نہ ہوتا

☆------☆------☆-----☆

Marfat.com

اقوال حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

☆ جمعیت خاطر سے حق کی عبادت میں مشغول رہ اور متعلقین کا غم حق تعالیٰ کے سپرد کر۔

☆ اس دُشمن کا دفعیہ سخت مشکل ہے جو طاعت کی راہ سے آئے۔

☆ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆ دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں۔ مگر درحقیقت ترقی کا موجب ہیں۔

☆ اللہ کے دشمنوں سے الفت کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ دُشمنی ہے۔

☆ عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا داخل بدکاری ہے اور اس کا باریک کپڑے پہننا ننگی ہونے کے حکم میں ہے۔

☆ دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں۔

☆ کمزور پر حملہ کرنا بزدلی ہے، ہم پلہ پر بدخلقی ہے اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔

☆ نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دُشوار نہیں ہے۔

☆ صغیرہ کا اصرار کبیرہ تک اور کبیرہ کا اصرار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

☆ مجلس مزامیر میں شریک ہونا حرام ہے۔

☆ دولت مندوں کی صحبت زہر قاتل اور ان کے چرب لقمے دل کو سیاہ کرنے والے ہیں۔

☆ آخرت کا کام آج کر، دُنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔

Marfat.com

☆ ہر عمل جو موافق شریعت ہے، ذکر میں داخل ہے، اگرچہ خرید وفروخت ہو۔

☆ ناراض ہونے کے خیال سے حق بات دوست کو نہ بتلانا، حق دوستی نہیں۔

☆ دوپہر کا سونا، جو با نیت سنت ہو، ان کروڑ شب بیداریوں سے بہتر ہے جو اتباع سنت کی نیت سے نہ ہوں۔

☆ زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔

☆ معرفت الٰہی ان پر حرام ہے جن کے باطن میں دُنیا کی محبت رائی کے دانہ جتنی بھی ہو۔

Marfat.com

اقوال حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

☆ ہر انسان کو اپنے تمام افعال، اعمال، اقوال اور احوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کے مطابق اپنانے چاہئیں۔

☆ اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش مال، جان، بھوک اور افلاس سے فرماتا ہے۔

☆ خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتے ہیں۔

☆ لوگ مسجد میں گرمی کی وجہ سے زیادہ نہیں بیٹھتے مگر قیامت کے روز جب سورج سوا نیزے پر ہوگا تو کیا حال ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی ہے مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔

☆ سود اسلام میں حرام ہے لہٰذا سود سے بچو۔

☆ صرف حلال رزق سے ہی اپنے بیوی بچوں کی پرورش کرو۔

☆ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے حق بات کوئی نہیں کہتا۔

☆ لا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہو اِلاَّ اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ انسانوں کی بدکرداری اور بے حیائی کی وجہ سے بحروبر میں فسادات کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔

☆ آخرت میں اپنی نجات چاہتے ہو تو داڑھی رکھو۔

Marfat.com

پیش کردہ:

صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری

نقشبندی مجددی

ابن حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد

شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

نبیرہ: فخر المشائخ حضرت میاں جمیل

احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی" شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ

☆------☆------☆-----☆

Marfat.com

پیش لفظ

بحمد اللہ ماہنامہ ''نورِ اسلام'' کا فخر المشائخ نمبر قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے۔
ظاہر ہے کہ یہ خصوصی نمبر ہے جو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے۔ اداریہ میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ماہنامہ ''نورِ اسلام'' کے ماضی پر نظر ڈالی جائے تاکہ واضح ہو کہ یہ ماہنامہ کن مشکل مراحل سے گزر کر اِس مقام تک پہنچا ہے۔ ماضی کے آئینے میں جھانک کر حال اور مستقبل کی راہیں متعین کی جاسکتی ہیں۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:۔

ضبط کن تاریخ را پاینده شو
از نفسهائے رمیده زنده شو

اس مرحلہ پر یہ بھی مناسب ہے کہ ''نورِ اسلام'' کے بانی ایڈیٹر حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے استفادہ کیا جائے اور ان مشکل حالات سے باخبر ہوا جائے جن کا ان کو سامنا رہا۔

حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ اس حوالے سے لکھتے ہیں:۔

''نورِ اسلام'' جس بے سروسامانی کے عالم میں منصۂ شہود پر آیا وہ قارئین کرام اور بالخصوص یارانِ طریقت سے مخفی نہیں۔ اس کا اجراء نومبر 1955ء میں ہوا۔ توقع کے خلاف بات نکلی کہ احبابِ طریقت نے بڑی سردمہری کا ثبوت دیا۔ چونکہ میرے پیشِ نظر محض تبلیغ و اشاعتِ مسلک اہلسنّت اور تحفظِ طریقت تھا لہٰذا ہمت نہ ہاری۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے جذبۂ صادقہ کے پیشِ نظر میری ہمت

Marfat.com

افزائی فرماتے رہے۔ ''نورِ اسلام'' کو مختلف اوقات میں گوناگوں مشکلات کا سامنا رہا۔ یہ مشکلات نورِ اسلام کو اپنی شاہراہ سے بھٹکا نہ سکیں۔

حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میرے لیے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ فرائض میں معتد بہ اضافہ ہوا۔ ایک مصائب و آلام کا سیلاب امنڈ آیا۔ کہیں مالی مشکلات اور کہیں معاصرانہ چپقلشیں۔ تاہم ''نورِ اسلام'' کی اشاعت میں کوئی فرق نہ آیا۔ ہاں البتہ اس کی اشاعت میں تقدیم و تاخیر ضرور رہی......(1)

دینی رسالے کے انتظام و انصرام کے لیے جس عملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

......ایک ماہنامے کے لیے ایک مدیر، ایک منشی، ایک چپراسی اور ایک ناظم کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر مضمون نگار اس کے علاوہ ہیں۔ تب کہیں ایک ماہنامے کی ترتیب و تدوین، رسل و رسائل کا انتظام درست ہو سکتا ہے۔ لیکن اتنا عملہ یوں ہی میسر نہیں آ سکتا۔ اس کے لیے روپے پیسے کی ضرورت ہے(2)

بعد ازاں دیگر مشکلات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:۔

''نورِ اسلام'' کا اجراء محض تبلیغ دین کے لیے کیا گیا۔ جب مَیں نے ارادہ کیا تو خیال آیا اور دوستوں نے بھی کہا کہ حضرت شیرِ ربانی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بے پناہ اور لاتعداد عقیدت مند ہیں۔ وہ ضرور بیش از بیش حصہ لیں گے اور حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا۔ یار لوگوں نے بڑی التفاتی کا ثبوت دیا۔ تاہم اپنے والد گرامی اور رہبر طریقت حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور اعانت سے تقریباً پورے تین سال تک ''نورِ اسلام'' پوری شان سے چلتا رہا۔ لیکن اس کا مطلوبہ عملہ

Marfat.com

بوجہ مالی عدم استحکام میسر نہ آسکا۔ رضا کارانہ طور پر کچھ احباب نے اس کی ترتیب وترکیب میں وقتاً فوقتاً ہاتھ بٹانا شروع کر دیا (3)

حضرت فخر المشائخؒ 1960ء میں ''نور اسلام'' سے حوالے سے اپنی بے سروسامانی اور مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

نور اسلام محض تبلیغی نظریہ سے آستانہ عالیہ حضرت میاں صاحبؒ کی عقیدت مندوں کی بے پناہ عقیدت کا سہارا لے کر نکالا گیا کہ وہ اپنی عقیدت کے معیار کے مطابق دستِ تعاون دراز کریں گے۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا۔ ابھی تک کا پورا عملہ در کنار منشی اور ایک چپراسی تک میسر نہ آسکا۔ جس کی بناء پر اس ناچیز (جمیل احمد شرقپوری) کو (ان) کے جملہ فرائض بھی انجام دینا پڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے ''نور اسلام'' مشکلات سے دوچار ہے۔ ناچیز کوئی بہت بڑا مالدار نہیں ہے۔ درویشوں اور علمائے کرام کا خادم، خاکپائے شیر ربانیؒ وگدائے آستانہ لاثانیؒ ہے۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینوی (دینی امور) میں ناچیز کی گوناگوں حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے کے بعد تو میری دنیا ہی بدل گئی۔ مصائب وآلام کی یلغار ہے۔ حوادثات زمانہ کا سیل رواں ہے۔ کوئی مونس وہمدرد دکھائی نہیں دیتا۔ ایک والدہ ماجدہ مدظلہا کا سہارا ہے۔ ناچیز کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسکین کے سر پر تاقیامت سلامت باکرامت رکھے (4)

ان مشکلات کے باوجود حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے ''نور اسلام'' کی اشاعت کو نہ صرف جاری رکھا، بلکہ اس کے متعدد خاص نمبر بھی شائع کیے۔ ان میں پانچ

Marfat.com

خصوصی نمبر بہت معروف ہیں۔ان کے عنوانات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں اور ہر عنوان کے ساتھ قوسین میں اس کا سالِ اشاعت بھی دیا جاتا ہے:۔

(1) شیر ربانیؒ نمبر (1969ء)۔(2) امام اعظمؒ نمبر (1975ء)۔(3) اولیائے نقشبند نمبر (1979ء) دو جلدیں۔(4) حضرت مجدد الف ثانیؒ نمبر (1988ء، تین جلدیں)۔(5) حضرت ثانی لاثانیؒ نمبر (1999ء)۔(6) پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر (2006ء، تین جلدیں)

''نورِ اسلام'' کے مذکورہ خصوصی نمبر اہم دستاویزات کی حیثیت رکھتے ہیں۔پانچ میں اولیائے صوفیہ کرام کے تذکرے ہیں۔''تذکرہ نویسی''''تاریخ نویسی'' کا ایک اہم شعبہ ہے۔زیرِ حوالہ خصوصی شماروں کو کتب حوالہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔تحقیق کے میدان میں ان کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ان کی مدد سے محقق کا بہت سا قیمتی وقت بچ جاتا ہے۔ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مشائخِ نقشبندیہ پر تحقیقی کام کرتے ہوئے بہت سی معلومات ایک جگہ پر مل جاتی ہیں۔

یہاں پر یہ تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظمؒ نمبر کتابی صورت میں بھی کئی بار شائع ہو چکا ہے۔اس سے مذکورہ نمبر کی اہمیت اور طلب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔متعدد کتب خانے تاحال شائع کر رہے ہیں۔

اب خصوصی شماروں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ان کی تیاری اور اشاعت میں کس قدر محنت اور عزم مصمم سے کام لیا گیا ہوگا۔ایسے کاموں کے لیے خونِ جگر دینا پڑتا ہے۔

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

Marfat.com

''نوراسلام'' کے بانی مدیر حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری حیات کے آخری چند سالوں میں علیل رہے۔ اس وجہ سے ان کی صحت بھی نقاہت کا مقابلہ کرتی رہی۔ والدگرامی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ بھی علیل رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے 2008ء میں خانقاہی نظام کو چلانے کی ذمہ داری میرے سپرد کردی۔ دیگرامور کے علاوہ آپ نے ماہنامہ ''نوراسلام'' کا ڈیکلیریشن بھی میرے نام کروادیا۔اس طرح اس کی ادارت کا کام بھی میری ذمہ داریوں میں شامل ہوگیا۔ حضرت فخر المشائخؒ کا وصال 11 ستمبر 2013ء/ بمطابق 4۔ ذیقعد 1434ھ بروز بدھ ہوگیا۔

اس سے ایک ایسا خلا پیدا ہوا جس کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا۔اس کے چند ماہ بعد باہمی مشاورت سے فیصلہ کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس مبارک کے موقع پر ''نوراسلام'' کا ایک خصوصی نمبر شائع کیا جائے جو فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات اور خدمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالے۔اس سلسلے میں چند اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ اس کی تفصیل ایک مراسلے میں تحریر کی گئی جو اہل قلم حضرات کو بھیجا گیا تھا۔اس مکتوب کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے تا کہ اس حوالے سے پوری روداد کا علم ہو سکے۔

یہ مراسلہ صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اور راقم السطور (صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی) کی جانب سے ارسال کیا گیا تھا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مکرمی ومحترمی......

آپ کے علم میں ہے کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 11 ستمبر 2013ء بمطابق 4۔ذیقعد 1434ھ بروز بدھ ہو گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ماہنامہ ''نور اسلام'' 1955ء میں جاری کیا تھا۔ الحمدللہ یہ رسالہ اب تک تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعدد خصوصی نمبر شائع کیے تھے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر ماہنامہ ''نور اسلام'' کا ایک خصوصی نمبر شائع کیا جائے جو اُن کی حیات اور خدمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالے۔ اس سلسلے میں ایک خصوصی میٹنگ یکم جون 2014ء کو شرقپور شریف میں منعقد ہوئی جس میں اس کی اشاعت کے سلسلے میں تمام پہلوؤں پر مشاورت کی گئی اور اسی سلسلہ میں دوسری میٹنگ پنجاب یورسٹی لائبریری لاہور میں 5۔جون 2014ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں ممکنہ موضوعات کا ایک خاکہ ترتیب دیا گیا۔ پھر ایک اجلاس 8۔جون 2014ء کو شرقپور شریف میں انعقاد پذیر ہوا جس میں مزید غور وفکر کے بعد طے پایا کہ اس خصوصی نمبر کی اشاعت کے لیے تمام اہل قلم حضرات جن کا حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تعلق رہا ہے سے رابطہ کیا جائے اور جو موضوعات ہم ترتیب دے سکتے ہیں، ان کی خدمت میں پیش کیے جائیں تا کہ ان موضوعات کی روشنی میں اپنی مزید آراء سے ہمیں آگاہ کر سکیں۔ آپ کا نام نامی بھی اس

Marfat.com

میٹنگ میں زیرِ غور آیا ہے اور طے ہوا کہ آپ کی خدمت میں یہ عریضہ ارسال کیا جائے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے ترتیب دیے گئے موضوعات کے علاوہ کسی اور موضوع پر آپ اپنا قلمی حصہ ڈالنا چاہیں تو اس بارے میں ہمیں تحریری طور پر ضرور اطلاع کریں اور اپنی تحریر 31۔ جولائی 2014ء تک ضرور پہنچا دیں تاکہ تمام اشاعت کا کام وقتِ مقررہ سے پہلے احسن طریقے سے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ ابتدائی اجلاسوں میں جن احباب نے شرکت کی اور اپنی آراء سے نوازا، ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

(1) صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی۔ (2) صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی۔ (3) مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب (صدر مدرس شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)۔ (4) چوہدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی، لاہور)۔ (5) سید جمیل احمد رضوی صاحب (سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی، لاہور)۔ (6) ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی صاحب (ڈپٹی چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی، لاہور)۔ (7) حامد علی انصاری صاحب (سینئر لائبریرین پنجاب یونیورسٹی، لاہور)۔ (8) عدیل جاوید صاحب (نواسہ پروفیسر منور حسین ریٹائرڈ پرنسپل اسلامیہ کالج، لاہور)۔ (9) ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ریٹائرڈ اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔ (10) سعید احمد صدیقی صاحب (صدیقی پبلیکیشنز)۔ (11) پروفیسر خالد بشیر صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج گجرات)۔ (12) پروفیسر بو علی قلندر گجرات۔ (13) پروفیسر علیم تفضّل صاحب (شعبۂ انگلش ایم۔ اے۔ او کالج، لاہور)۔ (14) مولانا کرامت علی صاحب (بزمِ جمیل شیخوپورہ)

Marfat.com

۔(15) مولانا نصیر احمد (مدرس دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور شریف)۔ (16) شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور۔(17) ڈاکٹر رانا محمد ندیم نقشبندی مجددی۔(18) طارق محمود ملک صاحب۔(19) محمد رفیق شرقپوری

زیر حوالہ ''فخر المشائخ نمبر'' کے لیے مضامین آتے رہے، لیکن بوجوہ ان کو نہ حتمی شکل دی جاسکی اور نہ ہی یہ خصوصی شمارہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے سالانہ عرس مبارک منعقدہ اکتوبر 2014ء کے موقع پر شائع ہو سکا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر کام کا ایک وقت معین ہے اسی پر وہ مکمل ہوتا ہے۔

زیر نظر ''ماہنامہ نور اسلام'' کے ''فخر المشائخ نمبر'' میں جو مضامین / مقالات شامل ہیں، اگر ان کی موضوعاتی درجہ بندی کی جائے تو یہ بڑے بڑے موضوعی عنوانات سامنے آتے ہیں..... فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی و سوانحی حالات، آپ رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت عاشقِ رسول ﷺ، مجددیت، علمی خدمات، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شعری ذوق، اسفار فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ، تعمیر مساجد، قیام مدارس، سیاسی کردار، زیارات مزارات، انتسابات اور تاثراتی مضامین۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد تعزیتی ریفرنس کی رپورٹ بھی اس میں شامل ہیں۔ مناقب فخر المشائخ کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ تعزیت نامے بھی اس کا حصہ ہیں۔ قطعات تاریخِ وصال فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا اندراج بھی اس میں ملے گا۔

حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کثیر الجہتی ہے۔ مجھے اس حقیقت کے اظہار کرنے میں کوئی مبالغہ نہیں کہ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مزید کام کرنے کے مختلف پہلو موجود ہیں۔ اس نمبر کے لیے جو ابتدائی خاکہ بنایا گیا تھا۔ متعدد ایسے عنوانات

Marfat.com

ہیں جن پر مضامین /مقالات وصول نہیں ہوئے۔ انشاء اللہ ان عنوانات پر مزید کام بھی ہوگا جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تحقیق کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں ادارہ ''نورِ اسلام'' پُرعزم ہے۔

آخر میں میرا یہ خوشگوار فریضہ ہے کہ ان تمام اہل علم ودانش کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکالا اور ''فخر المشائخ نمبر'' کے لیے اپنی نگارشات سے نوازا۔ مَیں ان حضرات کا بھی سپاس گزار ہوں جنہوں نے اس خصوصی نمبر کی تیاری میں عملی طور پر اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اس حوالے سے بہت احباب کے نام پیشِ نظر ہیں۔ چند کا ذکر بطور خاص کرنا چاہتا ہوں۔ مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب، سید جمیل احمد رضوی صاحب (سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس اشاعت کی ترتیب وتنظیم میں علمی سطح پر دستِ تعاون بڑھایا۔ چوہدری محمد حنیف صاحب (سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) کا بھی سپاس گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے حلقۂ رفقاء سے مضامین /مقالات کے حصول میں نمایاں خدمات ادا کرنے کا مظاہرہ کیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری نے مضمون نویسی اور دیگر امور میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں اس لیے ان کا بھی ممنون ومشکور ہوں۔ محبوب عالم تھابل صاحب نے جزوی پروف خوانی میں تعاون کیا اور علمی مشورے بھی دیے۔ اس کے لیے ان کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ محمد رفیق صاحب نے مضامین /مقالات کی کمپوزنگ کی اور اس نمبر کی طباعتی امور کی نگرانی کا کام بھی کیا۔ ان کا تعاون بھی قابل قدر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو مذکورہ خدمات کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ

Marfat.com

خوش وخرم رکھے۔آمین !ثم آمین۔

حواشی

1۔ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 7، شمارہ 10 (اکتوبر 1961ء)،ص۔5

2۔ایضاً،جلد،5 شمارہ 4 (اپریل 1959ء)،ص۔5

3۔ایضاً،ص۔5

4۔ایضاً،جلد 6، شمارہ 3۔4 (مارچ۔اپریل 1960ء)،ص۔7

صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین، آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف
(ضلع شیخوپورہ)

Cell: 0300-4243812, 0300-8414344

E-mail: mianwaleed@yahoo.com

Website: www.sher-e-rabbani.com

☆-------☆------☆-----☆

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا مختصر تعارف

محمد اویس ندیم بھٹی

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اجدادِ عُظّام کا اصل وطن افغانستان تھا۔ جب اسلامی فتوحات نے معراج ترقی پر قدم رکھا تو افغانستان کے بہت سے شریف گھرانے پنجاب و ہندوستان میں آبسے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد پہلے دیپالپور میں مقیم ہوئے پھر زمانہ کے انقلاب نے اس خاندان کے چند بزرگوں کو شہر قصور میں پناہ لینے پر مجبور کیا۔ چونکہ سربرآوردۂ علم وعمل تھے اس لیے شہر قصور کے رؤسا اور پٹھانوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے اپنا حلقہ بگوش بنالیا۔ وہ سب کے سب آپؒ کے اجداد کو مخدوم کہہ کر پکارتے تھے۔ علومِ دینیہ کی درس وتدریس اُن کا بہترین مشغلہ تھا۔ قلمی قرآن مجید لکھا کرتے تھے۔ حفظِ قرآن کی نعمت اس خاندان میں وراثتاً چلی آتی تھی۔ دُور دراز سے لوگ آکر اُن کی صحبت سے فیضیاب ہوتے تھے۔ 1

اِن بزرگوں میں سے سوائے دو احباب کے باقی واپس دیپال پور تشریف لے گئے۔ دونوں میں سے ایک تو کوٹ پکّا قلعہ قصور میں اور دوسرے کوٹ پیراں قصور میں مقیم ہوگئے۔ کوٹ پکّا قلعہ والے صاحب کی تیسری پُشت میں سے ایک صاحب مسمّٰی حافظ صالح محمد ہُوئے۔ 2

۱۴۲۱۳۴

Marfat.com

حافظ محمد صالح صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد صالح صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جَدِّ اعلیٰ قرآن مجید کی کتابت کیا کرتے تھے اور اس فن میں یکتائے روزگار تھے۔ حافظ محمد عُمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے باپ کے جَدِّ بزرگوار ہیں جو فنِ خوشنویسی کے، علاوہ فنِ طب میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ 3

حضرت مولوی غُلام رسُول رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی غلام رسُول رحمۃ اللہ علیہ ایک نہایت ہی بزرگ اور فقیر طبیعت حافظ، عالم و عابد شخص تھے۔ آپ کے انتہا سے زیادہ بڑھے ہوئے زہد و عبادت کا چرچا گھر گھر پھیلا ہوا تھا اور ضمیری و روحانی جوہروں اور ریاضت و مجاہدات کے کرشموں کے ڈنکے ایک عالم میں بج گئے تھے۔ شہر قصور میں آپ کا مکان کوٹ حاجی رانجھے خاں متصل مسجد حاجی رانجھے خاں تھا۔ شہر قصور کو اُس وقت جو عروج اور ترقی حاصل تھی وہ شاید آج بھی اُسے نصیب نہ ہو۔ یہاں کے باشندے نہایت خوشحال اور دولت مند تھے۔ ہر قسم کے باکمال اور اہلِ ہنر کا وجود یہاں پایا جاتا تھا۔ شہر تجارت اور فلاحت کا بھی مرکز تھا لیکن بدقسمتی سے نواب نظام الدین خاں حاکمِ قصور سے ۱۸۰۹ء میں رنجیت سنگھ کا بگاڑ ہوگیا۔ رنجیت سنگھ نے شہر قصور پر یورش کردی اور شہر قصور کو ویران کردیا۔ اس کے دو تین سال بعد نواب قطب الدین خاں حاکم قصور کے عہد میں رنجیت سنگھ نے دوبارہ فوج کشی کی۔ رنجیت سنگھ کا ارادہ درحقیقت ریاست کو چھیننے کا تھا۔ اگرچہ پٹھانوں نے یکدل و جان ہوکر اپنی قیام گاہ، عزت و آبرو کے واسطے اس بار سخت جنگ کی لیکن دو ماہ کے محاصرہ کے بعد جس قدر غلہ شہر میں تھا، لشکر اور رعیت

Marfat.com

نے کھالیا اور لوگوں نے مویشی اور سواری کے گھوڑے مار کھائے۔ جب شہر کی خلقت تنگ آئی تو جس طرح ہوسکا، لوگ شہر سے بھاگ گئے۔ حضرت میاں غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی ایام میں تن تنہا حجرہ شاہ محمد مقیم چلے گئے۔ حجرہ شاہ محمد مقیم جس وقت پہنچے تو وہاں مسجد میں دو صاحبزادے تختیوں پر مشق کر رہے تھے۔ حضرت میاں غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوشنویس اور نامی گرامی کاتب تھے۔ انہوں نے صاحبزادوں سے تختی لے کر دو حروف اپنے قلم سے ڈال دیے۔ صاحبزادوں نے وہ حروف اپنے والد حضرت قطب علی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ حجرہ شاہ محمد مقیم کو جا کر دکھائے۔ چنانچہ اس طرح حضرت قطب علی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین کو حضرت میاں غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کا علم ہوگیا۔ اُنہوں نے حضرت میاں غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عزت و تکریم کی۔

رنجیت سنگھ نے قصور کے بعد اطراف و جوانب کے علاقوں کو بھی غارت کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ صاحب سنگھ بیدی جو گورونانک کی اولاد سے تھا، نے حجرہ شاہ محمد مقیم پر یورش کر دی۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے نکلے اور شرقپور آ کر پناہ لی۔ مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حجرہ شاہ محمد مقیم سے شرقپور کے زرگروں کے بزرگ پیر بخش، نادر بخش، خدا بخش وغیرہ بھی شرقپور آ گئے۔ یہاں کے لوگوں نے آپ سے اس قدر ہمدردی و غمخواری کی کہ آپ یہیں مقیم ہو گئے۔ جس جگہ اب مسجد میاں صاحبؒ واقع ہے۔ اس جگہ اس زمانے میں شہر کا کوڑا کرکٹ ہوتا تھا۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ شرقپور کے زمینداروں کی مدد سے جگہ کو پاک صاف کر کے مسجد کی بنا رکھ دی اور اس جگہ کو اپنے درس و تدریس اور افتاء کا مرکز بنالیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ جو

Marfat.com

لوگ اپنے دامن میں حق وصداقت کا تخم رکھتے ہیں۔ وہ جس سرزمین پر جانکلتے ہیں وہیں اپنی فصل تیار کر لیتے ہیں۔3

حضرت میاں محمد حسین قصوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اولادِ نرینہ نہ تھی۔ صرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔ جن کا نام بی بی آمنہ تھا۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت میاں محمد حسین قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے کر دیا۔ حضرت میاں محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب دو تین واسطوں سے حضرت میاں غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ بوجہ نہ ہونے اولادِ نرینہ کے حضرت میاں غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کو یہیں شرقپور منگوا لیا۔ آپ کی برکت سے شرقپور کے گھر گھر علم وہدایت کا چرچا ہو گیا۔ آخر بروز سہ شنبہ ۲۴ شہر رجب ۱۲۸۰ھ ۵ جنوری ۱۸۶۴ء بمطابق ۲۳ پوہ ۱۹۲۰ بکرمی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی تاریخ وفات لفظ غَفَرَ سے ۱۲۸۰ نکلتی ہے۔4

آپ کے بعد آپ کی جگہ حافظ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلقِ خدا کی خدمت کرتے رہے۔ حافظ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قصور میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ حافظ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹے تھے۔ سب سے چھوٹے میاں نظام الدین تو لاولد ہی فوت ہو گئے تھے۔5

حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے بیٹے حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد تھے۔ بڑے متقی

Marfat.com

اور پرہیز گار تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوفِ خدا، شب بیدار غرضیکہ ہمہ صفت موصوف۔ آپ نے محکمہ ویکسی نیشن میں ملازمت اختیار کرلی۔ مدتِ دراز تک ملازم رہے۔ آخر دورانِ ملازمت بمقام قصبہ بھوانی ضلع حصار میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپ کو وفات پائے قریباً ایک سوتیس سال گزر چکے ہیں۔ آپ کے ایک خادم جو آپ کے ہمراہ کچھ مدت رہے ہیں۔ وہ رو رو کر آپ کے حالات بیان کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے نوکروں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے بھی دھوتے تھے اور اپنے نوکروں کو بھی دھو کر دیتے تھے۔ رشوت کی ایک کوڑی تک کسی سے ساری عمر نہیں لی۔ حضرت میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ کے منجھلے بھائی حضرت میاں حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ عالم اور قرآن کے حافظ تھے۔ حضرت میاں محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مسجد کا انتظام آپ ہی کے سپرد رہا۔ آپ بہت سے کمالات اور خوبیوں کے جامع تھے۔ ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۴۔ اپریل ۱۹۱۵ء بروز ہفتہ وفات پائی۔ 6

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: قسم ہے زمانے کی انسان یقینی طور پر خسارے میں ہے سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین کرتے رہے اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ (سورۃ العصر)

ہزاروں سال قبل انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے۔ یہ انبیاء

Marfat.com

علیہم السلام ایک علاقے ایک قوم یا ایک ملک کے لئے وقفے وقفے سے دُنیا میں تشریف لاتے رہے۔ لیکن ہمارے حضور ﷺ تمام کائنات کے لئے مبعوث کئے گئے تمام انبیاء علیہم السلام لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور ان کی اصلاح کرتے رہے۔ ان کو بُرے کاموں سے بچاتے رہے۔ نیک راہ پر چلنے کی تاکید کرتے رہے۔ جس قوم نے یا جس علاقے میں رہنے والے لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کی باتیں نہ مانیں، لگاتار ہٹ دھرمی کرتے رہے اور ان کو جھٹلاتے رہے۔ اُن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا قہر اور عذاب نازل کیا۔ قوم ہود، قوم ثمود کی واضح مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ قوم لوط اور قوم نوح کو بھی دُنیا میں سخت عذاب دیا گیا اور آخرت میں بھی ان کو عذاب دیا جائے گا۔

1436ھ سال قبل سب انبیاء و رسل علیہم السلام کے بعد ہمارے پیارے رسُول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ معبوث کئے گئے۔ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی، رسول نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ سارے جہانوں کے لیے نبی اور رحمت بن کر تشریف لائے۔ اب آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ تا قیامت بند ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد ساری دنیا کے کونے کونے میں اللہ کا پیغام پہنچانے کے لیے صرف امت محمدیہ یہ فریضہ انجام دیتی رہے گی اور یہ پیغام احسن طریقے سے پہنچایا جا رہا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو تبلیغ کا کام رات دن کرنے میں کوشاں ہیں۔ وہ ہیں صالح لوگ علماء و صوفیہ کرام، مشائخ عظام، اولیاء کرام۔

یہ سب اللہ والے ہیں۔ پیارے رسول ﷺ سے پیار کرنے والے اور ان کے نقش

Marfat.com

قدم پر چلنے والے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں پر خود بھی عمل کر رہے ہیں اور دوسرں کو بھی حق کے ساتھ صبر کی تلقین کرنے میں مگن ہیں۔ ہمارے یہ سارے اسلاف اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر آن اپنے قول وفعل سے اکثریت کو اپنا گرویدہ بناتے رہے ہیں۔ لوگ بھی ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام رہے ہیں اور اپنی عاقبت سنوار رہے ہیں۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔

جب ہم دُنیا کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں علم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں بڑے بڑے فرعون آئے۔ بڑے بڑے جابر فاسق حکمران آئے۔ اُنہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ پھر سب تباہ و برباد ہو گئے۔ اب ان کا دُنیا میں کوئی بھی نام لیوا نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام، بزرگان دین، صوفیہ کرام وعلماء کرام اور اولیاء اللہ جنہوں نے خود اچھے کام کیے۔ دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ وہ زندہ وجاوید ہو گئے۔

اولیاء کرام نے اپنے جذبہ ایمانی کی حرارت اور اپنے قول وفعل اور اعمال صالح سے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں اسلامی انقلاب کی شمع روشن کی۔ ان کی زندگیاں اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیں اور لوگ راہ راست پر چلنے لگے۔ لاہور سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر ضلع شیخوپورہ میں جڑانوالہ روڈ پر شرقپور شریف واقع ہے۔ اس شہر میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم الشان خانقاہ خاص وعام کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس خانقاہ کے ساتھ ایک بڑی مسجد ہے۔ یہاں پر مہمان خانہ ہے اور درویشوں کے حجرے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی سجادہ نشین حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ بھی ہے۔

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خانقاہ کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ اُس وقت انگریزوں کا راج تھا۔ مسلمانوں کی حالت ابتر تھی۔ مسلمانوں سے اچھا سلوک نہ ہوتا تھا۔ انگریز، ہندو اور سکھ ہر طرف چھائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو اچھا نہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ انگریزوں اور سکھوں نے مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی۔ ایسے تاریک دور میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی عظمت کو اپنے علاقے میں ایک نئی روشنی عطا کرنے کی کوشش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عمل اور روحانیت سے مخلوق خدا کو کتاب و سنّت کی برکات سے مالا مال کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی تبلیغ کی لیے شبانہ روز محنت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کے فروغ کے لیے غیر مسلموں کو اپنی طرف راغب کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فسق و فجور، بدعات اور جہالت کا خاتمہ کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کردار اور پیار و محبت سے سنّتِ محمدیہ ﷺ کو فروغ دیا۔ عمر بھر اس کی آبیاری کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت کے آثار بہت روشن اور واضح تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بات کرنے کا انداز نہایت دلکش، سادہ اور پُر اثر ہوتا تھا جو عام انسانوں کے دل میں بھی سیدھا اُتر جاتا اور اثر کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر آنے والے کو السلام علیکم کہنے میں پہل کرتے تھے۔ پھر پیار و محبت سے اس کی بات سنتے اور اس کی دل جوئی کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حُسنِ سلوک سے متاثر ہو کر مسلم اور غیر مسلم جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی باتوں کو زندگی کا نصب العین بنانا فخر سمجھتے تھے۔

Marfat.com

آپ 1863ء میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مائی عائشہ ہے جو میاں بدرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصوری کی صاحبزادی تھیں۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن عام بچوں کی طرح نہ تھا بلکہ آپ بچپن ہی سے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ اس بات کا اثر صرف آپ کے والد حضرت میاں عزیزالدین رحمۃ اللہ علیہ پر ہی نہ تھا بلکہ آپ کے نانا حضرت میاں غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ سے بیحد محبت کرتے تھے۔

آپ کی حیاء حد درجہ کی تھی۔ ''خزینہ معرفت'' میں لکھا ہے: ''حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بچپن کی عمر میں جب محلہ سے گزرتے تو سر پر چادر اوڑھی ہوتی تھی اور محلہ کی عورتیں کہتی تھیں کہ یہ ہمارے محلّہ میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جو چہرہ پر نقاب لے کے چلتی ہے''۔

بچپن کی عمر میں گھوڑ سواری کا بہت شوق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس گھوڑی پر سوار ہوتے وہی آپ کی مطیع ہو جاتی تھی۔ آپ جانوروں سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔

بچپن میں جب آپؒ نے قرآن مجید پڑھ لیا تو آپ کو مڈل سکول شرقپور میں داخل کروایا گیا مگر آپ کی طبیعت مدرسہ میں بالکل نہیں لگتی تھی۔ بڑی مشکل سے آپ نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ آپ عام بچوں کی طرح نہ تھے۔ جب سکول سے چھٹی ہوتی تو آپؒ سیدھے سکول سے مسجد چلے جاتے اور گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ''اللہ'' کا ذکر کرتے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ ''ذِکْرُ اللّٰهِ ضِيَاءٌ لِلْقُلُوْب''۔ مدرسہ کی تعلیم کے بعد فارسی کی چند کتابیں آپؒ نے اپنے چچا حمیدالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ پھر آپؒ کی طبیعت خوشنویسی کی طرف مائل ہوگئی۔ آپؒ میں خوشنویسی کا شوق ابتداء ہی سے تھا۔ مدرسہ

Marfat.com

میں بھی آپؒ کی خوشنویسی مشہور تھی۔ آپؒ نے بہت سے قلمی قرآن مجید لکھے اور بوسیدہ قرآن کے نسخوں کو اپنے قلم سے درست اور مکمل کیا۔ آپؒ کے قلم سے تحریر شدہ قطعات، کاتب اور نقاش حضرات کو آج بھی محوِ حیرت کر دیتے ہیں۔ آپ کی بیشتر قلمی یادگاریں چھاپ دی گئی ہیں۔

بچپن ہی سے آپؒ کی پیشانی مبارک سے انوار نمودار تھے۔ آپؒ کے چہرہ مبارک سے اس قدر جلال نمایاں تھا کہ کوئی بھی شخص آپ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا اور اسی کیفیت سے آپؒ کے جاہ وجلال کا پتہ چلتا تھا:۔

بالائے سرش ز ہوشمندی
مے تافت ستارۂ بلندی

بچپن ہی میں آپؒ کی یہ حالت تھی کہ ذرا سی آواز پر آپ کو وجد ہو جاتا۔ جو کئی گھنٹوں تک رہتا تھا۔ ایک دِن آپؒ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ کنوئیں کی چرخی کی آواز آپ کے کانوں میں پڑگئی۔ بس پھر کیا تھا؟ آپ پر وجد طاری ہو گیا۔ جب آپؒ کی یہ حالت ایک عرب نے دیکھی جو اُس وقت مسجد میں موجود تھا۔ اس حالت کو دیکھ کر بولا ''ھٰذَا مَجْنُوْنٌ'' یعنی یہ دیوانہ ہے۔ حالانکہ آپؒ دیوانہ نہ تھے بلکہ آپؒ عشقِ حقیقی کی آتش ازلی میں مستغرق تھے۔ آپؒ کو اس کے یہ الفاظ سُن کر جوش آ گیا۔ آپؒ نے عرب پر ایک ایسی نگاہ ڈالی کہ وُہ بے خود ہو گیا۔ ''خزینہ معرفت'' میں ہے:

''اس عرب کا نام عبدالعزیز تھا اور وُہ آپؒ کی نظر پڑتے ہی اس قدر لوٹنے لگا کہ اچھل اچھل کر مسجد کی چھت کے قریب چلا جاتا تھا۔ اسی حالت میں مسجد کی چھتی (پڑچھتی) پر جا پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو بیعت کی درخواست کی۔ آپؒ نے فرمایا: تم مدینہ چھوڑ کر ہند

Marfat.com

میں کیوں آئے؟ اب تمہاری بیعت یہی ہے کہ "واپس چلے جاؤ"۔ اس نے بہت اصرار کیا مگر آپ نے قبول نہ کیا۔ پھر اس عرب نے کوٹلہ شریف میں جا کر بابا امیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بہت زیادہ منت سماجت کی اور انہیں ہمراہ لے کر شرقپور شریف آیا۔ تب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بیعت سے مشرف فرمایا"۔

آپؒ بڑے سخی تھے۔ آپؒ کے والد آپ کو جو کچھ خرچ کرنے کے لیے دیتے، اسے آپؒ غرباء میں تقسیم فرما دیتے کسی بھی سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے تھے۔ آپؒ کی سخاوت حد درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔ جس کے سامنے حاتم طائی جیسے شخص بھی کچھ حیثیت نہ رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب کبھی آپؒ کے پاس رقم نہ ہوتی تھی تو آپؒ سائل کو اپنے کپڑے اُتار کر دے دیتے تھے۔ آپؒ کے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی اس عادت کو ناپسند فرماتے تھے۔ بلکہ ایک دن اس حالت پر پریشان تھے کہ آپ کے کانوں میں ایک غیبی آواز آپڑی "گھبراؤ نہیں، ایک دن ایسا آنے والا ہے جب تمہارا یہی بیٹا آفتاب کی طرح چرخِ ولایت پر درخشندہ ہوگا"۔

اس آواز کو سن کر آپؒ کے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور آپؒ کے ساتھ پہلے کی نسبت بہت زیادہ محبت اور پیار کرنے لگے۔

آپؒ کو بیعت کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ کا یہ ارشاد وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ آپؒ کے علم میں تھا۔ اس لیے آپؒ نے مُرشد کی تلاش شروع کر دی۔

آپؒ کے اکثر بزرگ حجرہ شاہ مقیم والوں کے مرید تھے۔ لہٰذا آپؒ نے بھی وہاں مرید

Marfat.com

ہونے کی تمنا ظاہر کی، لیکن وہاں کے پیروں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میاں صاحب ہم اس قابل نہیں ہیں جو آپ ایسے صاحبِ کمال کو بیعت کریں۔ آپ کسی ایسے پیشوا کی تلاش کریں جو آپ کو آپ کی منزل تک پہنچا سکے۔ اس کے بعد جب کئی ایک سجادہ نشینان نے سنا کہ حجرہ شاہ مقیم والوں نے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت نہیں کیا تو انہوں نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو مرید کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن آپؒ کی طبیعت ان رسمی دکانداروں سے مطمئن نہ ہوئی۔ چنانچہ آپؒ نے مرشد کامل کی تلاش بدستور جاری رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ پر فضل کیا اور آپ کو حضرت بابا امیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوٹلہ شریف جیسے کامل پیشوا مل گئے جن کی صحبت سے آپؒ کے دل کو پوری طرح سے تسلی ہوئی۔ 7

آپؒ اخلاق رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھے۔ آپ نے ساری زندگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر (چل کر) گزاری۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔ ہر وقت دوزانو بیٹھتے اور مجلس میں احباب کو بھی دوزانو بیٹھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ یہ آپؒ کی خاص بات تھی کہ آپؒ کھانا کھلانے کے وقت دسترخوان کے وسط میں تشریف فرما ہوتے اور کھانے والوں پر یکساں نظر رکھتے۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھلائے جاتے۔ سب کو سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بٹھایا جاتا۔

کھانے کے بعد مسنون دعا مانگی جاتی۔ یہاں ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اپنے احباب کو کھانا کھلانے کے بعد آپ کتوں کو بھی کھانا کھلایا کرتے تھے۔ جو آپؒ کے دروازہ پر پہلے ہی موجود ہوتے تھے۔ آپؒ ہر کتے کے آگے روٹی رکھتے جاتے تھے اور ہر ایک کتا اپنے آگے سے اٹھا کر کھاتا تھا۔ کسی کی ہرگز مجال نہ تھی کہ دوسرے کتے کے آگے سے اٹھا کر کھالے۔ جب کوئی نیا کتا آجاتا اور وہ کسی دوسرے کتے کے آگے سے اٹھا کر کھانے

Marfat.com

لگتا تو آپ اسے ڈانٹتے اور فرماتے ''کسی دوسرے کا حق کھاتے تمہیں شرم نہیں آتی''؟ پھر تو یہ حالت ہوتی تھی کہ وہ نیا کُتّا بھی کسی دوسرے کے آگے سے اٹھا کر نہ کھاتا تھا اور جب دوسرا دن آتا تو وہی شرارت پسند کتا نہ صرف اپنے آگے سے کھاتا بلکہ پھر دوسری طرف نظر تک نہ اٹھاتا تھا۔ یہ تھا اثر آپؒ کی زبان مبارک میں کہ جانور بھی فوراً سر جھکا دیتے تھے۔

کُتّوں سے آپؒ بہت پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؒ نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ ''مجھے آج حلوا تیار کردو۔ جب آپؒ کی والدہ ماجدہ نے حلوا تیار کر کے ایک بڑے برتن میں ڈال کر آپؒ کے سامنے رکھا تو آپؒ نے وہ اٹھا کر باہر دروازے پر کھڑے ہوئے کتّے کو کھلا دیا۔ آپؒ کی والدہ محترمہ نے فرمایا: ''بیٹا! تم نے کیوں نہ کھایا؟ کتّے کو کیوں سارا کھلا دیا؟'' تو آپؒ نے فرمایا: 'اماں جان! مجھے شرم آئی کہ اللہ کے بھیجے ہوئے مہمان کو نہ کھلاؤں اور خود کھالوں''۔

خزینہ معرفت میں ہے۔ ''ایک روز آپ نے ایک گدھے کو بوجھ اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''سوہنیاں! توں بھار چکی پھرنا ایں'' اور آپؒ اس کو مٹھیاں بھرنے لگے اور اس سے ایسی محبت کی جس طرح کسی محبوب سے کی جاتی ہے۔ کبھی اس کی گردن کو چومنے لگتے کبھی پیار کرنے لگتے''۔

ایک روز آپؒ نے فرمایا کہ ''مَیں لاہور سے شرقپور آرہا تھا۔ جب کشتی سے اترا تو سامنے ایک کُتّا اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ جو اپنی زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ ''مجھے گلے لگالو۔ مَیں نے اُسے گلے سے لگالیا''۔ ذرا آپ اندازہ لگائیں کہ مخلوقِ خدا سے آپ کو کس قدر محبت تھی۔

[نوٹ:۔ ایسے واقعات سے ناظرین کے دِل میں شاید کوئی خیال پیدا ہو۔ اسی قسم کی بہت سی

Marfat.com

مثالیں متقدمین بزرگوں کے حالات میں بھی ملتی ہیں۔ زیادہ وضاحت درکار ہو تو خزینہ معرفت دیکھئے''۔]

آپ سنت نبوی ﷺ پر اس قدر قائم تھے کہ آپؒ اپنی مجلسِ وعظ و نعت خوانی میں کسی داڑھی مونڈھے یا حد سے زیادہ کترانے والے کو کچھ سنانے کے لیے کھڑا نہ ہونے دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کئی آدمی جب دوبارہ شرقپور شریف میں حاضر ہوتے تو باشرع ہوتے۔

یہی طریقہ حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ برادرِ حقیقی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں رہا اور ہر سجادہ نشین نے جاری رکھا اور تاحال باقاعدگی سے جاری ہے اب جناب صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں بھی چلا آ رہا ہے۔

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عہدِ خلافت کا ایک واقعہ ہے۔

ایک شخص جس کا نام محمد علی ہے مجھے اپنی زبانی بتایا ہے، اس کا کہنا ہے کہ مَیں نے جمعہ کے موقع پر ایک دفعہ نعت شریف پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ کئی آدمیوں نے حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سفارش کی لیکن آپؒ نے یہ فرماتے ہوئے نعت پڑھنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ مَیں سنّت نبوی ﷺ اور اپنے برادر محترم قبلہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کے خلاف نہیں کر سکتا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ مجھ پر اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ مَیں نے نیّت کر لی کہ اب داڑھی نہیں منڈواؤں گا۔ چنانچہ مَیں نے داڑھی رکھ لی اور جب تھوڑے عرصہ کے بعد مَیں عرس شریف پر حاضر ہوا تو حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور سب سے پہلے مجھے ہی نعت سنانے کا موقع عنایت فرمایا اور اَب

Marfat.com

آپؒ کی دعا سے مجھے نعت پڑھنے میں وہ لطف آتا ہے جو اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔

نماز کے وقت بھی آپؒ کسی داڑھی مونڈھے یا حد سے زیادہ کترانے والے کو پہلی صف میں ہرگز کھڑا نہ ہونے دیتے تھے چاہے کوئی کتنا بڑا افسر ہی کیوں نہ ہو۔ آپؒ سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھے۔ غرضیکہ آپؒ کی ہر ادا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ پیش کرتی تھی۔

آپؒ بڑے غریب نواز تھے۔ جب آپؒ بازار سے گزرتے تو نگاہیں نیچی رکھتے۔ گو خود اس حالت میں گزرتے مگر لوگوں کا حال آپؒ پر عیاں ہو جاتا۔ جس دکاندار یا چھابڑی والے کے پاس زیادہ سودا پڑا دیکھتے جسے دن میں کوئی گاہک نہیں آیا تھا تو آپؒ اس دکاندار سے سارا سودا دام دے کر خرید لیتے۔ عقیدت مندوں سے جو نذرانہ حاصل ہوتا وہ آپؒ اپنی مجلس برخاست ہونے سے پیشتر ہی غرباء میں تقسیم فرما دیتے۔ روزانہ ہزاروں تھیلیاں آپؒ کی دست بوسی کے لیے تڑپا کرتیں لیکن آپ اتنا قبول فرماتے جتنا کہ حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لیے کافی ہوتا۔ جو کچھ پاس ہوتا سارے کا سارا غریبوں، بیکسوں، یتیموں اور بیواؤں کی امداد میں صرف فرما دیتے۔ علاوہ ازیں آپؒ ہمسایوں کے حقوق ادا فرماتے اور آج ہم ہیں کہ ہمیں اپنے عزیز و اقرباء کا بھی پتا تک نہیں کہ وُہ کس حال میں رہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک ہے:

"جو مسلمان خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے، وُہ ایمان سے خالی ہے"۔

غور کا مقام ہے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر کس حد تک کاربند ہیں۔ سوچئے کہ کل بروز قیامت اللہ تعالیٰ اور حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا جواب دیں گے؟ افسوس کہ ہم نے اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت میں ڈال دیا اور اپنے اسلاف کے ارشادات کو بھول کر نئی تہذیب کے دِلدادہ ہو گئے۔

Marfat.com

آپؒ اپنی تعریف سننا پسند نہ فرماتے۔ اگر کوئی شخص آپؒ کی تعریف کرتا تو آپؒ کا چہرہ سُرخ ہو جاتا تھا اور دیکھنے والے پر ایسا رُعب طاری ہوتا جو بیان سے باہر ہے۔ آپؒ قول کے پکے، تدبُّر والے اور ثابت قدم تھے۔ جس بات کا اظہار کرتے اس کو پابندی سے پورا کرتے۔ جب کِسی سے ملتے تو پہلے السَّلامُ علیکم کہتے۔ آپؒ بناوٹی پیروں اور ملنگوں سے نفرت فرماتے تھے۔ جب کبھی آپؒ ایسے بناوٹی قسم کے آدمی کو دیکھتے تو آپؒ کا چہرہ اور نگاہیں غصہ کی وجہ سے سُرخ ہو جایا کرتی تھیں۔ لیکن پھر بھی آپؒ درگذر فرماتے اور ایسے انداز سے اسے سمجھاتے کہ سننے والے پر فوراً اثر ہو جایا کرتا تھا۔ جب آپؒ بازار سے گذرتے تو آپؒ کی نگاہیں نیچی ہوا کرتی تھیں۔ لیکن پھر بھی آپؒ کا رُعب بازار والوں پر اس قدر چھا جاتا تھا کہ خلافِ شریعت لوگ اِدھر اُدھر چھپ جایا کرتے تھے اور مارے ڈر کے کانپ جایا کرتے تھے۔ لیکن نگاہ نیچی ہونے کے باوجود آپؒ پر سب حال ظاہر ہو جاتا تھا اور آپ مجلسِ وعظ میں لوگوں کی عام برائیوں کا ذکر فرماتے تھے۔ کِسی کا نام لے کر رسوا نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سب کی اصلاح ہو جاتی تھی اور مخصوص شخص ذلت وخواری سے بچ کر راہِ راست پر آ جاتا تھا۔ شہر کے لوگ آپؒ کی خدمت میں اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانے آتے تھے۔ آپؒ فوراً فیصلہ فرما دیتے جسے فریقین بخوشی تسلیم کر لیتے تھے۔ ہر بات کچہریوں میں لے جانے سے منع فرماتے۔ بلکہ اس پر سختی سے عمل پیرا ہوتے اور فرماتے کہ اپنے فیصلے شریعت کے مطابق خود کر لیا کرو۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالےٰ کا ارشاد ہے: فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ہ (قرآن) ترجمہ: پس اگر تُم کِسی معاملہ میں جھگڑا کر بیٹھو تو اس کو اللہ اور رسُول کے سپرد کر دو۔

Marfat.com

یہ آپؒ کی صفت تھی کہ کوئی آپؒ کی مجلس سے کھائے بغیر واپس نہ ہوتا تھا بلکہ جو کچھ پھل اور میوہ جات آپؒ کے پاس آتے تھے وُہ سب حاضرین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ سوال کرنے اور مانگنے سے سخت نفرت تھی۔

حاجی کریم بخش صاحب شرقپوری نے فرمایا کہ ایک دفعہ مولوی احمد دین صاحب ساکن موضع پادشاہانی نے مسجد ٹاہلی والی شرقپور شریف میں سوال کیا۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چل گیا تو آپؒ نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا: ''تم کو جتنے روپے مسجد میں سوال کرنے سے ملے ہیں اتنے مجھ سے لے لیا کرو لیکن آئندہ سے مسجد میں سوال نہ کرنا''۔

مولوی صاحب پر اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ آپؒ کے معتقد ہو کر ہمیشہ آپؒ کے ساتھ رہنے لگے اور سوال کرنا چھوڑ دیا۔

آپؒ کے وسیلہ سے کئی بے روزگار لوگ برسرِ روزگار ہو گئے۔ کئی ایک کو آپؒ نے ملازمت دلوا دی۔ کچھ آدمیوں نے مزدوری کرنی شروع کر دی۔ آپؒ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرتے اور اکثر یہ حدیث مبارک آپؒ کی زبان فیض ترجمان پر جاری رہتی: ''خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا''۔

ترکِ دنیا سے منع فرماتے۔ صرف یہ ارشاد فرمایا کرتے کہ ''دین کو دنیا پر ترجیح دو''۔

انگریزی تہذیب وتمدّن کے آپؒ سخت خلاف تھے۔ آپؒ خود سادہ زندگی بسر فرماتے اور دوسروں کو بھی سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے۔ انگریزی لباس سے خاص طور پر منع فرماتے اور اکثر ارشاد ہوتا کہ جب سے ہم نے انگریزی تہذیب وتمدّن کو اپنا لیا ہے ہم پر خیر وبرکت کے دروازے بند ہو گئے ہیں اور اس تمدّن نے ہمیں دین سے بیگانہ کر دیا ہے۔ اِسی لئے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ ہماری دعاؤں کے پَر ٹُوٹ گئے

Marfat.com

ہیں اور تمام دعائیں رستے ہی میں رُک جاتی ہیں۔ آپؒ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے خدا کی عبادت چھوڑ کر، بتوں والے پیسوں کی عبادت شروع کر دی ہے۔ اس وجہ سے ہم رسوا اور ذلیل ہیں۔

جب کبھی اچھا سالن ہوتا تو آپؒ اس میں پانی مِلا لیتے تھے تا کہ نفس کو لذّت نہ آسکے۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ آپؒ نے اپنے نفس پر کس قدر قابُو پالیا تھا۔ اسی لیے تو حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے:

لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مَردا ھُو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو ظالم چور اندر دا ھُو

بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور مشائخ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری دِلی بیماریوں کو اگر شفاء نصیب ہوئی ہے تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے ہوئی ہے۔

صحبتِ مردانِ حُر آدم گر است

آپؒ بڑے فیاض اور مہمان نواز تھے۔ میاں سردار علی صاحب نوشاہی ساکن شرقپور شریف بیان کرتے ہیں کہ "مَیں اور میرے ماموں حضرت حکیم میاں نیک محمد صاحب نوشاہیؒ، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری کے ایّام میں نمازِ عصر کے بعد ایک دن عیادت کے لیے حاضرِ خدمت ہوئے، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت سخت ناساز تھی۔ ہم کچھ وقت وہاں بیٹھ کر واپس آ گئے۔ شام کو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے گھر پر ہمارا کھانا بھجوا دیا۔ ہم نے کھانا تو اس لیے رکھ لیا کہ واپس کر دینے سے آپؒ کہیں ناراض ہی نہ ہو جائیں لیکن دِل سے یہ عہد کر لیا کہ ہم صبح پھر خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہو کر اس تکلف کے بارے میں عرض کریں گے۔ کہتے ہیں کہ جب صبح کو حاضر ہو کر عرض کی تو فرمانے لگے کہ "میاں ہر وہ شخص جو عصر کے بعد کسی کے گھر میں جائے، وہ اسی گھر کا مہمان ہوتا ہے"۔ یہ سُن کر ہم نے خاموشی اختیار کر لی۔

کس قدر پر خلوص تھی آپؒ کی محبت اور مہمان نوازی۔ حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ کا بیان ہے:

"ایک دفعہ شرقپور شریف میں چار سادھو آ نکلے۔ وہ بازار میں یہ سوال کرتے جاتے تھے کہ چار کوٹھے چاہئیں اور چاروں کے لیے خوراک چاہئے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِدھر سے گذرے اور سُن کر انہیں ٹھہرا لیا۔ گھر لے آئے۔ خادم سے کہا، چار کمبل لاؤ۔ کمبل لائے گئے۔ آپؒ نے اُن چاروں میں سے ہر ایک کو ایک ایک کمبل (کوٹھہ) عطا فرما دیا اور ساتھ ہی چاروں کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اور رخصت کرتے وقت ہر ایک کو ایک ایک روپیہ بھی عنایت فرما دیا"۔ سبحان اللہ! 8

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی رحلت سے تین چار ماہ پیشتر زیادہ زہد و ریاضت اور اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فکر کی وجہ سے بہت زیادہ علیل ہو گئے۔ حتیٰ کہ متواتر چھ جمعے مسجد میں تشریف نہ لا سکے۔ آپؒ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ چار پائی سے اٹھ بھی نہ سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی زبان مبارک پر ہر وقت تبلیغ و تلقین کا سلسلہ جاری رہتا۔ باہر سے جو معتقدین حاضر ہوتے آپؒ کے پند و نصائح سے دِل کو روشن کرتے اور آنکھیں پُرنم کئے ہوئے رخصت ہو جاتے۔ مسجد میں جمعہ کے روز آپؒ کے تشریف نہ لے جانے کے باوجود باہر سے احباب بدستور حاضر ہوتے لیکن اپنے محبوب کو نہ پا کر اشکبار ہوتے ہوئے آپؒ کی صحت کے لیے دعا کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے مسجد کی ہر اینٹ آپؒ کا فراق برداشت نہ کرتے ہوئے

Marfat.com

اشکبار ہے۔

ادھر آپؒ کو مخلصین کا اس قدر خیال تھا کہ آپؒ نے انہیں آخری دم تک بھی نہ بھلایا۔ بلکہ جو شخص حاضر ہوتا اُسے یہی فرماتے کہ دوست دُور دُور سے جمعہ پڑھنے کے لیے آتے ہیں اور مَیں یہاں مجبور پڑا ہوں۔

ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آب وہوا کی تبدیلی کے لیے کشمیر تشریف لے جائیں تو بہتر ہے۔ آپؒ چند دوستوں کے ہمراہ کشمیر تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا لیکن طبیعت زیادہ ہی علیل ہوگئی۔ اس لیے آپؒ واپس لاہور تشریف لے آئے۔ کچھ دن لاہور میں ممتاز اور مشہور ومعروف طبیبوں کے زیرِ علاج رہے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے "کہ موت تو ہر جاندار کو آنی ہے" كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (انبیاء ۳۵) ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لیکن علاج سنّتِ نبوی ﷺ ہے۔ مگر

مریضِ عشق پر رحمت خُدا کی
مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دَوا کی

والا معاملہ ہوا۔ ایک دِن ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا تو آپؒ لاہور سے شرقپور شریف تشریف لے آئے۔ ہر وقت آپؒ کی زبان مبارک پر وعظ ونصیحت جاری رہتی۔ بیس روز تک آپؒ اُردُو زبان میں گفتگو فرماتے رہے۔ حالانکہ اس سے پیشتر آپؒ ہمیشہ پنجابی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے تھے اور بیس دن تک یہی فرماتے رہے کہ ہم مکان شریف میں ہیں۔

آپؒ اپنی وفات سے قبل یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ "پتا نہیں میری عمر حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر سے دو سال کیوں بڑھ گئی ہے؟"

Marfat.com

آخر کار آسمانِ ولایت کا یہ آفتاب تاریک دِلوں کو پینسٹھ سال تک اپنی نورانی کرنوں سے منور فرمانے کے بعد ۳ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ ہجری بروز پیر رات کے ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رُوپوش ہو کر اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جاملا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اگرچہ ظاہری طور پر آپؒ ہم سے رُوپوش ہوگئے ہیں لیکن آج بھی آپؒ کے ارشادات ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں اور آپؒ پُکار پُکار کر ہمیں اسی طرح فرمارہے ہیں کہ:

''اے نام کے مسلمانو! ذرا آنکھیں کھولو، ہوش میں آؤ اور صحیح طریق سے مسلمان بن جاؤ۔ نماز کو پابندی سے قائم کرو۔ غریبوں، بیکسوں، یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری کرو۔ ہمسایوں کے حقوق ادا کرو، جھوٹ نہ بولو، کم نہ تولو، سُود خوری سے باز آؤ، دوسروں کا حق نہ کھاؤ، خاص کر یتیموں اور بیواؤں کی حق تلفی نہ کرو۔ ورنہ کل قیامت کے دِن کیا جواب دو گے؟''

آج آپؒ کی مسجد کی ہر اینٹ بھی آپؒ کی تبلیغ کی گواہی دے رہی ہے اور ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مسلمانو! حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنا فرض پُورا کر دیا ہے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنا دیا ہے۔ اب تم اس پر پوری طرح سے عمل کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

بزرگوں کا قول ہے کہ ''جس جگہ پر ولی اللہ قدم مبارک رکھ دے وہ جگہ بھی قیامت تک کے لیے گلستان بن جاتی ہے اور ولی اللہ کی خوشبو اس سے بدستور آتی رہتی ہے''۔ خدا کی قسم ایسا ہی ہے کہ جس جگہ پر آپؒ نے مبارک قدم رکھا ہے۔ آج وہی جگہ اس شمعِ محمدیؐ

Marfat.com

کے پروانوں کے لیے تسکینِ روح بنی ہوئی ہے۔ 9

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

پاکستان کا قصبہ شرقپور شریف وہ خوش نصیب قصبہ ہے جہاں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسے اولیاء اللہ پیدا ہوئے جن سے ہزاروں انسانوں نے ہدایت پائی۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری المعروف حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ 1891ء میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ 10

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں اپنے ننھیال کے ہاں رہ کر پائی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے برادر اصغر سے بہت محبت تھی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جس مقام پر دیکھنا چاہتے تھے وہ بہت بلند تھا۔ وہ انہیں رشد و ہدایت کے میدان کا شہسوار بنانا چاہتے تھے لیکن وقت کے منتظر تھے۔ یہاں تک کہ ایک دن حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے برادر بزرگ سے عرض کی کہ ان کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سنا لیکن خاموش رہے۔ بالآخر ایک جمعہ کے روز انہوں نے حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور ان کو ایک ہی نگاہ میں اس منزل تک پہنچا دیا جہاں کوئی دوسرا آدمی برسوں کی ریاضت و مجاہدہ کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور جب طبیعت سنبھلی تو حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ اور ہی تھے۔ اب ان کو ذکر و فکر کی محفل میں لذت محسوس ہونے لگی اور عبادت اور ریاضت میں بھی بہت حظ محسوس ہونے لگا۔ 11

Marfat.com

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت میں حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: ''گھبرانا نہیں، مہمانوں کی خدمت کرنا، نماز جمعہ خود پڑھانا، وقتاً فوقتاً اور نمازیں بھی پڑھا دیا کرنا، جو بھی ملنے آئے اسے اللہ اللہ سکھا دیا کرنا۔ انشاءاللہ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی''۔ جب یہ مصلّٰی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ طائفہ سلوک و عرفان پر چھا گئے اور بے شمار مخلوق کو راہ راست پر لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی کرامت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے والے دوسروں سے ممتاز نظر آتے تھے۔ اس مصلے پر بیٹھ کر حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے طریق تعلیم کو ایک ایسی تحریک دی کہ جو کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اس کی دنیا ہی بدل گئی۔ 12

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دل دنیا سے برف کی مانند سرد ہو چکا ہے۔ حرص و ہوس اور خواہشات و جذبات نام کی کوئی چیز نہیں۔ اگر دل میں کوئی چیز ہے تو وہ جذب و شوق ہے جو مرشد کے سینے سے منعکس ہو کر اس کی طرف آ رہا ہے۔ غرض یہ کہ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عملی تصویر بن کر طالبان راہ حق کو چشمہ فیض سے سیراب فرمانے لگے اور خدمت اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ 13

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد لوگ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے برادر بزرگ کا فرمان پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اور سنت رسالت مآب ﷺ کا

Marfat.com

جو نونہال حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے سرزمین شرقپور شریف میں لگایا تھا، حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی آبیاری کی اور اس کی مہک ہر طرف پھیل گئی۔ حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ دراز قد، شرع کے پابند، خوش لہجہ اور خوش کلام شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ہر ایک کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ ان میں کمال درجہ کی سادگی تھی۔ وہ نہایت حلیم الطبع اور ملنسار تھے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا کر رکھا تھا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور ہمہ وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے طالب رہتے اور یہی تعلیم و تربیت سالکان کو بہم پہنچاتے تھے۔ 14

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی پابندی کی پوری پوری کوشش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سادگی کو ایمان کا جزو سمجھتے تھے اور اسے ایک اسلامی فریضہ سمجھ کر اختیار کیے ہوئے تھے۔ جس کسی نے بھی حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ جانتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت سادہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ لباس نہایت سادہ مگر صاف ستھرا پہنتے۔ گرمیوں کے موسم میں سادہ قمیص پہنتے لیکن اس کا کالر نہیں ہوتا تھا اور قمیص کے بٹن گلے تک بند کرتے۔ کبھی گریبان کھلا نہ رکھتے۔ وہ اسے حیاداری کے خلاف سمجھتے تھے۔ قمیص کے ساتھ واسکٹ بھی پہنتے اور تہبند باندھتے۔ سردی کے موسم میں بھی اسی قسم کا لباس ہوتا لیکن قدرے موٹا کپڑا از قسم کھدر ہوتا۔ واسکٹ البتہ گرم کپڑے کی ہوتی اور کبھی کبھی تہبند کی جگہ شلوار پہن لیتے اور اس کے ساتھ ہی اچکن بھی زیب تن کرتے۔ اس لباس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت کا حسن دوبالا ہو جاتا اور دیکھنے والے بہت متاثر ہوتے۔ 15

Marfat.com

شاہانہ جاہ وجلال کو تو سب جانتے ہیں لیکن درویش کا جاہ وجلال کسی اور ہی نوعیت کا ہوتا ہے۔ بادشاہ کے دربار میں لوگ بڑے مؤدب ہو کر بیٹھتے ہیں یا کھڑے رہتے ہیں۔

درویش آدمی یا صاحب سلوک و معرفت کے پاس جب کوئی آتا ہے تو اس کے دل میں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اسے کوئی مجبوری نہیں ہوتی وہ اپنی خوشی سے آتا ہے اور اس کی صحبت سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اگر اس کے دل میں خوف کا ذرا سا احساس پیدا ہوتا بھی ہے تو صرف اس قدر کہ کہیں اس کی بارگاہ میں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے۔ یہ تو درویش کی شخصیت کا رعب ہوتا ہے کہ کسی کو اس کے سامنے آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرات نہیں ہوتی۔ آنے والا درویش کے جاہ وجلال کے سامنے اپنی ہستی کو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ 16

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اکثر ایسے لوگ بھی حاضر ہوتے تھے جن کی داڑھی نہ ہوتی یا جنہیں داڑھی منڈے کہا جاتا۔ وہ بڑے مؤدب ہو کر ایک طرف بیٹھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے کہ زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے، لوگ مغربی تہذیب کا شکار ہو رہے ہیں ان کو روکنا اور ان کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ لوگوں کو حقیقت، سچائی اور سنت نبوی ﷺ کا راستہ دکھائیں 17

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی اس طرح انجام دیتے تھے کہ اس میں میانہ روی قائم رہے۔ یعنی نفلی عبادت کو فرض عبادت پر کبھی فوقیت نہ دیتے۔ بلکہ فرض عبادت کو باقاعدگی سے وقت پر انجام دیتے اور نفلی عبادت کو اپنے معمول کے مطابق ادا کرتے۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے اور اسے بہت اہمیت دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ امام مسجد کو نماز پڑھاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے پیچھے بچے، بوڑھے، جوان، بیمار، تندرست ہر قسم کے آدمی کھڑے ہونگے اس لیے نماز پڑھاتے وقت

Marfat.com

اعتدال سے کام لے۔ نہ اتنی لمبی سورتیں شروع کرے کہ مقتدی تنگ پڑ جائیں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ ذراسی تاخیر کی بنا پر لوگ جماعت سے محروم رہ جائیں۔ اسی طرح دعا مانگتے وقت بھی اتنی لمبی دعا نہ مانگتے، جو ناگواری کا باعث بنے۔ مختصر سی دعا مانگتے تا کہ کام پر جانے والے کام پر جاسکیں۔ بیمار آرام پاسکیں اور کسی کے دل میں کسی قسم کی ناخوشی کا احساس پیدا نہ ہو اور یہ فریضہ احسن طریقہ سے انجام دیا جاسکے۔ 18

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایتی وظائف کے بارے میں اگر پوچھا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ باقاعدگی سے نماز پنج گانہ باجماعت پڑھا کرو۔ یہ ہزاروں وظائف سے بہتر ہے۔ فرض عبادت کو چھوڑ کر وظائف کے پیچھے پڑ جانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ وظائف کی لیے کئی کئی گھنٹوں کا وقت تو لگاتے ہیں لیکن نماز کے لئے تھوڑا سا وقت نہیں نکال سکتے۔ اعتدال کا تقاضا یہی ہے کہ نماز باقاعدگی سے پڑھو۔ اس کے بعد اگر جی چاہے تو کچھ وقت وظائف کو دے لو۔ تاہم آپ رحمۃ اللہ علیہ درود خضری کی بعض سالکوں کو حسب حال روزانہ کئی کئی تسبیحات پڑھنے کا حکم دیتے اور ذکر الٰہی کی تلقین بھی فرماتے۔ 19

آپؒ آمدنی کو نہایت سلیقے سے خرچ کرتے، لنگر چلاتے، حاجت مندوں کی مدد فرماتے، شریک درس طلباء پر خرچ کرتے، مساجد کی مرمت کرواتے اور نئی مساجد تعمیر کرواتے مگر پیسے کو فضول خرچی میں ضائع نہ کرتے۔ اللہ کے نام پر، اللہ کے کام پر خرچ کرتے اور وہ بھی اس میانہ روی اور اعتدال سے کہ اس میں بھی بلاوجہ کوئی خرچ نہ ہونے پاتا۔ زندگی کے آخری لمحات تک آپ ان فرائض کو نبھاتے رہے اور کبھی کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ 20

Marfat.com

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ 7 ربیع الاول 1377 ہجری بمطابق 13 اکتوبر 1957ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 21ے

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا، اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے لختِ جگر ہیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کی محترم شخصیت پشاور سے لے کر کراچی تک ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں جانی پہچانی جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ بروز جمعرات صبح صادق کے وقت سرزمین شرقپور شریف میں 23 فروری 1933ء بمطابق 27 شوال 1351ھ کو پیدا ہوئے۔ پیدائش ہی کے وقت آپؒ کی جبین جمیل سے بزرگی اور ولایت کے آثار نمایاں اور ہویدا تھے۔ آپؒ کے رُخ انور سے مقدر کا ستارہ چمک رہا تھا یعنی آپؒ کے چہرہ انور سے تابناک مستقبل کی نشانیاں روشن تھیں۔ 22ے

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضور نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپؒ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار و مخمور تھے۔ اس لیے آپؒ کا اوڑھنا بچھونا عین سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تھا۔ آپؒ نہ صرف خود سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے کاربند رہے بلکہ اپنے صاحبزادوں کو بھی اس کا کاربند بنایا۔ آپؒ نے اپنے مریدین اور متوسلین کو بھی اس کا کاربند بنایا۔ آپؒ کے زیادہ تر مریدین

Marfat.com

نے داڑھی مبارک کی سنت کو اپنایا ہوا ہے اور نماز پنجگانہ کی پابندی کرتے ہیں۔ 23ے

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کو شروع ہی سے اشاعت دین کا ذوق وشوق اور جذبہ حاصل رہا ہے۔ آپ نے بہت سی کتب خود تحریر کیں، کچھ زیورِ طباعت سے آراستہ مفید کتابیں بازار سے خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کیں۔ بعض کتابوں کو اپنے زیرِ سرپرستی شائع فرمایا۔ اہل علم وفضل پر یہ بات مخفی نہیں کہ دینی کتب کی اشاعت میں تبلیغ کا پہلو غالب ہوتا ہے اور کمرشل پہلو کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ 24ے

بانی تحریکِ یوم مجدد الف ثانیؒ

آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرانے کا پختہ عزم فرمایا۔ چنانچہ 1960ء میں جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد شیخوپورہ میں پہلی مجدد کانفرس منعقد فرمائی۔ اس کانفرنس میں لوگوں کا عظیم اجتماع تھا اور یوں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمتوں، ان کے کارہائے نمایاں اور تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا۔ بہت سے علماء اور فضلاء نے اس کانفرس میں تقاریر فرمائیں۔

پہلی کانفرنس بارانِ رحمت کا پہلا قطرہ تھی۔ ''پھر اللہ دے اور بندہ لے''۔ پاکستان کے طول وعرض میں مجدد کانفرنسیں منعقد ہونے لگیں۔ بلکہ بعض مشہور شہروں مثلاً لاہور، اسلام آباد، کراچی میں ہر برس کئی ایک کانفرنسیں انعقاد پذیر ہوتی رہیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں جدید تقاضوں کے مطابق دورِ حاضر میں اسلام کی تبلیغ کا بہت گہرا جذبہ موجود تھا۔ آپؒ نے مسلکِ نقشبندیہ کے بطلِ عظیم، ہادی دین اور ضیغمِ اسلام یعنی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی

Marfat.com

سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار مسلک امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی ترویج واشاعت کے لیے اپنی زندگی وقف کردینے میں کیا۔ آپؒ نے مکتوبات امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباسات پر مشتمل ایک کتابچہ موسوم بہ ''مسلکِ مجدد'' تقریباً دولاکھ تیس ہزار کی تعداد میں شائع کرواکر پاکستان بھر میں اور دیگر بیرونی ممالک میں مفت تقسیم کیا۔ آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور کارناموں سے عوام الناس کو روشناس کروانے کے لیے چوّن برس قبل ''یومِ مجدد الف ثانی'' منانے کی تحریک کی ابتداء فرمائی۔ اس سلسلہ میں اخبارات، رسائل اور اشتہارات کے ذریعہ تحریک کو فعال بنانے کا کام کیا۔ آپؒ کی اپیل پر ملک کے گوشہ گوشہ میں ہر سال صفر المظفر کے مہینہ میں یومِ مجدد الف ثانیؒ نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔ آپؒ کی سعی جمیلہ سے یومِ مجدد الف ثانیؒ منانے کا سلسلہ ایک مربوط تحریک کی صورت اختیار کرچکا ہے۔ آپؒ کو بلاخوف تردید بانی تحریکِ یومِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہا جاسکتا ہے۔ اس تحریک کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لیے آپؒ نے برکت علی اسلامیہ ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں سالانہ اجلاس کا سلسلہ بھی جاری کیا۔ اجلاس میں پڑھے جانے والے مقالہ جات کی ''مقالاتِ یوم مجدد'' کے عنوان سے اشاعت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ آپؒ کے خلوص کی بدولت یہ سلسلہ اشاعت بہت مقبول ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں آج تک یہ کتب ورسائل تقسیم ہوچکے ہیں۔ پاکستان بھر کے ہر شہر اور قصبے کے قابل ذکر ہال میں اور کراچی تھیوسوفیکل ہال میں ہر سال یومِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت حسن واہتمام سے منایا جاتا ہے۔ آپؒ نے تعلیمات امام ربانیؒ عام کرنے کے لیے ''ارشاداتِ مجدد الف ثانی'' کتاب مرتب کی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عوام الناس میں صحیح تعارف کی خاطر ان کے مختصر

Marfat.com

حالات پر مشتمل کتابچہ ترتیب دیا۔اس کی اشاعت فرمائی۔آپ نے انگلستان، ترکی، شام، عراق، ایران، افغانستان، جرمنی، مشرقِ وسطیٰ کے دیگر کئی ممالک کے تبلیغی دورے کئے۔ ترکی میں پروفیسر ڈاکٹر حسین حلمی ایشیق سے تین بار سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیرونِ ملک تبلیغی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے ملاقات کی۔ پروفیسر موصوف کی شائع کردہ مکتوبات امام ربانیؒ کی عربی زبان میں ''تلخیص المنتخبات'' سرہندشریف کے اہم مقامات ومزارات کی تصاویر پر مبنی کتابچہ سرہندشریف کی تلخیص اور عربی میں حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں لکھا جانے والا عربی قصیدہ مع اردو ترجمہ ''الجذبۃ الشوقیۃ الی الحضرۃ المجددیہ'' کی اشاعت کرائی۔ جسے ترکی اور دوسرے اسلامی ممالک میں مفت تقسیم کیا گیا۔ آپؒ کی پُرخلوص تبلیغی سرگرمیوں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی فروغ پذیری کے لیے آپؒ کی مساعی جمیلہ سے متاثر ہوکر پروفیسر ڈاکٹر حسین حلمی الشیق استنبولی نے آپؒ کے مرتبہ'' مسلک مجددؒ'' کو ترکی میں شائع کروایا۔ آپؒ نے اعلیٰحضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی کامیابی اور فروغ کے لیے انتھک کام کیا۔ یہ آپؒ ہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ مکتوبات امام ربانی کو پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے ایم۔اے اسلامیات کے نصاب میں شامل کیا گیا۔ ''حضرت مجدد اور اُن کے ناقدین'' کی اردو اور انگریزی میں طباعت کروائی۔ کتاب ''دی نقشبندی'' برصغیر پاک وہند کے عظیم پیشوا حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تعارف اور بزرگانِ دین پر اجمالاً اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور تجدیدی کارناموں کے ہر پہلو پر مفصل اور مکمل کتاب کے طور پر مرتب

Marfat.com

کروائی۔ یہ کتاب (The Naqshbandis) انگریزی جاننے والے طبقہ کے لیے ایک معیاری کتاب ہے جو لاہور کے ایک فاضل مصنف سردار علی احمد خاں صاحب کی تصنیف و تالیف ہے۔ اسے شائع کر کے پاکستان کے اہلِ علم اور بیرونِ ممالک علم دوست لوگوں میں سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کیا۔ اس کتاب کے دوسری غیر ملکی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے تن من دھن سے شب و روز کام کیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ کام جاری و ساری ہے۔ اس کارِ خیر میں انہیں نہ ستائش کی تمنا اور نہ صلہ کی پرواہ ہی ہے۔ آپؒ کی ترغیب و تحریک سے ملک کے نامور ادیب اور شاعروں نے ملک کے مؤقر اردو انگریزی جرائد میں باقاعدگی سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے مضامین شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ کی اپیل پر عوام الناس نے لاہور، گوجرانوالا، شیخوپورہ، سیالکوٹ، ہڑپہ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اٹک، پشاور، تخت بھائی، آزاد کشمیر، اوکاڑہ، ملتان، ڈیرہ غازی خاں، قصور، شرقپور شریف، نواں کوٹ، پتوکی، حبیب آباد، میاں چنوں، چیچہ وطنی، کمالیہ، گکھڑ منڈی، سکھّے کی منڈی، پنڈی بھٹیاں، چوہڑ کانہ، چنیوٹ، سمندری، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پیر محل، گوجرہ، خانیوال، لودھراں، بہاول پور، سکھر، حیدر آباد، میر پور خاص، کراچی، جڑانوالہ، فیصل آباد، مرید کے، حافظ آباد، خانقاہ ڈوگراں، کیرانوالہ، لالہ موسےٰ، جنڈانوالہ نزد کھاریاں اور سرائے عالمگیر کے علاوہ متعدد مقامات پر ملک بھر میں ''یوم مجدد الف ثانی'' نہایت شایانِ شان طریقہ سے منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ 1984ء میں ماہ صفر المظفر میں آپ تقریباً پاکستان کے طول و عرض میں ایک سو تیس (130) جلسوں میں بنفسِ نفیس شریک ہوئے اور ان کی صدارت کی۔ حکومتِ

Marfat.com

پاکستان نے بھی پاکستان تمثیل سنٹروں میں ''یومِ مجدد الف ثانی'' منانے کے احکامات جاری کیے۔ ریڈیو اور ٹی۔ وی پر ۲۸ صفر المظفر کو خصوصی پروگرام نشر کیے۔ 25ے

اگر ایک طرف آپؒ فخر ملت تھے تو دوسری طرف فخر المشائخ بھی تھے۔ آپؒ کے فخر المشائخ ہونے میں آپؒ کے دینی اور تبلیغی کاموں کی فہرست بڑی طویل ہے اور جب ان کاموں میں آپؒ کی دن رات کی مصروفیات دیکھتے تو حیرانی ہوتی کہ آپؒ دوسرے مشائخ کی طرح حجروں میں بالکل نہیں بیٹھے بلکہ اپنی زندگی کو سفر سے جوڑے رکھا۔ صبح کو آپؒ شرقپور شریف میں ہوتے، دوپہر کو فیصل آباد میں ہوتے۔ رات کراچی میں گزارتے اور رات بھی سو کر نہیں گزارتے بلکہ کسی جلسے کی صدارت میں گزارتے۔ جلسہ ختم ہوتا تو منتظمین عمدہ قسم کے کھانے پیش کرتے مگر آپؒ چند لقمے کھانے پر اکتفا کرتے۔ رات بسر کرنے کا کمرہ اور بستر آپؒ کو دکھایا جاتا مگر آپؒ بستر کی بجائے جائے نماز پر سجود و قیام میں لگ جاتے۔ کراچی کے لوگ یہی سمجھتے کہ اب آپ کے آرام کرنے کا وقت ہے صبح سویرے آپ سے ملاقات ہوگی یا ناشتہ پر بلائیں گے مگر صبح پتا چلتا کہ آپؒ پشاور کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے لاہور اور پھر لاہور سے لندن روانہ ہو جاتے۔ وہاں سے سعودیہ، سعودیہ سے ترکی، ترکی سے افغانستان۔ یعنی ساری عمر دعوت و تبلیغ کے لیے سفر میں گزار دی۔ بستر تو ترستا ہی رہ جاتا۔ نیند کی دیوی آپؒ کو آغوش میں لینے کے لیے منتظر ہی رہ جاتی۔ اس کا انتظار بس انتظار ہی رہتا۔ 26ے

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے والد ماجد کے قریبی ساتھی محمد منشاء تابش قصوری چشتی سیالوی سے اس بات کا ذکر کیا کہ والد ماجد وصال کے بعد اس طرح لگ رہے تھے جیسے وہ مسکراتے ہوئے آرام کی پُر سکون نیند سو رہے ہوں

Marfat.com

تو انہوں نے حضرت علامہ اقبالؒ کا ایک شعر پڑھا:

نشانِ مرد مومن باتو گویم
چو مرگ آید تبّسم برلب اوست

اقبالؒ کہتے ہیں کہ مردمومن کی نشانی اور کیا بتاؤں۔ جب اس پر موت طاری ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر تبّسم نمایاں ہوتا ہے۔ دنیا مقام فنا ہے جو لوگ فنا کا راز پا جاتے ہیں۔ وہ اپنے مولا کی یاد میں مگن ہو کر اس سے ملاقات کی تیاری کرتے ہیں۔ اپنے آقا و مولاؐ کی بارگاہ میں حاضری کے تصور میں نیک بندوں کے چہرے ایک دل آویز تبّسم سے کھلے ہوتے ہیں۔ قبلہ والد گرامی کا چہرہ پُرسکون تھا اور لب اس طرح کھلے ہوئے تھے جیسے وہ بھاری ذمہ داری نبھانے کے بعد آرام فرما رہے ہیں۔ آخری ایام میں آپؒ کی خدمت کرنے والے ڈاکٹر خالد صاحب، ڈاکٹر فقیر حسین صاحب، محمد ایوب صاحب، بابا عبدالغفور اور چند دیگر ساتھی جنہوں نے آپؒ کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا، ہمیشہ آپ کے پاس رہے۔ ان کے ساتھ جب مَیں نے کچھ باتیں کیں تو محمد ایوب صاحب نے اپنی ایک ڈائری دکھائی اور بتایا کہ دو ماہ قبل آپؒ مجھ سے ہر آئندہ آنے والے بدھ کی تاریخ پوچھتے رہتے اور لکھواتے رہے۔ جب ستمبر کے بدھ آنے شروع ہوئے تو آپؒ نے لکھوانا بند کر دیا جیسے آپؒ کو کئی ماہ پہلے سے ستمبر کے آخری ایام کا شدت سے انتظار تھا اوران آخری ایام میں سالانہ عرس مبارک کی تمام تیاریاں مکمل چکے تھے۔ ہر ایک کو بلا کر اس کی ڈیوٹی کی یاددہانی کئی بار آپؒ نے کرائی۔ لنگر شریف کے معاملات کو کئی بار دیکھا اور صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری کا بیان ہے کہ ایک ماہ قبل مجھے بطور خاص طلب فرمایا۔ اُس وقت میری والدہ ماجدہ بھی آپؒ کی خدمت میں موجود تھیں اور فرمانے لگے کہ میاں ولید احمد اور محمد صالح ان دونوں کو

Marfat.com

مَیں تمہارے سپرد کر رہا ہوں۔ میرے بعد تم نے ان کی سرپرستی کرنی ہے۔ مَیں نے عرض کیا حضور مَیں تو شروع دن سے ہی ان کو اپنے بیٹے سمجھتا ہوں اور آپ کے سب پوتے، پوتیاں میرے لیے بچوں کی طرح ہیں۔ 27ے

آخر وہ بدھ آ گیا جس کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے خالقِ حقیقی سے ملنے کے لیے انتظار تھا۔ 11۔ ستمبر 2013ء کو آپؒ نے صبح صبح خادمین سے کہا کہ پانی گرم کیا جائے اور غسل کرایا جائے۔ خادمین نے عرض کیا کہ ایک بجے کرا دیں گے۔ آپؒ نے فرمایا: ''نہیں ابھی ابھی کراؤ۔ آپؒ نے ان الفاظ کو دو، تین بار دہرایا بلکہ کچھ تیزی سے بھی فرمایا''۔ غسل کیا، لباس تبدیل کیا، نمازِ ظہر ادا کی۔ نمازِ عصر کی تیاری کے لیے وضو فرمایا اور عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بروز بدھ تقریباً شام 5 بجے 11 ستمبر 2013 کو وصال فرما گئے۔ 29ے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی برادرِ اصغر حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم القدسیہ کے لختِ جگر اور آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف کے چشم و چراغ تھے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نُوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ 5۔ اکتوبر 1956ء

Marfat.com

بمطابق 29۔ صفر المظفر 1376ھ کو بروز جمعہ سرزمین شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ گرامی قدر فخر المشائخ الحاج حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم القدسیہ نے سُنّت کے مطابق آپؒ کے کان میں اذان پڑھی اور خلیل احمد نام رکھا۔ سُنّت کے مطابق آپؒ کا ساتویں روز عقیقہ کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ 30

پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا قد درمیانہ۔ سر بڑا اور بال گھنے تھے۔ آپؒ سر کے بال عموماً درمیانے رکھتے تھے۔ داڑھی سُنّتِ نبوی ﷺ کے مطابق قبضہ بھر، ابرو گھنے تھے، پیشانی خوبصورت کشادہ، چہرہ خوبصورت گول، آنکھیں بڑی بڑی نُور برساتی تھیں، پلکیں لمبی، رنگ گورا تھا، ٹھوڑی سیب کی طرح گول، جسم بھاری، دانت چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح، ہونٹ گلاب کی پتیوں کی طرح نرم و نازک تھے اور ہر لحاظ سے خُوبصورت تھے۔ 30

حضرت پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک گھنی اور زیادہ بال سفید ہو چکے تھے۔ مونچھیں شریعت کے مطابق کٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ آپؒ کی داڑھی سُنّت کے مطابق قبضہ بھر تھی۔ آپؒ کے نزدیک یہ وہ پہلی سُنّت تھی جو کسی بھی متبع رسول ﷺ کو اختیار کرنا پڑتی ہے تاکہ پتہ چلے کہ یہ مسلمان ہے۔ اس سُنّت کو نہ صرف آپؒ نے خود اپنایا بلکہ اپنے مریدین کو بھی داڑھی رکھنے کی بڑی تاکید فرماتے رہے اور جو مرید ایک بار کہنے سے داڑھی نہ رکھتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس سے ناراض ہوتے تھے بلکہ بعض اوقات تو ایسے لوگوں سے جو کسی معاملے میں دعا کرنے

Marfat.com

کے لیے عرض کرتے تھے۔ آپؒ ان کو بڑے وثوق سے کہتے تھے کہ اگر تم داڑھی رکھو گے تو تمہارا یہ کام خُود بخود ہو جائے گا۔ داڑھی رکھ کر تو دیکھو۔ اگر داڑھی رکھ لینے سے کام نہ ہوا تو مَیں ذمہ دار ہوں۔ آپؒ کی یہ بات سچ ثابت ہوتی رہی ہے۔ 31

لوگوں کا گمان یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس کے حق میں دعا فرما دیتے ہیں اس کا کام ہو جاتا مگر پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مَیں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ بس بزرگوں کا صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ لوگ میرے متعلق ایسا گمان کرتے ہیں۔

پیر صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ جمعرات 10 صفر المظفر 1433ھ 5 جنوری 2012ء 21 پوہ 2068 بکرمی کی صبح کو 3 ماہ 55 سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے منہ موڑ کر رحمت خُداوندی اور اس کی جنّت میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط 32

صاحبزادگان کو خلافت و اجازت:

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک صاحب بصیرت، ولی کامل اور صوفی منش بزرگ ہستی تھے۔ آپؒ ہر فیصلہ بڑی بصیرت اور خوبصورتی سے سنت نبی کریم ﷺ کے مطابق کرتے تھے تا کہ کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ آپؒ نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں ہی اپنے صاحبزادگان، حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں سعید احمد صاحب شرقپوری، حضرت میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری اور اپنے پوتے حضرت میاں ولید احمد جواد صاحب شرقپوری سے بیعت لی اور ان کو خلافت و اجازت سے نوازا۔

جس طرح حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت میں

Marfat.com

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: ''گھبرانا نہیں، مہمانوں کی خدمت کرنا، نماز جمعہ خود پڑھانا، وقتاً فوقتاً اور نمازیں بھی پڑھا دیا کرنا جو بھی ملنے آئے اسے اللہ اللہ سکھا دیا کرنا۔ انشاء اللہ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی''۔ اسی طرح حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرمائی اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی حیات مبارکہ میں ہی حضرت صاجزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی کو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی اس سنت و مشن کو پورا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت صاجزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری اپنی خلافت واجازت کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں: ''اُن کے والد گرامی قدر حضرت صاجزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ علیل تھے اور دادا جان رحمۃ اللہ علیہ خود بھی علیل تھے۔ اس لئے دادا جان رحمۃ اللہ علیہ نے 2008ء میں عرس کے موقعہ پر مجھے بیعت کرنے کی اجازت فرمادی، خاندانی اور خانقاہی نظام کو چلانے کی ذمہ داری بھی میرے سپرد کردی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں لوگوں کو بیعت کرنے کی اجازت فرمائی اور مریدین کے جلسے جلوسوں میں آستانہ عالیہ کی نمائندگی اور سرپرستی کرنے کی اجازت بھی فرمائی۔ اپنے قائم کردہ ادارہ ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب برائے طلباء''، ''شیر ربانی ڈپسنری، فری سفری شفاخانہ (جس میں ایکسرے۔ ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)''، ''جامعہ شیر ربانی برائے طالبات'' کی سرپرستی کرنے کی بھی اجازت فرمائی۔ اعراس کی تقریبات کا انتظام وانصرام بھی میرے سپرد کردیا''۔ ماہنامہ ''نور اسلام'' کا ڈیکلیریشن میرے نام کروادیا۔[33]

Marfat.com

حواشی

1۔ ذکرِ محبوب: از ملک حسن علی بی۔اے (جامعی) شرقپوری:
(بحوالہ تجلیات شیر ربانی جلد اول)، ص۔ 22

2۔ حیاتِ جاوید: از ملک حسن علی بی۔اے (جامعی) شرقپوری:
(بحوالہ تجلیات شیر ربانی جلد اول)، ص۔ 97

3۔ ایضاً، ص۔ 99

4۔ ایضاً، ص۔ 101

5۔ ایضاً، ص۔ 101

6۔ ایضاً، ص۔ 101

7۔ آفتاب ولایت: احمد علی شرقپوری:
(بحوالہ تجلیات شیر ربانی جلد اول)، ص۔ 252 تا 255

8۔ ایضاً، ص۔ 268 تا 275

9۔ ایضاً ص۔ 325 تا 327

10۔ حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت آئینہ سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:
ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص۔ 64

11۔ ایضاً، ص۔ 64 ۔ 65

12۔ ایضاً

Marfat.com

13۔ ایضاً،ص۔66

14۔ ایضاً،ص۔68

15۔ ایضاً،ص۔71

16۔ ایضاً،ص ۔73

17۔ ایضاً،ص۔74

18۔ ایضاً،ص۔75

19۔ ایضاً،ص۔75۔76

20۔ ایضاً،ص۔76

21۔ ایضاً،ص۔79

22۔ فیضانِ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی:
ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری،ص۔54

23۔ ایضاً،ص۔166

24۔ ایضاً،ص۔119

25۔ حالاتِ زندگی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری:
ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری،ص۔46۔ 50

26۔ ایضاً،ص۔69

27۔ صدائے حق:
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری:(1952ء)،ص۔4۔5

Marfat.com

28۔ حالاتِ زندگی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص۔ 81

29۔ سوانح حیات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری:

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص۔ 36

30۔ ایضاً، ص۔ 46۔ 47

31۔ ایضاً، ص۔ 47

32۔ ایضاً، ص۔ 69۔ 70

33۔ حالاتِ زندگی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری:

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص۔ 76۔ 78

Marfat.com

حالاتِ مبارکہ حضور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ

(قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی کی زیر طبع کتاب کے چند اوراق)

وابستگی:

راقم الحروف کے دادا محترم علامہ حکیم قاضی ظہور ربیؒ نقشبندی مجددی اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے مرید تھے۔ آپ کو اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ کی زند گی مبارکہ کے آخری چند سال میسر آئے تھے۔ اس کے بعد حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ برادر حقیقی اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ کے ساتھ ملاقات رہی۔ حضور ثانی لاثانیؒ نے آپ کی تربیت اور فیض رسانی کا کام بڑے احسن طریقے سے کیا۔ حضور ثانی لاثانیؒ آپ کے ساتھ بہت زیادہ محبت وشفقت فرماتے تھے۔ اس طرح آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ میں دو عظیم نجومِ ہدایت کی زیارت کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ اول اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ اور دوم حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہؒ تھے۔ ان دو حضرات محترم کے بعد آپ کا تعلق اسی آستانہ میں حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے صاحبزادگان والا شان شمس المشائخ الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب شرقپوریؒ اور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے رہا۔

میرے دادا جان (علامہ حکیم قاضی ظہور ربیؒ) کو مجھ سے بے حد پیار تھا۔ جب میں اپنے بچپن میں آپ سے کوئی کہانی وغیرہ سنانے کے لئے کہتا تو آپ بڑے اچھے انداز میں انبیاء وصلحا کے قرآنی واقعات سناتے۔ اس کے علاوہ آپ اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ اور حضور ثانی

Marfat.com

لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ کے کشف و کرامات کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ یوں بچپن ہی سے آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا۔ شرقپور شریف کے صاحبزادگان، شہزادگان سے ملنے والوں کو دیکھ کر دل میں ایک خاص تڑپ پیدا ہو جاتی۔ والد گرامی حضور فخر المشائخؒ کے دست اقدس پر بیعت ہیں۔ اس لئے شرقپور شریف آنا جانا شروع ہوا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس وقت دوسری جماعت میں پڑھتا تھا کہ میری والدہ ماجدہ کو کسی ضروری کام سے ٹوبہ ٹیک سنگھ جانا پڑا۔ میں نے بھی ساتھ جانے کی ضد کی لیکن میری سکول کی پڑھائی کے پیش نظر میرے والد گرامی نے مجھے کہا کہ تم ٹوبہ ٹیک سنگھ نہ جاؤ میں تمہیں شرقپور شریف عرس مبارک کی تقریب میں لے جاؤں گا۔

میں نے سوال کیا میاں صاحب شرقپور شریف والے؟ والد گرامی نے مثبت جواب دیا تو میں مان گیا اور عرس مبارک کا انتظار کرنے لگا۔ بالآخر حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ کا وہ مبارک دن آ گیا جب میں اور میرے والد گرامی موٹر سائیکل پر سوار ہو کر شرقپور شریف پہنچے۔ کھلے میدان میں شامیانے وغیرہ لگے دیکھ کر میں حیران ہوا۔ دل میں خیال آیا کہ شاید یہاں کسی کی شادی ہے کیونکہ ایسا انتظام شادیوں پر ہی دیکھتا تھا۔ والد گرامی نے موٹر سائیکل کھڑی کی اور ہم پنڈال کی طرف چل دیئے۔ ابھی ہم سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ ایک طرف سے جلوس کی شکل میں چند آدمی آتے ہوئے دکھائی دیے۔ باقی لوگ سڑک کے دونوں جانب مؤدب انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ اس جلوس میں میں نے دیکھا کہ ایک نورانی شخصیت سب سے آگے ہے چہرہ بارعب، لباس عربی، سر پر عمامہ شریف تیز انداز میں چلتے ہوئے یہ بزرگ عرس گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ میں اور والد گرامی بھی پیچھے چل دیئے (والد گرامی نے بتایا کہ یہ میاں جمیل احمد صاحب ہیں)۔ اس طرح یہ حضور فخر المشائخ

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ کی پہلی زیارت تھی جو کہ مجھے عرس پاک پر نصیب ہوئی۔ پھر اس کے بعد آپؒ کی زیارت فیض بشارت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ 17 اکتوبر 1999ء کا دن میرے لئے زندگی کا نہایت اہم دن تھا کیونکہ میں اس دن اپنے والد گرامی کے ہمراہ شرقپور شریف عرس پاک میں حاضر ہوا۔ اسی دن شام کو بعد از نماز مغرب مجھے درویش کامل صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری مجددی نقشبندیؒ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل ہوا۔ نماز پنجگانہ درود شریف خضری اور سورۃ اخلاص کے وظائف کے ساتھ ساتھ آداب مسجد و آداب طعام سمجھائے اور شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد شرقپور شریف سے میرا رشتہ ایسا ہو گیا کہ کل قیامت کے دن اللہ کریم جب یوم ندعوا کل اناس بامامھم فرمائیں گے تو مجھ ناچیز کو انشاء اللہ العزیز حضرت میاں خلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے خادم کی حیثیت سے طلب کیا جائے گا۔ میرے لئے اس سے بڑھ کے اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ مجھ ایسے نکمے اور گناہ گار کو میرے میاں صاحبؒ نے اپنی آغوش محبت میں لے لیا۔

ایک دفعہ جمعتہ المبارک کو شرف زیارت حضرت میاں صاحب کے لئے میں شرقپور شریف حاضر ہوا۔ آپؒ نے مجھ پر بے حد شفقت فرمائی۔ حضور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے فرمان عالی کے مطابق آپؒ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ وعظ شروع کی تو مجھے فرمانے لگے آج اباجی نے وعظ کا حکم دیا ہے تم اپنی گھڑی مجھے دو تا کہ وقت دیکھ سکوں اور پابندی ہو جائے۔ میں نے اسے ایک عظیم سعادت سمجھا۔ پھر فرمانے لگے کہ نمازیوں کی قطاریں درست کرا دو اور اگلی صف میں چل کر دیکھو کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی داڑھی مبارک پوری نہ ہو۔ میں نے اس حکم کو بھی اپنے لئے ایک عظیم برکت سمجھا

Marfat.com

اور اگلی صف میں نمازیوں کو دیکھنے لگا ابھی میں نے ایک طرف سے شروع ہی کیا تھا کہ وہاں پر موجود ایک بزرگ خادم نے مجھے کہا کہ مولوی جی آپ تشریف رکھیں، میں یہ کام کرلوں گا۔ میرے حضور حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ جلالی انداز میں بابا جی کو فرمانے لگے تم اکیلے اس گھر کے خادم نہیں اور بھی ہیں اور یاد رکھو یہ تو میرا بیلی ہے بیلی! یہ لمحہ میرے لئے میری زندگی کا حسین ترین اور کامیاب ترین لمحہ تھا جب آپ نے مجھے اپنا بیلی (دوست) فرمایا۔ میں نے اس وقت بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ ''اے اللہ تو دلوں کے بھید جانتا ہے۔ میں دل میں ہی تیرے حضور یہ دعا کرتا ہوں کہ میرے پاس عمل نہیں ہے لیکن آج کے دن میرے حضرت میاں صاحب نے جو مجھے اپنا بیلی فرمایا ہے تو اس پر میرا گواہ رہنا قبر وحشر اور دنیا میں آپ کا یہی اک ارشاد میرا سہارا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اس پر میرا گواہ رہنا کہ حضرت میاں صاحب نے مجھے اپنا بیلی کہا ہے''۔ حضرت میاں صاحبؒ مجھ جیسے نکموں پر بے پناہ شفقت فرماتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم دنیا و آخرت میں ہمیں حضرت میاں صاحبؒ کی معیت عطا فرمائے (آمین)

حالات وواقعات حضور میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ

ولادت باسعادت:

حضور فخر المشائخ قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی ولادت باسعادت مورخہ 23 فروری 1933ء مطابق 27 شوال 1351ھ بروز جمعرات صبح صادق کے وقت ہوئی۔ آپؒ شہر شرقپور شریف میں حضرت قبلہ ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ نقشبندی مجددی برادر حقیقی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددیؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی دایہ کا نام غلام فاطمہ زوجہ رحیم بخش تھا۔ جب آپؒ کی پیدائش ہوئی اس وقت حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہؒ نماز فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد میں گئے ہوئے تھے۔

Marfat.com

جب آپ گھر واپس تشریف لائے تو دائی غلام فاطمہ نے حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ صاحب نقشبندی مجددیؒ کو خوشخبری سنائی اور نومولود حضرت میاں صاحب کو آپ کے سپرد کرتے ہوئے عرض کرنے لگی: حضور میرے شہزادے پیر کے کانوں میں اذان دیں اور گھٹی دیں۔ حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے اس مبارک کام سے فارغ ہو کر دائی غلام فاطمہ کو مبلغ 60 روپے نقد اور کچھ تحائف دیئے۔ اگلے دن اس کے خاوند رحیم بخش کو بھی مبلغ 25 روپے عطا فرمائے۔

نام:

آپ کا نام نامی اسم گرامی میاں جمیل احمد ہے جو کہ آپ کے والد گرامیؒ نے رکھا تھا، چشمہ فیض شیر ربانیؒ کے مصنف محمد یٰسین صاحب قصوری نے آپ کا نام رکھنے کے بارے میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔ کسی عورت نے حضرت ثانی لا ثانی صاحبؒ سے عرض کیا یہ بچہ تو جمیل (خوبصورت) ہے۔ آپ نے فرمایا جمیل تو صرف احمد ﷺ کی ذات ہے، چنانچہ جمیل اور احمد کو ملا کر شہزادے کا نام جمیل احمد رکھا گیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب واقعی اسم بامسمیٰ (مظہر جمال احمد ﷺ) تھے۔

عقیقہ اور ختنہ:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا عقیقہ اور ختنہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق ساتویں روز کیا گیا۔ آپ کا ختنہ حضور شیر ربانی میاں شیر محمدؒ اور حضور ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے حجام لالہ غلام محمد نے کیا۔

تعلیم کی ابتداء:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے اپنی تعلیم کا

Marfat.com

آغاز قرآن پاک سے کیا اور تقریباً سات سال کی عمر میں حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ سے قرآن کریم مکمل کیا۔

علوم اسلامیہ کا حصول:

تعلیم قرآنی کی فراغت کے بعد حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے اپنے والد گرامی حضور ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ سے دینی کتب پڑھنا شروع کیں۔ شیخ سعدی شیرازیؒ کی گلستان اور بوستان کا باقاعدہ مطالعہ اپنے والد گرامیؒ سے کیا۔ اس کے علاوہ آپؒ نے دیگر علوم اسلامیہ کی کتب بھی پڑھیں۔

سکول کی تعلیم:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے سات سال کی عمر میں گورنمنٹ پرائمری سکول شرقپور شریف میں داخلہ لیا۔ اس ادارہ کی یہ خصوصیت تھی کہ یہاں صرف مسلمان اساتذہ کرام کی تعیناتی ہوتی تھی۔ ادارہ کے اول مدرس جناب محمد احمد صاحبؒ تھے جو کہ شریعت مطہرہ پر چلنے کی پوری کوشش فرماتے تھے۔ اس ادارہ میں آپ نے اپنی پرائمری تعلیم 1944ء میں مکمل کی۔ اور گورنمنٹ ہائی سکول شرق پور شریف میں داخلہ لے لیا۔

تعلیمی دور:

دوران تعلیم فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا یہ معمول تھا کہ گلیوں میں گھومنے پھرنے کی بجائے گھر سے سیدھے سکول اور سکول سے سیدھے گھر تشریف لاتے۔ شرارتوں، لڑائی جھگڑوں اور دیگر فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے آپؒ اپنا وقت تعلیم اور ذکر اللہ میں گزارتے۔ یہی وجہ تھی کہ تمام اساتذہ

Marfat.com

آپ کا بے انتہا احترام کرتے اور کبھی کسی استاد کو آپ سے کوئی شکایت نہ ہوتی۔

اساتذہ کرام :

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے جن اساتذہ کرام کا تذکرہ چشمہ فیض شیر ربانیؒ کے مصنف محمد یاسین صاحب قصوری نے کیا ہے۔

(1) حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ۔(2) شیخ محمد عثمان صاحب قصوریؒ (3) مرزا محمد طاہر بیگ صاحبؒ۔

حضور فخر المشائخ کے ان اساتذہ کے علاوہ بندہ ناچیز راقم الحروف کو جن اساتذہ کے نام نامی اسمائے گرامی میسر ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(1) مولانا محمد علی صاحبؒ (2) آغا دوست محمد تکمیلیؒ

(3) سید اقبال احمد شاہ صاحبؒ (4) شیخ مولانا مولوی حسن محمد صاحبؒ

طب کی تعلیم:

حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا۔ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان یعنی علم دو طرح کے ہیں ایک دین کا علم اور دوسرا بدن کا علم۔ اسی حدیث شریف کے پیش نظر حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مجددی نقشبندی نے میٹرک پاس کرنے کے بعد طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ یوں آپؒ نے طب کا علم بھی حاصل کیا اور حکیم حاذق کی ڈگری حاصل کی۔

بیعت:

دینی و دنیوی علوم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپؒ نے روحانی علوم بھی حاصل کئے۔ اور مرشد اکمل حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری مجددی نقشبندیؒ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ حضور ثانی لاثانیؒ آپ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ڈاکٹر نذیر

Marfat.com

احمد صاحب شرقپوری اپنی کتاب انوار شیر ربانی ؒ میں شفقت پدری کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

حضرت قبلہ میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی لاثانی ؒ اپنے جملہ متوسلین، عقیدت مندوں اور مریدوں سے ہمیشہ حسنِ اخلاق کا برتاؤ کرتے۔ ہر عقیدت مند یہی کہتا کہ حضرت مجھ سے زیادہ شفقت فرماتے ہیں۔ حضرت قبلہ ثانی لاثانی صاحب ؒ کی جو نظر اپنے صاحبزادگان بالخصوص حضرت میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ پر تھی اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ (انوار شیر ربانی ؒ صفحہ 218)

حسنِ اخلاق:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نقشبندی ؒ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ ؒ نہایت حلیم الطبع تھے اور ہر بات نرمی کے ساتھ کرتے تھے۔ راقم الحروف نے متعدد بار حضور قبلہ فخر المشائخ کی زیارت کی ہے ہر مرتبہ آپ ؒ کو نہایت اچھے انداز میں لوگوں سے ملتے دیکھا۔ آپ ؒ وعظ میں بھی نرمی فرماتے تھے۔ اور ہمیشہ خوش خلقی کو مقدم رکھتے۔ آپ ؒ کی طبیعت میں جمال تھا لیکن شرعی امور میں غفلت پر آپ بعض وقت جلال میں آ جاتے۔ لیکن صرف الحب للّٰہ والبغض للّٰہ کی حد تک۔

انداز تربیت:

حضور فخر المشائخ قبلہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری ؒ کا انداز تربیت اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضور میاں شیر محمد صاحب ؒ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ ؒ کے جیسا تھا۔ بعض اوقات کسی کو براہ راست مسئلہ سمجھاتے اور بعض اوقات ایک شخص کا مسئلہ دوسرے کو اس طرح بتانا شروع کر دیتے کہ پہلے کو سمجھ آ جاتی۔ راقم الحروف ایک مرتبہ حضور فخر المشائخ کے پاس حاضر ہوا تھا کہ خواجہ دل محمد صاحب شرقپوری تشریف لائے جو کہ حضور

Marfat.com

فخر المشائخ ؒ کے ہم مکتب ہیں۔ خواجہ صاحب آکر بیٹھ گئے لیکن ان کے بیٹھنے کا انداز درست نہ تھا بلکہ انہوں نے اپنے گھٹنے اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔ اس پر حضور فخر المشائخ میاں صاحبؒ نے نہایت اچھے انداز میں فرمایا۔ ''خواجہ صاحب! یہ میاں جمیل احمد کی محفل نہیں کہ جیسے چاہا بیٹھ گئے بلکہ یہ حضور شیر ربانیؒ کی محفل ہے۔ دوزانو یا چارزانو بیٹھیں کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے۔''

عجز و انکسار:۔

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ عجز و انکسار کی عظیم مثال تھے۔ کسی کے منہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ عرس مبارک کے موقع پر مولانا منصب علی صاحب سابق مدرس دارالمبلغین شرقپور شریف نے آپ کو دعوت خطاب دینے کے لئے اعلان کرنا شروع کیا اور ادب و آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے القاب و آداب کا سلسلہ شروع کیا تو حضور فخر المشائخؒ نے فوراً روکا اور فرمانے لگے ''کسی کی تعریف منہ پر کرنا ایسا ہی ہے گویا کہ اس کے نفس امارہ کو موٹا کیا جائے۔ یعنی تقویت دی جائے۔''

ایک مرتبہ ایک محفل میں مرشد کامل کی بات ہوئی تو فرمانے لگے کہ ''ہم کون سے مرشد کامل ہیں۔ بس سائیں ایک خادم کی حیثیت سے بٹھا گئے ہیں۔ آنے والوں کو دال چپاتی کھلا چھوڑتا ہوں ورنہ مرشد کامل تو وہ ہوتا ہے کہ جو اُس کے پاس مرید ہونے کو آئے۔ اپنی نظر باطن سے اُس کے سینہ سے تمام کدورت و زنگار اور حسد و گناہ کرنے کی خواہش کو صاف کردے۔ پھر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اُسے خدا تک پہنچا دے۔''

Marfat.com

بطور معلم:

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا انما بعثت معلما یعنی بے شک مجھے معلم بنا کر مبعوث کیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد تعلیم و تدریس کا کام حضور ﷺ کی امت کے علماء و اولیاء کے ذمے لگا۔ تمام اولیاء کرام اپنے مریدین کو تعلیم دیتے رہے ہیں۔ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ ایک تجربہ کار معلم تھے۔ آپؒ دار المبلغین کے طلبا کو شیخ سعدی شیرازیؒ کی مشہور زمانہ کتب گلستان و بوستان وغیرہ پڑھاتے رہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے سرفراز فرما دیا تھا گویا کہ آپ عالم علم لدنی کی سعادت سے بہرہ مند تھے۔ (مولانا تابش قصوری)

عشق رسول ﷺ:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ سے بے پناہ محبت تھی۔ اور اس کا اظہار آپؒ کے طریقہ سے ہوتا کہ آپ سراپا سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا تھے۔ آپؒ کے عشق کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1971ء میں ایک یہودی مصنف ڈاکٹر پنہاس نے ایک کتاب تحریر کی جس میں اس نے حضور ﷺ کی شان مبارکہ میں (نعوذ باللہ) بے حد گستاخیاں کیں۔ چنانچہ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے اس کے خلاف لاہور میں جنوری 1971ء میں ایک بہت بڑے جلوس کی قیادت فرمائی اور تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر گرفتار ہوئے۔ اس طرح 13 دن تک کیمپ جیل میں رہ کر آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی سنت ادا کی۔ اس قید کے دوران آپؒ نے حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرح قیدیوں کو تبلیغ فرمائی۔ اس کے بعد

Marfat.com

جمعیت علماء پاکستان کے راہنماؤں سے اُس وقت کے گورنر پنجاب عتیق الرحمٰن کے مذاکرات ہوئے اور 21 جنوری 1971 کو آپ کو رہا کر دیا گیا۔

عوامی خدمات:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ عوامی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ایک وہ دور تھا جب شرقپور شریف اور گرد و نواح کے علاقوں کو سیلاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا تھا۔ پھر گورنمنٹ آف پاکستان نے شرقپور شریف سے باہر بند باندھ دیے۔ اس طرح سیلاب سے یہ علاقہ محفوظ ہو گیا۔ 1973ء میں شرقپور شریف میں سیلاب آیا تو مختلف وبائیں پھوٹ پڑیں لوگ بیمار ہوئے۔ اس صورت حال میں حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے سیلاب زدگان کے لئے امدادی کیمپ شیر ربانی کا انعقاد فرمایا جس میں ضروریات زندگی کی اشیاء تقسیم کی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مریضوں کے لئے امدادی شفاء خانہ شیر ربانیؒ قائم کیا گیا اور مریضوں کو ہر طرح کی ادویات فراہم کی گئیں۔ ماہنامہ نور اسلام فروری 1974ء کی اشاعت میں حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی ان خدمات کا اعتراف جناب حضرت مولانا محمد بخش مسلم بی اے صاحبؒ نے کیا۔ وہ اس بارے میں امدادی شفاء خانہ شیر ربانیؒ کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔ و من احیا ھا فکا نما احیا الناس جمیعا۔ کہ جو شخص کسی ایک انسان کی حفاظتِ جان کا سبب بنتا ہے اسے بارگاہ ربانی سے اتنا اجر نصیب ہوتا ہے گویا اس نے تمام بنی نوع انسان کے نفوس کا تحفظ کیا ہے۔ یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں خدمتِ خلق کی سعادت سے نوازا۔

امدادی شفاء خانہ شیر ربانیؒ ان بھائیوں کی خدمت کے لئے قائم کیا گیا تھا جو شرقپور

Marfat.com

شریف اور اس کے مضافات میں سیلاب کی زد میں آئے۔ اس کا اہتمام حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ پاکستان کے ممتاز اطبا حکیم علی احمد نیر واسطی، حکیم سکندر واسطی، مولانا حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری، حکیم ملک عطاء اللہ صاحب، پروفیسر طبیہ کالج، ڈاکٹر محمود بھٹی صاحب اور ان حضرات کے رفقاء اور ارشد تلامذہ کی مساعی جمیلہ کے باعث 20 ہزار سے زائد افراد طبی و مالی امداد سے بہرہ یاب ہوئے۔ اس شفاء خانے میں علاج کیا جاتا تھا دوائیاں تقسیم کی جاتی تھیں۔ وباؤں سے بچاؤ کی تدابیر عرض کی جاتی تھیں۔ اس سے ملحق ایک سفری شفاء خانہ بھی رہا جس کے کارپرداز مختلف مقامات پر پہنچ کر خدمت برادران ملت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ بہت سی سہولیات اس ڈسپنسری میں موجود ہیں جن میں ایکسرے، ای سی جی، اور دیگر لیبارٹری معائنوں کے علاوہ ایک ڈاکٹر صاحب اور ڈسپنسر صاحب کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ ہنگامی صورت حال سے نپٹنے کے لئے شیر ربانیؒ فری ڈسپنسری میں ایک عدد ایمبولینس بھی موجود ہے تاکہ اگر کسی مریض کو کسی قسم کے علاج معالجہ کے لئے لاہور یا کسی دوسرے شہر لے جانا پڑے تو کچھ مسئلہ نہ بنے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ سے ایسی نسبت تھی کہ جہاں کہیں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کا نام نامی اسم گرامی آجاتا حضور فخر المشائخ کا چہرہ مبارک محبت و عقیدت سے کھل اٹھتا۔

تحریک یوم مجددؒ:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے تحریک کا آغاز کیا جس کے تحت پورے ملک میں یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کا اعلان کیا۔ اس تحریک کا آغاز 1960ء میں جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد شیخوپورہ شہر میں یوم مجدد الف ثانی منانے سے کیا۔

ماسٹر احمد علی نقشبندی شرقپوری اپنی تالیف "حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب اخبارات و رسائل اور کتب کے آئینے میں" میں یوم مجددؒ کا آغاز شہر شیخوپورہ سے کرنے کی وجوہات بیان کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

حضرت صاحبؒ نے 1960ء میں یوم مجدد الف ثانی کا آغاز شیخوپورہ سے کیا جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں۔

1۔ یہ مسکن و مدفن حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا ضلع ہے۔

2۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیر خانہ کوٹلہ شریف اسی ضلع میں واقع ہے۔

3۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؒ کا مولد و مسکن بھی یہی ضلع ہے۔

یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا آغاز ہوا تو ہر طرف، ہر شہر، ہر گاؤں، ہر کوچے اور ہر گلی میں جلسے شروع ہوگئے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات عام ہونے لگیں

۔

پھر وہ وقت بھی آیا جب غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ایسے عالم دین نے بھی یہ اعتراف کیا کہ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے پورے پاکستان میں مجددؒ، مجددؒ کرادی ہے۔ اگر حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ اس قدر کوشش نہ کرتے تو پاکستان میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور ان کی تعلیمات اس قدر عام نہ ہوتیں (شیخوپورہ میں جلسہ عام سے خطاب راوی قاضی ظہور احمد اختر ایم اے)۔

Marfat.com

حضور فخر المشائخ نے یوم مجددؒ منانے کے لئے اندرون و بیرون ملک جس قدر سفر کئے وہ آپ ہی کا خاصہ ہیں۔ دوسرے آدمی کے بس کی بات نہیں۔ ایک سفر کی داستان جناب قاضی ظہور احمد اختر ایم اے ایڈیٹر آواز نقشبند چوک پھلرون نے اپنی تحریر میں بیان کی ہے، لکھتے ہیں۔

آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے یوم مجدد کا آغاز کیا۔ اس یوم کی ابتداء جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد شیخوپورہ سے کی گئی۔ پھر آپؒ نے یوم مجددؒ کو شہر شہر، کوچہ کوچہ اور گلی گلی پھیلایا۔ مجھے بھی ایک دفعہ آپؒ کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں آپ سے فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ملنے گیا تو وہاں سے آپ نے ساتھ لے لیا۔ ایک ہی دن میں سکھیکی، پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ میں یوم مجددؒ کی تقاریب کی صدارت فرما کر رات جھنگ میں آرام فرمایا۔ اگلی صبح میونسپل ہال جھنگ میں تقریب ہوئی۔ پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف مساجد میں یوم مجددؒ منایا گیا۔ سب سے بڑا اجتماع جامع مسجد اکبری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوا۔

بیرون ملک یوم مجددؒ:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ سے محبت کا نتیجہ اور آپؒ کی انتھک محنت سے شیخوپورہ کی جامع مسجد نقشبندیہ سے یوم مجددؒ کا آغاز ہوا اور پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ یوم مجددؒ کی محافل بیرون ملک بھی منعقد ہونے لگیں۔

1979ء میں حضور فخر المشائخؒ بعض مخلص احباب کی دعوت پر برطانیہ دورے پر گئے۔ اور وہاں یوم مجددؒ اور یوم شیر ربانیؒ کا آغاز کیا۔ اس کے بعد اکثر وہاں تشریف لے جاتے رہتے تھے۔ برطانیہ میں لندن، برمنگھم، نوٹنگھم، مانچسٹر، راچڈیل اور ایڈنبرا میں یوم مجدد

Marfat.com

الف ثانیؒ کی تقاریب ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہوتی تھیں۔اس کے علاوہ سکاٹ لینڈ، ترکی، عراق اور مدینہ پاک میں بھی یوم مجدد الف ثانیؒ کی محافل منعقد ہوتی ہیں۔

آپ بیرون ممالک میں بھی ہیں محوکرم ہیں علم دار یقین اور دافع وہم والم (قدر آفاقی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ پر اشاعتی کام:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ پر بہت زیادہ تحقیقاتی و تحریری کام خود بھی کیا اور اہل قلم کی توجہ بھی اس جانب مبذول کروا کر ان سے تحریری کام لیا۔تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ کے آغاز پر آپؒ نے مسلک مجدد الف ثانیؒ نام کے پمفلٹ لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر مفت عوام الناس میں تقسیم فرمائے جس میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کا مسلک جو کہ اہل سنت کا مسلک ہے اسے واضح کیا گیا ہے۔ماہانہ نور اسلام شرقپور شریف کا خاص نمبر مجدد الف ثانی نمبر تین ضخیم جلدوں میں شائع فرمایا جو کہ آپؒ کی حضرت مجدد الف ثانیؒ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔نوجوان طلباء کو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی تعلیمات سے آگاہ کرنے اور ان کی توجہ اور دلچسپی تعلیمات مجدد الف ثانیؒ کی طرف کرنے کے لئے ان کے درمیان مقالہ نگاری برائے مجدد الف ثانی ایوارڈ کے مقابلہ جات کروائے اور ان مقابلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو سونے، چاندی اور کانسی کے تمغات عطا فرمائے۔حضرت مجدد الف ثانیؒ پر جتنی کتابیں اب تک لکھی جا چکی ہیں ان کو خرید کر عوام الناس میں تقسیم فرمایا۔حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقیؒ کی تصوف سے متعلق تصنیف ''منہاج السیر کے ترجمہ مدارج الخیر'' کا انگریزی ترجمہ سردار علی احمد خان صاحب سے کروا کے "THE NAQSHBANDIES" کے نام سے شائع

Marfat.com

کروائی۔ اس کتاب کو بیرون ممالک اور خاص طور پر یورپ میں بھیجا تا کہ وہاں پر موجود انگریزی خواں لوگ اس کا مطالعہ کریں اور مغربی دنیا بھی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی تعلیمات سے آگاہ ہو سکے۔

شرقپور شریف سے ''تعلیمات مجدد'' نام کی ایک کتاب شائع ہوئی جس میں مخالفین نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مسلک و عقائد کو توڑ مروڑ کر پیش کیا اور عوام الناس میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت مردِ حق حضور المشائخؒ کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی اور فوراً ''ارشادات مجدد'' کے نام سے ایک کتاب لکھی اور شائع فرمائی جس میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کے مسلک کو نہایت اچھے انداز میں آپؒ کے مکتوبات کی روشنی میں پیش کر کے عوام الناس کے اندر پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں فارسی متن مکتوب امام ربانیؒ سے ٹریس کیا گیا تھا۔ کسی قسم کی حاشیہ آرائی نہ کی گئی ہے۔ بلکہ فیصلہ قاری پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اس امر کا فیصلہ کرے کہ حضور امام ربانیؒ کا مسلک کیا ہے۔

چند سال قبل ہندوستان کے دو نام نہاد مفتیوں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیا کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ اپنے آپ کو قیوم کہتے ہیں۔ قیوم صفت قادر مطلق ہے اس لئے حضرت مجدد الف شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذلک)۔ پروفیسر محمد حسین آسی صاحبؒ نے کمال محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس فتوے کا جواب دیا اور مجددیت و قیومیت نام کی ایک کتاب شائع فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے (آمین)۔ حضور فخر المشائخؒ کی نظرِ انتخاب راقم الحروف کے والد گرامی پر پڑی۔ آپؒ نے میرے والد گرامی قاضی ظہور احمد اختر کو بلایا

Marfat.com

اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ فرمانے لگے اس فتویٰ کے جواب میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی مجددیت اور منصب قیومیت پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا جائے۔ حضرت فخر المشائخؒ نے صرف اس حکم پر بس نہ کیا بلکہ وقتاً فوقتاً میرے والد گرامی کی راہنمائی بھی کرتے رہے اور کچھ کتب کی فہرست بھی مہیا کی۔ جب مسودہ مکمل ہو گیا تو حضور فخر المشائخؒ کے حضور پیش کیا گیا۔ آپؒ نے کتاب " آفتاب سرہند " کا مسودہ چوم کر آنکھوں سے لگایا۔ جب کتاب چھپ کر آئی تو حضور فخر المشائخؒ نے پہلے سے بھی زیادہ محبت کا اظہار کیا۔ آپؒ کو اکثر یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ مجدد صاحبؒ تو ہمارے سرتاج ہیں۔ عصر حاضر کے نامور محقق اور حضرت مجدد الف ثانیؒ سے گہری وابستگی و محبت رکھنے والے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی کتاب ''حضرت مجدد الف ثانی (مجدد ہزارہ دوم)'' کو بازار سے خرید فرما کر دوست احباب میں تقسیم فرمایا۔ جناب جمیل اطہر صاحب سرہندی جو کہ نامور صحافی ہیں ان کی کتاب ''شیخ سرہندؒ'' کو بھی بازار سے خرید کر تقسیم فرمایا۔ اس کے علاوہ ''المنتخبات من المکتوب'' عربی رسالہ اور مقالات یوم مجددؒ کے نام سے رسائل لاکھوں کی تعداد میں شائع فرما کر عوام الناس میں مفت تقسیم فرمائے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ پر جتنا کام آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ سے حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری نے کیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔

عرس حضرت مجدد الف ثانیؒ پر حاضری:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے خود حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کے عرس کے موقع پر سرہند شریف میں حاضری دی۔

Marfat.com

سجادگان حضرت مجدد الف ثانیؒ سے محبت وعقیدت:

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی اولاد اطہار میں سے موجودہ سجادہ نشین صاحبان سے حضور فخر المشائخؒ کے دوستانہ اور عقیدت مندانہ تعلقات ہیں۔ حضرت ابوالحسن زید سرہندی فاروقیؒ سے آپؒ کو خاص تعلق تھا۔ اس کے علاوہ جناب سید عاشق حسین نقشبندی مجددی سجادہ نشین سرہند حال ساکن کدلتھی، شیخوپورہ سے بھی حضور فخر المشائخؒ کو خاص تعلق وانس ہے۔ 2010ء میں سرہند شریف کے سجادہ نشین جناب فرید صاحب نقشبندی مجددی پاکستان کے دورے پر تشریف لائے تو حضور فخر المشائخؒ نے ان کی قیام گاہ جوہر ٹاؤن لاہور میں حاضر ہو کر ان کی زیارت کی۔ راقم کو بھی اس حاضری میں حضور فخر المشائخؒ کی معیت میں سرہند شریف کے سجادہ نشین صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کی اپیل:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نقشبندیؒ خود یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کے ساتھ وابستگان آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ سے بالخصوص اور عامۃ المسلمین سے بالعموم یہ اپیل کرتے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں یوم مجدد الف ثانیؒ کو نہایت تزک واحتشام سے منانے کا اہتمام کریں۔ چنانچہ آپ کے اس حکم پر دنیا کے کونے کونے میں آج یوم مجددؒ منایا جارہا ہے۔

عرس پاک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ:

حضور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی تعلیمات کو جس طرح پوری دنیا میں حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے عام کیا

Marfat.com

اس کی مثال نہیں ملتی۔ شرقپور شریف میں حضور فخر المشائخ ؒ نے حضور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کے عرس مبارک کا اہتمام فرمایا۔ چنانچہ اس ضمن میں صفر میں ہر سال 28 صفر المظفر کو عرس پاک کی بہت بڑی محفل ہوتی ہے جس میں حضور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی حیات مبارکہ، سیرت مبارکہ اور نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کی تجدید کے کارہائے نمایاں کے متعلق بیانات ہوتے ہیں۔

مذہبی خدمات

مذہبی خدمات کی وسعت:

حضور فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی مذہبی خدمات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ آپؒ نے اپنی عمر مبارک مذہبی خدمات میں گذاری ہے۔ آپؒ اپنی مذہبی خدمات سے لوگوں کو یہ باور کراتے رہتے ہیں کہ

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں　　جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں۔

دارالمبلغین کا قیام:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری صاحبؒ نے اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے مذہبی تعلیم کا اہتمام وسیع تر کرتے ہوئے ایک دارالعلوم کی بنیاد 1960ء میں رکھی جس کا نام حضور فخر المشائخ ؒ نے "دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ" رکھا۔ اس ادارہ میں حضور فخر المشائخ ؒ نے بہترین اور تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل کیں۔ ان میں چند ایک کے نام تحریر خدمت کرتا ہوں۔

(۱) حضرت العلام مفتی محمد عبدالغفور صاحب پرنسپل جامعہ فاروقیہ رضویہ باغبانپورہ لاہور

(۲) استاذ العلماء مفتی مزمل حسین شاہ صاحب پرنسپل جامعہ حسینیہ سید پورہ لاہور

Marfat.com

(۳) حضرت مولانا عبدالغفور صاحب الوری پرنسپل جامعہ فیاض العلوم رائے ونڈ

(۴) مولانا اکبر علی صاحب شرقپوریؒ سابق سفیر دارالمبلغین حضرت میاں صاحب

(۵) مولانا منصب علی صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی

(۶) مولانا محمد شریف صاحب ملتان شریف۔

یہ وہ علماء کرام ہیں جنہوں نے اپنی شب و روز کی محنت سے دارالمبلغین کے ہزاروں طلباء کو دینی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔ ادارہ میں قرآن، حدیث تفسیر، فقہ، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، صرف نحو، ادب، نعت، علم الکلام اور عربی و فارسی ادب کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اب تک لاکھوں طلباء علم و فن کی روشنی لے کر ادارہ سے فراغت حاصل کر کے ملک پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں علم و عرفان کی روشنی پھیلانے میں مصروف ہیں۔

آپ کا فیض و کرم دنیا بھی اور دیں بھی ہے
زیر سایہ چل رہا دارالمبلغیں بھی ہے۔

(قدرؔ آفاقی)

جامعہ حضرت شیر ربانیؒ برائے طالبات کا قیام:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ کے قیام کے بعد یہ ضرورت محسوس کی کہ جس طرح دارالمبلغین میں لڑکوں کی تعلیم کا اہتمام ہے اسی طرح کوئی ایسا مدرسہ بھی ہونا چاہیے جس میں طالبات کو دینی تعلیم کا انتظام ہو سکے۔ چنانچہ اسی ضرورت کے پیش نظر حضور فخر المشائخؒ نے 1993ء میں جامعہ شیر ربانی برائے طالبات قائم کیا۔ یہ ادارہ بھی حضور فخر المشائخؒ کے

Marfat.com

خوابوں کی تعبیر ہے جہاں اس وقت طالبات کو قرآن کریم اور عالمہ کے نصاب کے علاوہ دیگر علوم وفنون کی مکمل تعلیم دی جارہی ہے۔

علم ودین کی روشنی سے ہیں منور شش جہات
فیض حاصل کر رہے ہیں طلباء وطالبات

مانچسٹر میں شیر ربانی اسلامک سنٹر:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے یورپ میں دینی تعلیم کا بھی اہتمام فرمایا، چنانچہ مانچسٹر میں آپؒ کی سرپرستی میں شیر ربانی اسلامک سنٹر قائم ہوا۔ ایک عرصہ تک حضرت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس اسلامک سنٹر میں تعلیم وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ جناب خالد اطہر مؤلف نے برطانیہ کے علماء اہل سنت ومشائخ نے اپنی تالیف میں اس کی نشاندہی کی ہے اور حضرت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ کا انٹرویو نقل کیا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں 7 جولائی 1995ء کو پہلی بار برطانیہ آیا اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے زیر سرپرستی مانچسٹر میں قائم شیر ربانی اسلامک سنٹر (11 اے بیڈفورڈ ایونیو) میں دینی خدمات کا آغاز کیا۔ 1996ء میں حضرت قبلہ کے ارشاد کے مطابق اور محترم سیٹھ عبداللہ کمانی صاحب کی ہدایت پر ادارہ صفۃ الاسلام بیڈفورڈ میں ایک سال سے زائد تدریسی خدمات انجام دیں، جس کے بعد اگست 1999ء تک دوبارہ شیر ربانی اسلامک سنٹر میں دینی وتدریسی خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی انٹرویو میں ایک جگہ حضرت ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ فرماتے ہیں۔ ''سیٹھ عبداللہ کمانی صاحب نے ٹیرف سٹریٹ پر مانچسٹر میں جو کہ تجارت کا عظیم مرکز ہے دو ہالوں پر مشتمل ایک

Marfat.com

جدید شیر ربانی اسلامک سنٹر قائم کیا ہے جہاں جمعہ کا خطبہ انگریزی میں ہوتا ہے اور 400 کے قریب نمازی جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں اور اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں نوجوانوں کو عربی زبان، ادب، تفسیر، درس قرآن، درس حدیث، تصوف، فقہ، اور تقابل ادیان پر لیکچر دیے جاتے ہیں۔ بچوں کو حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ نماز، کلمے، احادیث، اور قرآنی سورتوں کا انگریزی ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے۔''

قرآن حدیث اور فقہی کورسز:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے قرآن کریم حدیث مبارکہ اور فقہ کی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر سہ ماہی کورسز منعقد کروائے۔ یہ کورسز کاشانہ شیر ربانیؒ حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور، جامعہ مسجد شیر ربانیؒ اعوان ٹاؤن لاہور اور جامعہ مسجد شیر ربانی سمن آباد لاہور میں مختلف اوقات میں منعقد ہوئے۔ ان کورسز کی نگرانی خود حضرت فخر المشائخؒ نے فرمائی اور آپؒ کی عدم موجودگی میں اس کے نگران حضرت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحبؒ ہوتے تھے۔ ان کورسز کے اساتذہ کرام کے نام درج ذیل ہیں

۔

(۱) پروفیسر صدیق اکبر صاحب (۲) پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب (۳) پروفیسر ضیاء المصطفیٰ صاحب قصوری (۴) پروفیسر محمد فیاض سعید صاحب (۵) پروفیسر عبدالعزیز خان صاحب نیازی (۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (۷) پروفیسر سید عبدالرحمان صاحب بخاری۔

ان کورسز سے بہت لوگوں نے استفادہ کیا۔ طوالت کے باعث سب کے نام احاطہ تحریر میں نہیں لائے جا سکتے تاہم چند ایک کے نام تبرکاً درج کر رہا ہوں۔

Marfat.com

(۱) بشیر احمد صاحب قدر آفاقی ایم اے صدارتی ایوارڈ یافتہ (۲) حاجی محمد حیات صاحب (۳) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (۴) ماسٹر احمد علی صاحب (۵) صوفی اللہ رکھا صاحب (۶) بابا محمد رفیق صاحب (۷) حاجی عبدالمجید صاحب (۸) چوہدری محمد جمیل صاحب (۹) حافظ نوید احمد صاحب (۱۰) صوفی مشتاق احمد صاحب۔

کاشانہ شیر ربانی حضرت داتا گنج بخش لاہور میں دوران کورس جناب اقبال ظہور بھٹی صاحب اور محمد شفیق صاحب کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس کورس کے دوران طالب علموں کا خاص خیال رکھتے رہے۔ بلکہ محمد شفیق صاحب جن کا فالودے کا کاروبار ہے وہ فالودہ لاتے اور تمام شرکائے کورس کو اپنی طرف سے کھلاتے، طالب علم بھی کھاتے اور اساتذہ کرام بھی۔ اس طرح گویا یہ میاں صاحبؒ کے مہمانوں کی میزبانی کرتے رہے۔

سنی کانفرنس:

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عبداللہ بھاشانی جو کہ کمیونسٹوں کا سرکردہ تھا' نے کسان کانفرنس منعقد کی۔ اس موقعہ پر مولوی بھاشانی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام لینن گراڈ، رکھ دیا (لینن گراڈ کمیونسٹوں کا مرکز تھا)۔ اس بات پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مایہ ناز عالم دین بحرالعلوم مفتی محمد مختار الحق صاحب صدیقیؒ نے خصوصی اجلاس بلایا اور اپنے رفقاء کے باہمی مشورے سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل پاکستان سنی کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام بنایا۔ پیران عظام، مشائخ کرام، علماء کرام اور مختلف سنی تنظیموں اور سنی حضرات سے رابطہ کے لئے کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں۔ رابطوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ آخر کار مقررہ دن 13,14 جون 1970ء آ گیا۔ ملک بھر سے بلکہ بیرون ممالک سے بھی سنی علماء مشائخ تشریف لائے۔ شرقپور شریف سے حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددیؒ بطور خاص تشریف لائے۔

Marfat.com

بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی مختار الحق صدیقی صاحبؒ کی تالیف ''انوار الصلوٰۃ''
میں حضور بحرالعلومؒ کے صاحبزادے جناب صاحبزادہ فیض الرسول صاحب صدیقی نے
حالات مصنف کے عنوان سے صفحہ نمبر 3 تا صفحہ نمبر 9 حضور بحرالعلومؒ کے حالات زندگی لکھے
ہیں۔اس میں وہ صفحہ نمبر 7 پر اسی کانفرنس کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

''یوں تو ہر شہر ہر علاقہ سے علماء مشائخ نے شرکت فرمائی مگر چند نام ایسے ہیں جنہیں زیب سطر کرنا مناسب ہوگا۔ مدینہ منورہ سے مولانا فضل الرحمٰن مدنی صاحبؒ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کراچی، حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحبؒ، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب، پیر صاحب دیوان شریف، پیر صاحب بھر چونڈی شریف، خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب، پیر سید محمد علی شاہ صاحب، حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، مولانا غلام علی شاہ صاحب اوکاڑوی۔ (انوار الصلوٰۃ صفحہ نمبر 7)

تعمیر مساجد:

جب حضور نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ پاک تشریف لائے تو راستے میں مقام قبا پر قیام کیا اور دورِ اسلام کی سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔اس کے بعد مدینہ شریف آمد پر مسجد نبوی شریف کی تعمیر فرمائی۔اس کے بعد کائنات میں مساجد کا سلسلہ شروع ہوا، یہ کام زمانہ نبوت کے بعد زمانہ خلافت میں بھی جاری رہا یعنی مسلمان جہاں عبادت کے لئے ضرورت محسوس کرتے وہاں مسجد تعمیر کر لیتے، مشائخ و اولیاء کرام نے جہاں بھی ڈیرہ ڈالا وہاں مسجد کی بنیاد رکھی، اسی لئے کبار مشائخ و اولیاء کرام کے مزارات کے قرب و جوار میں مساجد موجود ہیں۔ یہ مساجد فن تعمیر کے شاہکار بھی ہیں۔اعلیٰ حضرت شرقپوری حضور شیر ربانی میاں شیر محمد صاحبؒ نے بھی بہت سی مساجد تعمیر کروائیں۔ محمد یٰسین صاحب قصوری ''چشمہ

Marfat.com

فیض شیر ربانی'' میں لکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ شیر ربانیؒ نے بھی اپنی مدد آپ کے تحت کئی مساجد تعمیر فرمائیں۔ آپ نے سرزمین شرقپور شریف، لاہور، مکان شریف، کوٹلہ شریف، اور دوسرے مقامات پر مساجد تعمیر فرمائیں۔ نبی پورہ شرقپور شریف والی مسجد، ڈھرنوالہ قبرستان والی مسجد، مسجد محلہ شیر ربانی شرقپور شریف، مرکزی جامع مسجد حضرت میاں صاحب شرقپور شریف، اپنے کھیت میں مسجد بنوائی، کوٹلہ شریف میں وسیع و عریض مسجد حضرت سید امام علی شاہ صاحبؒ کے مزار کی کلس اور لاہور میں داتا گنج بخش ہجویریؒ کے مزار پر انوار والی (پرانی) مسجد آپؒ کے مشورہ سے تعمیر کی گئی۔

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کی اتباع کرتے ہوئے مساجد تعمیر فرمائیں۔ بہت سی بے آباد مساجد کو از سر نو تعمیر فرما کر آباد فرمایا۔ جن مدارس و مساجد کی سرپرستی آپ فرما رہے ہیں ان میں پاکستان کے علاوہ بیرون ممالک کی مساجد بھی شامل ہیں۔ آپؒ کی تعمیر کردہ، آپ کی آباد کردہ یا وہ مساجد جن کی سرپرستی آپ فرماتے ہیں ان کی فہرست بہت زیادہ طویل ہے۔ تاہم چند ایک کے نام بطور تبرک درج ذیل ہیں۔

۱۔ جامع مسجد شیر ربانی محلہ شیر ربانی شرقپور شریف (۲) جامع مسجد شیر ربانی عقب سول ہسپتال شرقپور شریف (۳) جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ وسن پورہ لاہور (۴) جامع مسجد شیر ربانی غوث پارک باغبانپورہ لاہور (۵) جامع مسجد قادریہ شیر ربانی نیو مزنگ سمن آباد لاہور (۶) جامع مسجد شیر ربانی ساندہ کلاں لاہور (۷) جامع مسجد غوثیہ شیر ربانی چونگی امر سدھو لاہور (۸) جامع مسجد شیر ربانی موضع گیدڑی کھر ڑیانوالہ فیصل آباد (۹) جامع مسجد شیر ربانی سلطان ٹاؤن فیصل آباد (۱۰) جامع مسجد شیر ربانی شاہدرہ ٹاؤن لاہور (۱۱) جامع مسجد شیر

Marfat.com

ربانی منیر آباد گلزار کالونی فیصل آباد (۱۲) جامع مسجد شیر ربانی چک نمبر 23 وہاڑی (۱۳) جامع مسجد شیر ربانی فیصل آباد (۱۴) جامع مسجد شیر ربانی نزد چونگی نمبر 9 خانیوال روڈ ملتان (۱۵) جامع مسجد شیر ربانی گرہ کوڑا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (۱۶) جامع مسجد شیر ربانی پھالیہ گجرات (۱۷) جامع مسجد شیر ربانی چک نمبر 9 لیاقت پورہ رحیم یار خاں (۱۸) جامع مسجد شیر ربانی چک نمبر 8 نزد اڈا تیرہ ہزاری (۱۹) جامع مسجد شیر ربانی گیائیں گجراں کوٹلی آزاد کشمیر (۲۰) جامع مسجد شیر ربانی سیکٹر ایف 9 اسلام آباد (۲۱) جامع مسجد شیر ربانی الامین پلازہ راولپنڈی (۲۲) جامع مسجد شیر ربانی عقب گورا قبرستان صدر راولپنڈی (۲۳) جامع مسجد شیر ربانی قلعہ میرزمان ضلع شیخوپورہ (۲۴) جامع مسجد شیر ربانی پھلرون ضلع شیخوپورہ (۲۵) جامع مسجد شیر ربانی بہالیکے ریلوے اسٹیشن ضلع شیخوپورہ (۲۶) جامع مسجد شیر ربانی چوک پھلرون ضلع شیخوپورہ (۲۷) جامع مسجد شیر ربانی جھبراں ضلع شیخوپورہ (۲۸) جامع مسجد شیر ربانی رسول پورہ شیخوپورہ شہر (۲۹) جامع مسجد شیر ربانی اڈا شیر پاک صادق آباد (۳۰) جامع مسجد شیر ربانی سمندری ضلع شیخوپورہ (۳۰) مسجد شیر ربانی، موضع مادھوداس ڈاکخانہ منڈی فیض آباد، ضلع ننکانہ صاحب۔ نیز آپؒ کی سرپرستی میں 63 مساجد مختلف شہروں میں تعمیر ہوئیں۔ (تابش قصوری)۔

عرس خواجگان شرقپور شریف:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ شرقپور شریف میں اعلیٰ حضرت حضور شیر ربانی میاں شیر محمد صاحبؒ اور برادر حقیقی اعلیٰ حضرت حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ کے عرس پاک کا اہتمام نہایت محبت وعقیدت اور تزک و احتشام سے فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت حضور شیر ربانیؒ کا عرس مبارک شرقپور شریف کے

Marfat.com

علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں بلکہ بیرون ممالک کے مختلف شہروں جن میں ترکی، عراق، لندن اور مدینہ طیبہ میں آپؒ کی زیر سرپرستی انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ پاکستان میں شرقپور شریف کے بعد اعلیٰ حضرت حضور شیر ربانیؒ کی سب سے بڑی تقریب ہر سال مئی کی جمعرات اور جمعۃ المبارک کو اسلام آباد میں ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت حضور شیر ربانیؒ کے برادر حقیقی وسجادہ نشین حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ نقشبندی مجددی شرقپوری کا عرس مبارک بھی شرقپور شریف میں ہر سال 17,18 اکتوبر بمطابق یکم، دوم کاتک آپ کی زیر سرپرستی وزیر صدارت ہوتا ہے۔ عرس پاک کی یہ تقریب دربار عالیہ کے بالکل قریب بڑے میدان میں انعقاد پذیر ہوتی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کا عرس پاک آپ کی زیر نگرانی ہر سال 28 صفر المظفر کو نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔

علم دوست اور کتاب دوست:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری صاحبؒ ایک علم دوست اور کتاب دوست شخصیت تھے۔ آپ اہل علم کی بہت قدر کرتے۔ خود بھی صاحب تصنیف بزرگ اور اہل قلم سے بھی دلی محبت رکھتے تھے۔ بہت سی کتب آپؒ نے تصنیف فرمائیں اور انہیں شائع فرمایا۔

علماء سے محبت:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری صاحبؒ اکابر علماء کرام سے محبت رکھتے تھے۔ ملک پاکستان کے نامور علماء کرام جن کے حضور فخر المشائخ سے قریبی تعلقات رہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہاں چند ایک کے نام تبرکاً درج

Marfat.com

ذیل کررہا ہوں۔

(۱) حضرت مولانا محمد بخش مسلم بی اے لاہور (۲) حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ لاہور (۳) مولانا محمد اکرام مجددیؒ (۴) مولانا غلام محمد ترنم صاحبؒ (۵) مولانا محمد عمر اچھروی صاحبؒ (۶) مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ (۷) مولانا سید فیض الحسن آلو مہارویؒ (۸) شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزارویؒ (۹) مولانا سید ریاض حسین شاہؒ (۱۰) مولانا سردار محمد محدث اعظم پاکستانؒ فیصل آباد (۱۱) شیخ التفسیر سید ابوالبرکاتؒ لاہور (۱۲) مولانا غلام معین الدین نعیمی لاہور (۱۳) مولانا عبدالحامد بدایونیؒ (۱۴) مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ (۱۵) مولانا فضل سبحانؒ کراچی (۱۶) مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ میانوالی (۱۷) حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحبؒ (۱۸) سید محمد عارف شاہ قادریؒ راولپنڈی (۱۹) مولانا غلام دینؒ انجن شیڈ لاہور (۲۰) مولانا غلام رسول رضوی شیخ الحدیثؒ فیصل آباد (۲۱) مولانا محمد مختار الحق صدیقی دارالسلام، ٹوبہ ٹیک سنگھ (۲۲) مولانا سعید احمد صاحب مجددی گوجرانوالہ (۲۳) مولانا عبدالکریمؒ صاحب ابدالوی خانقاہ ڈوگراں۔ مولانا محمد منشاء تابش قصوری، مرید کے:۔

علماء کرام کے اجلاس اور ان کی دعوتیں:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ اکثر اوقات علماء وسکالرز کے اجلاس بلاتے ان کی دعوت کرتے اور ان کے ساتھ علمی معاملات پر گفتگو فرماتے، اس طرح آپؒ کو عالم اور سکالرز ایسے میسر آجاتے جن کی سرپرستی فرماتے ہوئے انہیں تبلیغ دین کیلئے مضامین اور کتب لکھنے کی ترغیب دیتے۔ یوں آپؒ کی توجہ سے بہت سے اہل قلم پیدا ہوئے۔

مقالہ نگاروں کا تاریخی اجلاس:

Marfat.com

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری ؒ ماہنامہ نور اسلام کے معاونین ومقالہ نگار حضرات کا اجلاس اکثر بلاتے رہتے تھے۔ 1980ء میں جب حضرت صاحب ؒ نے ماہنامہ نور اسلام کا مجدد الف ثانی نمبر شائع کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ؒ نے اس سلسلے میں ماہنامہ نور اسلام کے معاونین اور مقالہ نگار حضرات کا ایک اجتماع 27 مارچ 1980ء بروز جمعرات بعد دوپہر منعقد کیا جس میں آپ ؒ کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء وفضلا حضرات نے شرکت فرمائی۔ (۱) ڈاکٹر ضیاء الحق صوفی صاحب (۲) ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (۳) حکیم محمد موسیٰ امرتسری (۴) وقار انبالوی (۵) راجہ رشید محمود ایم اے (۶) پروفیسر آفتاب احمد (۷) حکیم سید امین الدین احمد (۸) مولانا عبدالحکیم شرف قادری (۹) پروفیسر محمد عارف اظہر ایم اے (۱۰) قاضی ظہور احمد اختر ایم اے (۱۱) مولانا اختر شاہ مظہری (۱۲) قاری عطاء اللہ (۱۳) مولانا شاہ محمد چشتی سیالوی (۱۴) مولانا محمد منشاء تابش قصوری (۱۵) سید نور محمد قادری (۱۶) سید حامد لطیف (۱۷) محمد حنیف ازہر (۱۸) میاں جلیل احمد شرقپوری (۱۹) قاضی عبدالحکیم ایم اے (۲۰) غلام مصطفیٰ بٹ مصطفوی ایم اے ایل بی (۲۱) محمد عالم مختار حق صاحب۔

اس اجلاس میں رسالے کی کارکردگی اور اس کے خصوصی نمبر امام اعظم ؒ اور اولیائے نقشبند نمبر کا جائزہ لیا گیا اور دین متین سے متعلق اس کار خیر کو زیادہ مؤثر اور مفید اور فعال بنانے کے لئے مختلف بیش قیمت تجاویز زیر بحث آئیں۔ متفقہ طور پر یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ برصغیر کی عظیم علمی و روحانی شخصیت اور ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی ؒ پر ایک عظیم نمبر نکالا جائے۔

آپ کی یہ کاوش رنگ لائی اور نور اسلام کا مجدد الف ثانی نمبر تین ضخیم جلدوں میں شائع ہوا۔

Marfat.com

مکتبہ نورا سلام:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے اپنی زندگی دین حنیف کی اشاعت وترویج، خواجگان نقشبند، خواجگان قادریہ، خواجگان چشتیہ اور خواجگان سہروردیہ کے احوال مقدسہ اور حدیث دین متین کے سلسلہ میں ان کی کوششوں کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے آپؒ نے اشاعتی ذریعہ تبلیغ کو اپنایا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپؒ نے آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف میں مکتبہ نورا سلام کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ اس ادارہ سے آپؒ نے بہت سی مفید مذہبی کتب کی اشاعت فرمائی، جن میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔

(۱) تائید اہل سنت (۲) خزینہ معرفت (۳) ارشادات مجددؒ (۴) مسلک مجددؒ (۵) تذکرہ اولیائے نقشبند (۶) تذکرہ حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ (۷) تذکرہ شیر ربانی (۸) منبع انوار (۹) نبی رحمت ﷺ کی ٹھنڈک نماز (۱۰) درس عمل (۱۱) عربی گرائمر (۱۲) آفتاب سرہندؒ (۱۳) انوار امام اعظمؒ۔

اس کے علاوہ اس ادارہ سے مفید دینی معلوماتی لٹریچر بھی شائع ہوتا رہتا ہے۔

ماہنامہ نورا سلام:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری تبلیغ دین کے سلسلہ میں اشاعتی ذریعہ تبلیغ کو زیادہ مؤثر خیال کرتے تھے۔ آپؒ چونکہ خود بھی ایک ایسے ادیب تھے اور تبلیغ دین کے سلسلہ میں کوشش کرنے والے اہل قلم سے بھی محبت فرماتے تھے اس لئے آپؒ نے 1955ء میں ماہنامہ نورا سلام کا اجراء فرمایا۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث مسائل فقہ، حالات بزرگان دین، تعلیمات بزرگان دین، تعلیمات مجدد الف ثانیؒ

Marfat.com

اور ارشادات شیر ربانیؒ جیسے عنوانات پر بہترین مقالہ جات شائع ہوتے ہیں۔ ماہنامہ نور اسلام کے حضور فخر المشائخ نے چند ایسے خاص نمبر بھی شائع کیے جنہوں نے آسمان علم و ادب میں اور میدان تذکرہ بزرگان دین میں وہ شہرت حاصل کی۔ ان خاص نمبروں میں شیر ربانیؒ نمبر، امام اعظمؒ نمبر، اولیائے نقشبند نمبر (دو جلدوں میں) اور مجدد الف ثانیؒ نمبر (تین جلدوں میں) شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ چہار سلاسل کے اکابرین کے نام نامی اسمائے گرامی سے منسوب خاص نمبر شائع کرتے رہے ہیں۔

پندرہ روزہ آواز نقشبند:

ماہنامہ نور اسلام کے علاوہ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی زیر نگرانی پندرہ روزہ آواز نقشبند چوک پھلرون ضلع شیخوپورہ سے شائع ہوا۔ اس رسالہ کی اشاعت کا آغاز حضور فخر المشائخ کے حکم سے راقم السطور کے والد گرامی جناب قاضی ظہور احمد اختر نے حکومت پاکستان سے باقاعدہ اشاعتی اجازت نامہ حاصل کر کے کیا۔

ہفت روزہ اخبار مجدد الف ثانی:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی زیر نگرانی شائع ہونے والا یہ ہفت روزہ اخبار ہے۔ اس کا آغاز جناب احمد علی نقشبندی شرقپوری نے حضور فخر المشائخ کے حکم سے کیا۔ یہ رسالہ بھی حکومت پاکستان سے باقاعدہ اجازت یافتہ ہے جس میں عوام اہل سنت کے لئے مفید و دلچسپ دینی موضوعات زیر بحث لائے جاتے ہیں۔

حضور فخر المشائخ کی تربیت سے بننے والے اہل قلم:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ بذات خود بھی

Marfat.com

اہل قلم میں سے تھے اور ان کی تربیت سے بہت سے اہل قلم پیدا ہوئے۔ چند ایک جن کے متعلق مجھے معلومات میسر ہوئی ہیں ان کے نام مختصراً درج ذیل ہیں۔

(۱) صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (۲) چوہدری بشیر احمد قدر آفاقی (۳) قاضی ظہور احمد اختر ایم اے (مدیر پندرہ روزہ آواز نقشبند) (۴) ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری (۵) ماسٹر احمد علی نقشبندی شرقپوری (مدیر ہفت روزہ اخبار مجدد الف ثانیؒ) (۶) محمد انور قمر شرقپوریؒ (۷) صوفی غلام سرور نسیم شرقپوری مرحوم، قلعہ میرزمان، شیخوپورہ (۹) صوفی اللہ رکھا (۱۰) پروفیسر خالد بشیر، گجرات۔ (وغیرہ)

حضور فخر المشائخؒ مدینہ منورہ میں

حضور نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ:

حضور نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ طیبہ کا نام یثرب تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی یہاں تشریف آوری سے پہلے یہ شہر مختلف وبائی بیماریوں کی آماجگاہ تھا۔ اس کا پانی بدمزہ اور بدبودار تھا۔ جس سے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ اور حضرت بلالؓ ایک مکان میں رہتے تھے، انہیں بخار آنے لگا۔

(ضیاء النبی ﷺ صفحہ ۱۳۶ جلد سوم از پیر محمد کرم شاہؒ الازہری)

مدینہ طیبہ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی دعائیں:

یہ تمام حالات و واقعات دیکھ کر حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے لئے مختلف دعائیں فرمائیں جن میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

(۱) ''اے اللہ! مدینہ کو ہمارے لئے اس طرح محبوب بنا دے جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے لئے محبوب بنایا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمیں اس کے پیمانوں اور وزنوں میں برکت عطا فرما۔ اور اس کی وبا کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے''۔ (بخاری و مسلم)

(۲) "اے اللہ! جو برکت تو نے مکہ کو دی اس سے دوگنی برکت مدینہ کو عطا فرما"۔ (بخاری و مسلم راوی حضرت انسؓ)

(۳)"اے اللہ! ہمارے پھلوں میں بھی برکت دے اور ہمارے مدینہ کو بھی برکت دے، ہمارے صاعوں میں برکت دے اور ہمارے مد میں بھی برکت دے، اے اللہ بیشک ابراہیم تیرے بندے، تیرے نبی اور تیرے خلیل تھے اور انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے تیری بارگاہ میں التجاء کرتا ہوں جس طرح ابراہیم نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور اس کی مثل اس کے ساتھ اور۔ (مسلم، ترمذی، طبرانی، راوی حضرت ابوہریرہؓ)

مدینہ کی وبائیں اور بیماریاں دور ہو گئیں:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے ایک سیاہ رنگت والی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں وہ مدینہ سے نکل کر جحفہ میں جا اتری پھر فرمایا میں نے اس خواب کی تعبیر کی۔ وبا جحفہ میں منتقل کر دی گئی۔

یثرب سے مدینہ طیبہ:

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شہر کو یثرب نہ کہا کرو کیونکہ یہ طیبہ ہے۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں۔

"جو شخص مدینہ کو یثرب کہے اسے چاہیے کہ وہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت

Marfat.com

طلب کرے۔ یہ تو طابہ ہے، یہ تو طابہ، یہ تو طابہ ہے، (طابہ کا معنی پاکیزہ ہے)۔

(ضیاء النبی ﷺ صفحہ ۱۳۶ جلد سوم از پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ)

زیارت مدینہ منورہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "من زار قبری وجبت لہ شفاعتی "یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہے"

اس لحاظ سے ہر مومن کے دل میں ایک تڑپ ہوتی ہے کہ وہ بھی مہمان مدینہ بنے، اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا مستحق ٹھہر سکے۔

حضور فخر المشائخ مدینہ میں:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے بھی عشق محمدی ﷺ کے پیش نظر بار بار مدینہ طیبہ کا سفر کیا اور مدینہ طیبہ میں مہمان رہے۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا خصوصی فیض اور نظر رحمت ہے کہ حضور فخر المشائخ متعدد مرتبہ مہمان مدینہ بنے۔ آپؒ نے کم وبیش 30 حج کیے اور عمروں کا شمار نہیں کیا جاسکا۔

مدنی باشندوں سے محبت اور ان کی دعوت:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ مدینہ پاک کے مکینوں سے بے پناہ محبت کرتے۔ جب وہاں ٹھہرتے تو اکثر اوقات مدینہ پاک کے لوگوں کی دعوت ان کی طبع کے مطابق فرماتے تھے۔ جناب محمد یاسین صاحب قصوری ''چشمہ فیض شیر ربانی'' کے صفحہ نمبر 359 پر جناب محمد اسلم صاحب کا بیان نقل کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جناب حاجی محمد اسلم صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے مدینہ طیبہ میں ایک بار بدوؤں (دیہاتی لوگوں)

Marfat.com

کی دعوت فرمائی۔ آپ نے ان کے ذوق کے مطابق سالم بکرے روسٹ کروائے۔ بدوؤں نے اپنی پسند کا کھانا کھا کر بڑی فرحت و مسرت کا اظہار کیا۔

رباط شیر ربانی:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری نے حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کی بنا پر مدینہ طیبہ میں قطعہ اراضی حاصل کر کے وہاں شاندار عمارت تعمیر کروائی اس عمارت کا نام "رباط شیر ربانی" رکھا، اس عمارت میں جب بھی آپ قیام فرماتے وہاں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کی خدمت ضرور کرتے۔ ان مہمانوں کے کپڑے وغیرہ رات کی تاریکی میں دھو دیتے۔ حضور فخر المشائخ سے جب پوچھا گیا کہ ایسا آپ خود کیوں فرماتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ یہاں ٹھہرنے والے لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے مہمان ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے مہمانوں کی خدمت کرنا میرے لئے سعادت ہے۔ دنیا بھر سے آنے والے علماء کرام، مشائخ عظام نیز مخصوص زائرین مدینہ کی خصوصی دعوات کا اہتمام فرمایا کرتے۔

مدینہ طیبہ کے کتوں کی دعوت عام:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری مدینہ پاک کے باشندوں کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ ساتھ مدینہ پاک کے کتوں، بلیوں، کبوتروں اور دیگر جانوروں کا بھی بے حد خیال فرماتے۔ حاجی عصمت اللہ صاحب آف دوگیج کا بیان ہے کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران نماز جمعہ مسجد نبوی ﷺ میں ادا فرماتے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد ہر جمعہ کو آپ بازار سے گوشت خرید کر شہر کے باہر تشریف لے جاتے۔ اس وقت آپ کے پاؤں میں جوتے، سر پر عمامہ وغیرہ نہ ہوتا وہاں کتے آپ کے انتظار میں

Marfat.com

ہوتے تھے۔ حضرت کتوں کو گوشت ڈالتے ہوئے کبھی دوڑ کر آگے ہوتے اور کبھی پیچھے۔ اس عمل سے فراغت کے بعد جب آپ واپس تشریف لاتے تو آپ کے پاؤں اور چہرہ وغیرہ غبار آلودہ ہوتا۔ جب آپ سے اس بارے میں دریافت کیا جاتا تو جواب میں ارشاد فرماتے کہ "یہ کتے حضور نبی کریم ﷺ کے مقدس شہر کے ہیں اس لئے ان کی دعوت کرنا بخشش کا ذریعہ ہے"

(نوٹ) مدینہ منورہ میں کتے زیادہ تعداد میں نہیں، بلکہ تلاش بسیار کے بعد ہی کسی کی زیارت ہوتی ہے (تابش قصوری)

سیاسی زندگی

سیاست میں علماء ومشائخ کی ضرورت:

کسی معاشرے میں معاشرے کے افراد کی بہتری، اُن کی سوچ وفکر اور ملک وملت کو چلانے کے لئے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنے کو سیاست کہتے ہیں۔ حضرت اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

"جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

اگر علماء ومشائخ سیاست میں قدم نہ رکھیں گے تو ملکی سیاست میں اسلامی رنگ غالب نہیں آسکتا، اسی ضرورت کے پیش نظر ہر دور میں علماء ومشائخ نے سیاست کے میدان میں قدم رکھا اور اپنا لوہا منوایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی زندگیوں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے اسقدر کامیاب انداز میں سیاست کی کہ دور فاروقی رضی اللہ عنہ میں ہی 22 لاکھ مربع میل ریاست مسلمانوں کے قدموں میں آ گئی۔ مسلمانوں نے سیاست ایسے انداز سے کی کہ غیر مسلم دنیا بھی مسلمانوں کا سیاسی میدان میں

Marfat.com

مقام تسلیم کرنے لگی۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب تک مسلمانوں کے اکابرین اور علماء و مشائخ نے حکومتیں کیں ہر طرف اسلام کا دور دورہ رہا۔ جب علماء و مشائخ نے سیاست سے علیحدگی اختیار کی ظلمت نے ڈیرے ڈال لئے۔

علماء مشائخ کو سیاست سے الگ کرنے کی سازش:

بعض یہودی اور دیگر غیر مسلم لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ مسلمان اپنے علماء مشائخ کے بے حد معتقد ہیں اور سیاست کے میدان میں بھی ان کے مداح ہیں تو انہوں نے سیاست سے علماء و مشائخ کے علیحدہ کرنے کے لئے سازشوں کا جال بچھایا تاکہ ملکی سیاست کمزور ہو، اسلام جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس کا نفاذ پاکستان میں نہ ہو سکے۔

اس سازش کے ذریعے غیر ملکی اور غیر مذہبی عناصر نے عوام میں یہ بات مشہور کرنا شروع کر دی کہ علماء و مشائخ کا کام تبلیغ دین اور دیگر مذہبی امور کو سرانجام دینا ہے۔ جبکہ سیاست میں علماء و مشائخ کو نہیں آنا چاہیے کیونکہ سیاست تو دنیا دار قسم کے لوگوں کا کام ہے۔ پاکستان کے جاگیرداروں، سرمایہ داروں نے بھی علماء و مشائخ کے سیاست سے الگ رکھنے کے لئے خوب پروپیگنڈہ کیا۔ اس سازش کو ہر دور کے علماء و مشائخ کچلتے رہے اور مختلف تحاریک کے ذریعے یہ احساس دلاتے رہے کہ علماء مشائخ ہی دراصل سیاست کے مستحق ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اور سیاست:

اگر قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے بھی سیاسی میدان میں قدم رکھا اور وہ کامیاب حکمران بھی ثابت ہوئے، ان میں حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ذوالقرنین علیہ السلام، اور حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ

Marfat.com

مختلف مقامات پر اللہ کریم نے قرآن کریم کے اندر فرمایا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے تو خود عزیز مصر کے وزیر سے وزیر خزانہ بننے کی خواہش کی جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ یوسف کے اندر مذکور فرمایا۔

"قال اجعلنی علی خزاین الارض انی حفیظ علیم "یوسف علیہ السلام نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

(سورۃ یوسف آیت نمبر 55 ترجمہ کنزالایمان)

خود آنحضور ﷺ دنیا کے کامیاب ترین سیاست دان ثابت ہوئے، آپؐ نے سیاسی میدان میں بہترین حکمت عملی کا مظاہرہ فرمایا اور مدینہ طیبہ میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لایا گیا، جو علاقے مسلمانوں نے فتح کیے وہاں حضور نبی کریم ﷺ نے بہترین سیاسی حکمت علمی سے کام لیتے ہوئے گورنر مقرر کیے۔ یہ آپ ﷺ کی سیاسی تربیت اور سیاسی حکمت عملی کا نتیجہ تھا کہ دور فاروقی رضی اللہ عنہ میں مسلمان 22 لاکھ مربع میل ریاست کے حکمران بن چکے تھے۔

حضور فخر المشائخ بطور سیاستدان:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ دور حاضر کے بہترین اور کامیاب سیاستدان تھے۔ آپؒ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے ملکی سیاست میں کام کیا اور ہر دور میں پاکستان کے حکمرانوں سے بات چیت کی۔ آپ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی قائدین میں سے تھے۔ خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ، مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقیؒ، اور مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار نیازی نقشبندیؒ سے آپؒ کے بہت قریبی تعلقات تھے۔ یہ تینوں حضرات جمعیت علماء پاکستان کے صدور رہے ہیں۔ 1978ء

Marfat.com

میں جمعیت علماء پاکستان کے انتخابات ہوئے تو حضور فخر المشائخ کو جمعیت علماء پاکستان کا مرکزی نائب صدر چنا گیا۔

1971ء اور 1977ء کے الیکشن میں حصہ:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے سب سے پہلے 1971ء کے عام انتخابات میں قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ آپؒ نے قصور میں جمعیت علماء پاکستان کے امیدوار کی حیثیت سے انتخابات میں حصہ لیا۔ آپؒ نے لوگوں کو ہر حلقے میں جمعیت کو ووٹ دینے کی ہدایت کی۔ حکومت وقت نے انتخابی نتائج اپنی مرضی سے مرتب کیے، دوسری طرف عین الیکشن سے پہلے رات کو قصور کے گردونواح کے علاقوں میں یہ بات پھیلا دی گئی کہ حضور فخر المشائخ اپنے مدمقابل امیدوار احمد رضا قصوری کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔ یہ دونوں باتیں جمعیت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئیں۔ لیکن اس کے باوجود حضور فخر المشائخ نے تقریباً 50000 ووٹ حاصل کیے۔ جبکہ 500 ووٹ تقریباً مشکوک قرار دیے گئے اور احمد رضا قصوری کو 1500 ووٹوں سے کامیاب کر دیا گیا۔

1977ء میں دوسری مرتبہ حضور فخر المشائخ نے عام انتخابات میں حصہ لیا اور جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے ایک بار پھر آپ کو قومی اسمبلی کا امیدوار نامزد کیا گیا۔

اس بار بھی حکومتی سطح پر زبردست دھاندلی ہوئی، اور حکومتی پارٹی پیپلز پارٹی نے خودساختہ نتائج کا اعلان کر دیا جبکہ قومی اتحاد کے راہنماؤں نے ان نتائج کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حکومت کے خلاف تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کا آغاز کر دیا، اس تحریک کو کچلنے کے لئے حکومت وقت نے پوری کوشش کی۔ تحریک کے جلوسوں پر فائرنگ کی گئی جس سے نوجوانانِ اہل سنت نے جام شہادت نوش کیا۔ اور ملکی سطح پر لاکھوں کو جیلوں میں قید کیا گیا۔

Marfat.com

ملک پاکستان کے بیشتر شہروں میں سنی نوجوانوں نے اپنے خون سے سڑکوں کو رنگین کیا، لیکن نوجوانان اہل سنت اور قائدین اہل سنت کے پاؤں ذرہ بھر بھی نہ لڑکھڑائے۔ جب حالات آپے سے باہر ہو گئے تو اسوقت کی فوجی قیادت نے مارشل لاء لگا دیا۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے ملکی قیادت سنبھالی اور جمعیت علماء پاکستان کے علماء مشائخ سے مذاکرات کر کے ان کو ملک کے اندر نفاذ شریعت کا یقین دلایا۔

نوٹ: اس وقت سے سیاست کے میدان میں حضور فخر المشائخ نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپنی وابستگیاں ختم کر دیں اور آپؒ کے صاحبزادے حضرت میاں سعید احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اور حضرت میاں جلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اس میدان میں سرگرم عمل ہیں۔

حضور فخر المشائخؒ کی اولاد پاک

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کو اللہ تعالیٰ نے چار صاحبزادگان سے نوازا جن کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

(۱) صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ (۲) صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (۳) صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (۴) صاحبزادہ میاں غلام نقشبند صاحبؒ۔

آخر الذکر صاحبزادہ میاں غلام نقشبند صاحبؒ بچپن میں ہی وصال فرما گئے۔ اول الذکر بھی جنوری 2012ء میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ دو صاحبزادگان بحمد اللہ تعالیٰ حیات ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی زندگیاں لمبی اور تندرستی والی عطا فرمائے اور ہمیں ان کے فیض سے

Marfat.com

مستفیض فرمائے (آمین) صاحبزادگان کے مختصر حالات یہاں بالترتیب درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ:

صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ حضور فخر المشائخ ؒ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ آپ اکتوبر 1955ء کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ (مطالعہ نقوش شرقپور، اور محمد یاسین صاحب قصوری نے چشمہ فیض شیر ربانی میں 15 اکتوبر 1956ء لکھا ہے)۔

بچپن میں عام بچوں سے بالکل مختلف تھے۔ اپنے ہم عمروں سے دوستی کی بجائے سفید داڑھی والوں سے دوستی رکھتے تھے۔ آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے سفید داڑھی والے بزرگ اچھے لگتے ہیں۔ ایک مرتبہ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد آپؒ تشریف فرما تھے، احباب کی محفل جاری تھی کہ ایک بابا جی تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا بابا جی ابھی آپ زندہ ہیں؟ اس بابا جی نے جواب دیا جی زندہ ہوں تو آپ کے سامنے ہوں، عجیب درویشانہ انداز میں فرمانے لگے کب مرنا ہے؟

بابا جی نے کہا حضور جب آپ کہیں گے، آپ مسکرا پڑے اور محبت کے انداز میں فرمانے لگے بابا جی تم تو میرے بیلی (دوست) ہو کوئی چاہتا ہے کہ بیلی مر جائے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے یہ بابا میرا بچپن کا بیلی ہے اس کی دکان ہمارے محلے میں تھی اور میں فارغ اوقات میں اس کی دکان پر چلا جاتا تھا کیونکہ مجھے سفید داڑھی والے بزرگ اچھے لگتے ہیں۔ غرض آپ کا بچپن نہایت سادہ رہا۔

Marfat.com

آپ نے قرآن کریم کی تعلیم سے تعلیم کا آغاز کیا، حافظ عبدالغفور صاحبؒ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا، بچپن سے ہی طبیعت مجذوبانہ تھی۔ پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد چھٹی جماعت میں گورنمنٹ پائیلٹ سکول شرقپور شریف میں داخلہ لے لیا۔ یہاں داخل ہوتے ہی ایک خاص واقعہ پیش آیا کہ اس سکول کی وردی خاکی پینٹ تھی۔ آپ فرمانے لگے میں ایک مسلمان بچہ ہوں اس لئے انگریز کے لباس کی پینٹ نہیں پہنوں گا۔ اساتذہ نے کہا کہ یہ تو ضروری ہے نہ پہننے کی صورت میں سکول کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہوگی۔ آپ نے فرمایا سکول نے ایسے قواعد کیوں بنائے ہیں جو کہ اسلام کے خلاف ہیں۔ اساتذہ نے کہا اس معاملے میں ہم بے بس ہیں۔ آپ فرمانے لگے اچھا میں پھر کل سے سکول نہیں آیا کروں گا۔ اس پر ماسٹر محمد فاروق صاحب مرحوم نے ہیڈ ماسٹر صاحب میاں عمر دین صاحب مرحوم سے سپیشل اجازت لے کر دی کہ آپ پینٹ نما شلوار یا شلوار نما پینٹ پہن سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ دسویں جماعت تک آزار بند والی شلوار نما پینٹ پہنتے رہے۔ میٹرک کے بعد لاہور میں طبیہ کالج میں داخلہ لیا اور طب کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ درس نظامی کی کچھ کتب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقیؒ سے پڑھیں، خاصا دینی علم رکھتے اور سائلین کے جواب نہایت سادہ انداز میں دیتے، تقریر بھی نہایت سادہ انداز و زبان میں فرماتے۔ گفتگو اور وعظ میں نرمی ہوتی لیکن سنت کے خلاف کام کرنے والے کی اچھی خبر لیتے۔ خود بھی سنت مطہرہ کے پابند اور مریدین کو اس پر سختی سے کاربند رہنے کا حکم دیتے تھے۔ سفر کے بے حد شوقین اور اکثر فرمایا کرتے یہ میرا مشغلہ ہے۔ جب حضرت کسی سے بیعت لیتے۔ (۱) سابقہ گناہوں سے توبہ (۲) آئندہ خلاف شریعت کام نہ کرنا (۳) نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے اور درود شریف خضری پڑھنے کی تاکید کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کھانے

Marfat.com

کے آداب، مسجد کے آداب وغیرہ سمجھاتے تھے۔ کسی قسم کے چلّوں یا بڑے بڑے وظائف میں نہیں ڈالتے، حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری جب اندرون بیرون ممالک سفر پر جاتے تو حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب نقشبندی مجددیؒ کو اپنے پیچھے جانشین نامزد فرما جاتے، آپؒ اس وقت بھی لوگوں کو اللہ اللہ بتایا کرتے تھے جب آپؒ ابھی بالکل کم سن تھے۔ آپؒ عورتوں کو مرید نہیں کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے کہ جو ہمارا مرید ہے یا ہمارے ساتھ اس کا تعلق ہے وہ اپنی عورتوں کو یہاں محفلوں میں نہ لائے بلکہ گھر والدہ صاحبہ کے پاس بھیجا کرے۔ مریدین کو سادہ لباس اور داڑھی کی تلقین سختی سے فرماتے کہ قمیص سادہ بغیر کالر اور کف استعمال کرو اور داڑھی مبارک 4 سے 6 انگشت رکھنے کا حکم دیتے تھے یعنی ایک مشت مقدار۔ جو مرید آپؒ کے کہنے پر بھی داڑھی نہ رکھے اس سے سخت ناراض ہو جاتے اس کے علاوہ کوئی کسی قسم کی غرض لے کر آئے آپ فرماتے کہ داڑھی مبارک پوری رکھو کام ہو جائے گا۔ بلکہ یہاں تک فرماتے کہ داڑھی رکھوا گر کام نہ ہوا تو میں ذمہ دار ہوں۔ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ ایک مرتبہ فرمانے لگے "میاں خلیل احمد صاحب نے تو کلینک کھول رکھا ہے کوئی کہے بخار ہے کہتے ہیں داڑھی رکھو، کوئی کہے اولاد نہیں کہتے ہیں داڑھی رکھو، کوئی کہے فلاں تکلیف ہے کہتے ہیں داڑھی رکھو، غرض یہ کہ انہوں نے تمام مشکلات کا حل اس سنت مبارکہ میں تلاش کر رکھا ہے"۔ آپؒ کو 1972ء میں حضور فخر المشائخؒ نے باقاعدہ طور پر خلافت عطا فرمائی۔ ماہنامہ نور اسلام کو چلاتے اور دفتری امور میں ہر کام کرتے، تمام ذمہ داریاں نبھانے کی حتی الامکان کوشش فرماتے تھے، تبلیغی دورے بھی کرتے لیکن اپنے ساتھ مریدین کا جلوس لے کر نہ چلتے بلکہ اکیلے ہی سفر فرماتے۔ دور دراز محافل کی صدارت فرمانے

Marfat.com

کے لئے بھی اکیلے ہی تشریف لے جاتے تھے۔ جمعہ کی نماز ہمیشہ شرقپور شریف میں ادا فرماتے سوائے اس کے کہ بیرون ملک یا بیرون صوبہ تبلیغی دورے کے سلسلے میں نہ گئے ہوتے ،اپنے مریدین کو بھی تلقین فرماتے کہ کبھی کبھار جمعہ کی نماز شرقپور شریف میں پڑھا کرو۔ اس مادہ پرست دور میں حضرت میاں خلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ طریقہ نقشبندیہ کا پرچار کرتے رہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیمات عام کرتے رہے۔ آپؒ کے دو صاحبزادگان ہیں (۱) صاحبزادہ حافظ القاری میاں ولید احمد صاحب جواد نقشبندی مجددی شرقپوری (آپ کو حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ ء نے 2008ء میں اجازت وخلافت عطا فرمائی اور اب آپ نے اپنے آستانہ سے لوگوں کی رشد وہدایت کا کام شروع کر رکھا ہے۔ دربار شریف پر خطبہ جمعہ بھی دیتے ہیں)۔ (۲) صاحبزادہ میاں محمد صالح صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری۔ علوم عصریہ ودینیہ میں مصروف عمل ہیں۔

صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری:

آپ 13 اپریل 1960ء بروز اتوار کو پیدا ہوئے۔ حضور فخر المشائخ کی زیر سرپرستی اپنی تعلیم کا آغاز دینی تعلیم سے کیا۔ قرآن پاک حضرت میاں صاحب والی مسجد کے امام قاری غلام محمد صاحبؒ سے پڑھا۔ اس کے علاوہ دینی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ پائیلٹ سکینڈری سکول شرقپور شریف سے میٹرک کرنے کے بعد گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے ایف اے کیا۔ کالج میں آپ انجمن طلباء اسلام سے وابستہ رہے۔ کالج سے فراغت کے بعد بھی آپ انجمن طلباء اسلام کے سرپرست رہے۔ اب بھی انجمن کے طلباء آپ سے سیاسی مشاورت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ 1993ء میں آپ نے جمعیت علماء

Marfat.com

پاکستان نیازی گروپ سے صوبائی اسمبلی کے لئے الیکشن لڑنے کا اعلان کیا۔ اس طرح آپ نے کالج کی سیاست سے نکل کر ملک کی سیاست میں قدم رکھا بعض لوگوں کا خیال تھا کہ میاں صاحب ابھی اس کام کے لئے پوری طرح تجربہ کار نہیں ہیں اور مقابلہ میں پرانے سیاسی لوگ ہیں آپ یہ الیکشن نہیں جیت سکتے لیکن آپ ہر انتخابی جلسے میں فرماتے کہ میں نے حضور شیر ربانیؒ کی اجازت اور حکم سے الیکشن میں حصہ لیا ہے۔ آخر کار آپ کامیاب ہو گئے اور یوں صوبائی اسمبلی کے ممبر بنے۔

1997ء کے الیکشن میں آپ نے دوبارہ حصہ لیا اور کامیاب ہوئے بحیثیت ایم پی اے آپ نے اپنا مذہبی تشخص ہر قدم پر برقرار رکھا۔ اور بہت سے کام کئے۔

نفاذ اسلام کی قرارداد صوبائی اسمبلی میں آپ نے پیش فرمائی جو متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ ایک مرتبہ دوران اجلاس مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لیکن کسی نے اس طرف توجہ نہ دی۔ آپ کے کہنے پر فوراً کارروائی روک دی گئی اور نماز ادا کی گئی۔ اسمبلی میں سب سے پہلے آپ نے یارسول اللہ ﷺ کے نعرے لگائے جو کہ آج تک اس اسمبلی ہال میں گونج رہے ہیں۔ آپ لوگوں میں گھل مل کر رہنا پسند کرتے ہیں۔ اپنے ملنے والوں سے بغل گیر ہو جاتے ہیں اور مہمان نوازی بھی کرتے ہیں۔

اپنے ملنے والوں کو حضور ﷺ کا ادب سکھاتے ہیں۔ اور اسی کو عین ایمان قرار دیتے ہوئے اس کی تلقین فرماتے ہیں۔ نام رسول ﷺ کے علاوہ صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ کے ناموں کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اگر کسی کاغذ پر یہ نام لکھے ہوں تو ان کو نیچے رکھنا گوارا نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ اخبار کو بھی نیچے نہیں رکھتے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ ٹرالیوں پر بھی محمد یا احمد وغیرہ نہ لکھو کیونکہ ان پر مٹی اور گندگی پڑتی ہے اس لئے بے ادبی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی دربار

Marfat.com

شریف حضرت میاں صاحبؒ والی مسجد میں درس قرآن دیتے ہیں۔اس درس کے دوران اسرار و معرفت سے پردے اٹھائے جاتے ہیں اور بیش قیمت باتیں عوام الناس کے دل و دماغ میں اتار دیتے ہیں۔آپ کے وعظ کا دورانیہ بہت طویل ہوتا ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے گھنٹوں تقریر کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔1990ء میں آپ کو آپ کے والد ماجد حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی طرف سے طریقت کے میدان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت ملی۔یوں آپ پیر طریقت بھی ہیں۔میں تو یوں کہوں گا کہ آپ ہمہ جہت شخصیت ہیں پیر بھی ہیں عالم و خطیب بھی کاروبار کے میدان میں ایک اچھے بزنس مین بھی ہیں اور زرعی میدان میں اچھے زمیندار بھی آپ مدرس بھی ہیں اور مفکر بھی غرض یہ کہ آپ ہر فن مولا ہیں۔

میرے والد گرامی قاضی ظہور احمد اختر صاحب شروع سے ہی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں حاضر ہوتے رہے ہیں اور 1963ء میں حضور فخر المشائخ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔آپ ایک دفعہ شرقپور شریف میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت میاں سعید احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری ابھی کم سن تھے۔والد گرامی نے میاں سعید احمد صاحب سے کہا کہ حضور کبھی آپ ہمارے گھر آئیں۔میں آپ کو دعوت شیراز کھلاؤں گا۔ اس کے بعد جب بھی آپ حاضر ہوتے میاں سعید احمد صاحب سے یہی کہتے،وقت گزرتا گیا اب میاں سعید احمد صاحب بڑے ہو چکے ہیں اور انہیں دعوت شیراز کی بھی سمجھ آچکی تھی۔لیکن اب معاملہ الٹ ہو گیا صاحبزادہ صاحب جب میرے والد گرامی کو دیکھتے تو مسکراتے ہوئے فرماتے قاضی صاحب آپ کے ذمے ابھی دعوت شیراز ہے۔والد صاحب بھی مسکرا دیتے۔

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا۔ ہمارے گاؤں پھلرون میں راقم الحروف نے چند پیر بھائیوں سے مل کر شیر ربانی" اسلامک سنٹر کی بنیاد رکھی جس کے تحت ہم نے محفل میلاد منعقد کی۔ میں نے والد گرامی سے اس محفل کی صدارت کے سلسلے میں مشورہ کیا تو انہوں نے صاجزادہ میاں سعید احمد صاحب کا نام لیا اور کہنے لگے محفل کی صدارت بھی ہو گی اور دعوت شیراز بھی۔ یوں ہم نے صاجزادہ صاحب سے درخواست کی جسے آپ نے قبول فرمایا اور 30 اکتوبر 2002ء کو آپ ہمارے گاؤں پھلرون میں تشریف لائے محفل بھی ہوئی اور دعوت شیراز بھی، دوران تقریر بھی آپ نے اس دعوت کا تذکرہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاجزادگان سے نوازا جن کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ (۱) صاجزادہ میاں عدیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (۲) صاجزداہ میاں تنویر احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (۳) صاجزادہ میاں عبدالحنان صاحب شرقپوری مجددی شرقپوری۔

آپ کا وجود مسعود ہمارے لئے نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم اور سلامت رکھے (آمین)

صاجزادہ میاں جلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری:

صاجزادہ میاں جلیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری 6 مارچ 1962ء بروز منگل پیدا ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیم سے آغاز کیا۔ قاری غلام محمد صاحب" سے قرآن پاک پڑھا بچپن نہایت سادہ انداز میں گزارا۔ گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے 1981ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں داخلہ لیا اور 1983ء میں ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ 1986ء میں بی اے کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے اکنامکس کی کلاس میں داخلہ لیا۔ 1988ء میں ایم اے اکنامکس مکمل

Marfat.com

کیا۔ دوران تعلیم آپ نے انجمن طلباء اسلام کا ساتھ دیا۔ یوں پڑھائی کے ساتھ ساتھ دین کی تبلیغ بھی جاری رہی۔ معاشیات کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے کاروبار کی طرف توجہ دی۔ 1992ء میں آپ نے شرقپور شریف میں ایک گتہ بنانے کا کارخانہ لگایا۔ اسی دوران آپ نے گارمنٹس کے کاروبار میں بھی دلچسپی لی اور یوں 2 سال کے بعد آپ نے لاثانی انٹرپرائزز کے نام سے گارمنٹس کا کارخانہ فیصل آباد میں لگایا۔ آپ کی محنت اور توجہ سے یہ کام بہت کامیاب ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ کا مال، سعودی عرب، امریکہ، جاپان، انگلینڈ، ہالینڈ، جرمن اور کینیڈا میں بھی جا رہا ہے۔ گارمنٹس کے کاروبار میں زیادہ دلچسپی اور ترقی کی وجہ سے گتہ فیکٹری کو اب فی الحال بند کر دیا گیا ہے۔ آپ ہنس مکھ ہیں۔ ایک خاص قسم کی مسکراہٹ ہمیشہ آپ کے چہرہ پر رہتی ہے، آپ ہر دل عزیز شخصیت ہیں۔ آپ نے اکتوبر 2002ء میں قومی اسمبلی کے لئے الیکشن لڑنے کا اعلان کیا۔ مسلم لیگ ن کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور کامیاب ہوئے۔ یہ آپ کا پہلا تجربہ تھا۔ مد مقابل سابق گورنر میاں محمد اظہر تھے لیکن آپ کو کامیابی حاصل ہوئی اور ایم این اے منتخب ہوئے۔ آپ ایک کامیاب رائٹر بھی ہیں۔ آپ نے بہت سے مضامین لکھے جو کہ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف میں شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ نے اعلیٰ حضرت میاں شیر ربانی میاں شیر محمد صاحبؒ کے حالات و واقعات پر مبنی کتاب بھی تحریر فرمائی جس کا نام "منبع انوار" رکھا۔ اب تک یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کے دفتری امور میں صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد کی سرپرستی فرما رہے ہیں نیز آپ ماہ نامہ نوائے شرقپور کے بانی اور مدیر اعلیٰ ہیں۔ آپ علمی و عملی شخصیت کے حامل ہیں۔ وعظ و نصیحت بھی فرمایا کرتے ہیں۔ آپ کی تقریر پر مغز علمی دلائل پر مبنی ہوتی ہے۔ آپ آسان الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کہ عوام الناس کے دل و

Marfat.com

دماغ میں محفوظ ہوتے جاتے ہیں۔

اس وقت بفضل اللہ تعالیٰ آپ کے ایک صاحبزادہ صاحب ہیں جن کا نام صاحبزادہ میاں تکریم احمد صاحب ہے۔ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ آپ سے زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اللہ کریم آپ کو شاد و آباد رکھے۔ حضور فخر المشائخ اپنے پوتوں کی تربیت کا بھی خاص خیال فرماتے تھے۔

ذخیرۂ کتب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ

پنجاب یونیورسٹی اور علوم وفنون:

پنجاب یونیورسٹی جو کہ 1882ء میں قائم ہوئی اپنے اندر علوم وفنون کی بڑی بڑی داستانیں سمیٹے ہوئے ہم سفروں کے ہمراہ علمی سفر میں رواں دواں ہے۔ اس یونیورسٹی میں پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کی نسبت بڑا کتب خانہ (لائبریری) موجود ہے۔ یونیورسٹی وائس چانسلر لیفٹیننٹ جنرل (ر) ارشد محمود صاحب نے اس لائبریری کو جدید سہولیات سے آراستہ فرما دیا ہے۔ 16 دسمبر 1999ء کو اس لائبریری میں انٹرنیٹ سروس شروع کی گئی جبکہ 2000ء میں یہاں ایک انٹرنیٹ لیب بھی قائم کر دی گئی اور یونیورسٹی کتب کی فہرست بھی کمپیوٹر پر بنا دی گئی ہے۔ سال 2001ء میں لائبریری کے اندرونی حصوں کی تزئین و آرائش کا کام بھی کر دیا گیا تا کہ لائبریری کے اندر خوبصورت و پرسکون مطالعاتی ماحول بن سکے۔ چنانچہ اب وہ وقت بھی آ گیا ہے کہ یونیورسٹی کے کتب خانہ کو جنوبی ایشیا کے جامعاتی کتب خانوں میں ایک اہم مقام حاصل ہو گیا ہے۔ (ماخوذ از فہرست ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، جلد اول، صفحہ 8۔9)

Marfat.com

پنجاب یونیورسٹی میں موجود ذاتی ذخائر کتب:

پنجاب یونیورسٹی میں اسوقت 19 ذاتی ذخائر کتب ہیں جن میں سے کچھ خریدے ہوئے اور کچھ بطور عطیہ موصول ہوئے ہیں ان ذخائر کتب کے نام کچھ اس طرح ہیں۔

(۱) ذخیرہ پیر سیول (۲) ذخیرہ آزاد (۳) ذخیرہ شہاب الدین (۴) ذخیرہ پیرزادہ (۵) ذخیرہ کیفی (۶) ذخیرہ وولسز (۷) ذخیرہ شیرانی (۸) ذخیرہ اقبال (۹) ذخیرہ محبوب عالم (۱۰) ذخیرہ آذر (۱۱) ذخیرہ عتیقی (۱۲) ذخیرہ روحی (۱۳) ذخیرہ میمن (۱۴) ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (۱۵) ذخیرہ میاں محمد دین کلیم (۱۶) ذخیرہ پروفیسر عبدالقیوم (۱۷) ذخیرہ پروفیسر یار محمد خاں (۱۸) ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری (۱۹) ذخیرہ سید سبط الحسن ضیغم۔

ان 19 ذخائر کتب میں سے ہمارے زیر تذکرہ ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری ہے۔ یہ ذخیرہ کتب آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ سے پنجاب یونیورسٹی لاہور کیسے منتقل ہوا، یہ بہت لمبی داستان ہے۔ میں اپنی اس تحریر میں اس کتب خانہ کے عطا کرنے کی مکمل داستان سمیٹنے کی پوری کوشش کروں گا جس کے لئے ہمیں اپنے اس تذکرہ کا آغاز آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی لائبریری سے کرنا ہوگا۔

کتب خانہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف:

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کا خاندان علمی خاندان ہے۔ آباو اجداد دینی و دُنیوی تعلیم کے حامل رہے ہیں۔ اس علمی دل چسپی کی بنا پر حضور فخر المشائخ نے بھی مطالعہ کا ذوق پایا۔ اس ذوق کی تسکین کے لئے آپؒ نے پوری دنیا سے مختلف موضوعات پر دینی و ادبی مضامین پر مشتمل کتب اکٹھی کیں جو کہ

Marfat.com

ازاں بعد ایک لائبریری کی شکل میں منظم کی گئیں۔ کتب خانہ کے حصول کے لئے کتب میں بہت سے علماء وفضلا کا تعاون بھی شامل حال رہا ہے۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری علمی دنیا سے تعلق رکھنے والے حضرات سے بڑی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ عالم فاضل حضرات سے ملاقات کو اپنے لئے سعادت سمجھتے اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ وہ حضرات جن کے ساتھ میاں صاحب نے اپنا زیادہ وقت گزارا اور ان سے علمی مشاورت کے نتیجے میں یہ ذخیرہ کتب جمع کیا گیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب جامع رضویہ فیصل آباد (۲) علامہ ابو البرکات مہتمم حزب الاحناف داتا گنج بخش لاہور (۳) مفتی محمد حسین نعیمی بانی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۴) مسعود حسین شہاب دہلوی (۵) محمد امین شرقپوری (۶) حکیم محمد موسیٰ امرتسری (۷) مولانا محمد بخش مسلم بی اے (۸) سید احمد سعید کاظمی انوار العلوم ملتان (۹) مولانا عبدالحامد بدایونی کراچی (۱۰) محمد صادق مجددی صاحب (۱۱) صبغت اللہ مجددی صاحب۔

موخر الذکر دو اشخاص افغانستان کے ہیں، محمد صادق صاحب مجددی مصر میں افغانستان کے سفیر رہے ہیں اور مدینہ طیبہ میں حضور فخر المشائخ سے ان کی ملاقات رہی ہے۔ حضور فخر المشائخ مکتوبات امام ربانیؒ کے سلسلے میں ان سے بات چیت کرتے رہے ہیں۔ دوسرے صبغت اللہ مجددی صاحب روس اور افغانستان کی جنگ کے بعد افغانستان کے صدر بنے اور خاص بات یہ کہ یہ حضور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی اولاد پاک سے ہیں۔

بیرون ممالک سے کتب کا حصول:

Marfat.com

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ نے حصولِ کتب و تبلیغِ دین کے لیے مختلف ممالک کا سفر فرمایا جس کی تفصیل یوں ہے۔ میاں صاحبؒ نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں متعدد اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ ان میں سعودی عرب (آپؒ ۷ امرتبہ تشریف لے گئے) افغانستان، ایران، عراق، ازبکستان، شام، بیت المقدس (۱۹۶۷ء سے پہلے تشریف لے گئے) اردن، ترکی، (آپؒ چار مرتبہ تشریف لے گئے)، کویت، دبئی، انڈیا، بیلجیم، ہالینڈ، پیرس، اور مصر تشریف لے گئے ان ممالک سے تبلیغی لٹریچر خریدتے اور پاکستان لے آتے، اس وجہ سے آپ کے ذخیرہ کتب میں کثیر تعداد میں ایسی کتابیں موجود ہیں جو مندرجہ بالا ممالک سے چھپی ہوئی ہیں۔

کتب خانہ کی تنظیم:

کتب خانہ کی کتب منتشر صورت میں مختلف جگہوں پر پڑی تھیں۔ حضور فخر المشائخؒ نے ان کتابوں کی اہمیت کے پیش نظر انہیں ایک جگہ منظم کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس تنظیم کی ذمہ داری پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی" پر ڈالی گئی۔ اور ان کی معاونت وقتاً فوقتاً مختلف احباب نے کی جن میں ابوالبقا قدر آفاقی صاحب، قاضی ظہور احمد اختر صاحب، ماسٹر احمد علی صاحب شرقپوری، صوفی اللہ رکھا صاحب، ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری، حافظ محمد عالم صاحب شرقپوری، ظہور احمد صاحب خادم حضور فخر المشائخ، حیات محمد صاحب اور ماسٹر ریاض احمد صاحب پھلروان شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ احباب ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کام میں ہاتھ بٹایا لیکن راقم الحروف کو ان کے نام دستیاب نہیں ہو سکے، لہذا معذرت خواہ ہوں۔

کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی کو عطا کرنے کا ارادہ:۔ کافی محنت و مشقت کے

Marfat.com

بعد لائبریری کو حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی قیام گاہ کے اوپر والی منزل میں ایک کمرہ میں منتقل کرلیا گیا، لیکن تا حال ایسی صورت پیدا نہ ہوسکی کہ اس لائبریری کو عوام وخواص کے لئے برائے مطالعہ کھول دیا جائے۔

ایک دن حضور فخر المشائخؒ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کتب کو پنجاب یونیورسٹی کو عطیہ کر دینا چاہیے۔ آپؒ نے اپنے ذہن میں ایک خاکہ مکمل کر کے اس کا ارادہ فرما لیا۔ اب اس ارادہ کا اظہار ہونا تھا، اس کا اظہار سب سے پہلے حضور فخر المشائخؒ نے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحبؒ سے کیا۔ راقم الحروف کے والد گرامی قاضی ظہور احمد اختر صاحب ایڈیٹر پندرہ روزہ آواز نقشبند کا بیان ہے کہ میں اور پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقیؒ لائبریری کی تنظیم کا کام کر رہے تھے کہ حضور فخر المشائخؒ نے ڈاکٹر صاحب سے اس ارادے کا اظہار فرمایا، ڈاکٹر صاحب اور میں نے مشترکہ رائے دی کہ اس کتب خانہ کو آستانہ پر ہی ایک لائبریری بنا کر رکھا جائے اور مطالعہ کے لئے کھول دیا جائے۔ حضور فخر المشائخؒ خاموش رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ اپنے کتب خانہ کو پنجاب یونیورسٹی کو دینے کا ارادہ کر چکے تھے اس لئے جب کوئی مختلف رائے دیتا تو آپ خاموش رہتے اور اس سلسلہ میں کوئی بات نہ فرماتے۔ میرے والد گرامی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا حضور آستانہ پر ہی لائبریری ترتیب دی جائے اور زائرین کے لئے کھول دی جائے تاکہ اہل علم اس سے استفادہ کرسکیں۔ آپؒ نے فرمایا ذخیرہ کتب کے عدم تحفظ کے احساس کی وجہ سے یہ مذکورہ بالا فیصلہ کرنا پڑا۔ آپ کے اس فیصلے میں حکمت ودانائی ہے تاکہ اہل علم اور طالب علم اس خزانہ کتب سے ہمیشہ مستفید

Marfat.com

ہوتے رہیں۔

مکتوب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور:

جب حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری نے اپنا ارادہ پختہ کرلیا کہ یہ کتب پنجاب یونیورسٹی کو ہی عطیہ ہونگی تو آپؒ نے اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب کے نام مکتوب لکھا۔ سید جمیل احمد رضوی صاحب لائبریرین پنجاب یونیورسٹی کے مطابق یہ مکتوب 31 جولائی 2001ء کو وائس چانسلر جامعہ پنجاب کے نام تحریر کیا گیا۔ جب یہ مکتوب وائس چانسلر صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور کو موصول ہوا تو انہوں نے سید جمیل احمد رضوی صاحب لائبریرین سے اس بارے میں رائے طلب کی۔ سید جمیل احمد رضوی صاحب نے 2 اگست 2001ء کو وائس چانسلر کے سیکرٹری جناب محمد اسحاق صاحب سے فون پر رابطہ کیا اور ان سے اس کتب خانہ کو دیکھنے کے لئے اجازت طلب کی۔ انہوں نے سید جمیل احمد رضوی صاحب کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ سید جمیل احمد رضوی صاحب نے چوہدری محمد حنیف صاحب کی معیت میں ذخیرہ کتب کا معائنہ کیا اور اپنی رپورٹ تیار کی۔

4 اگست 2001ء کو ذخیرہ کتب کی رپورٹ وائس چانسلر صاحب کے دفتر میں ارسال کردی گئی۔ اس رپورٹ میں تحریر کیا گیا کہ "یہ بہت اہم ذخیرہ کتب ہے، اس کے وصول ہونے سے ہمارے کتابی وسائل میں بیش قیمت اور گراں قدر اضافہ ہوگا۔ اس میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اس کو حاصل کرکے یونیورسٹی بہت بیش بہا تہذیبی اور ثقافتی سرمائے کو محفوظ کرکے ملکی وقومی فریضہ بھی ادا کرسکے گی۔ 5 اگست 2001ء کو وائس چانسلر صاحب نے اس رپورٹ کو منظور کرکے ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ

Marfat.com

کو وصول کرنے کی اجازت دے دی۔ اس منظوری کی اطلاع حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی کو بذریعہ مکتوب کی گئی۔

مکتوب بنام حضور فخر المشائخ:

گرامی قدر میاں صاحب! السلام علیکم

زیر حوالہ موضوع کے بارے میں آپ کا مکتوب وائس چانسلر صاحب کے دفتر ۳۱ جولائی ۲۰۰۱ء کو وصول ہو گیا تھا۔ اس سلسلے میں ضروری دفتری کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وائس چانسلر لیفٹیننٹ جنرل (ر) ارشد محمود صاحب نے عطیہ کتب کے حوالے سے آپ کی چھ مذکورہ شرائط کو منظور کر لیا ہے اور عطیہ کتب کو وصول کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ ہم بہت ممنون ہیں کہ آپ نے اپنا ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ دینے کا فیصلہ کیا۔ ان علمی آثار سے یونیورسٹی کے طلبہ اساتذہ اور محققین یقیناً مستفید ہوں گے اور یہ مآخذ و مصادر علمی و تحقیقی کام کی پیشرفت میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ آپ کا ذخیرۂ کتب پاکستان کی سب سے قدیم اور بڑی یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ ہو گا جس کا شمار جنوبی ایشیائی ممالک کی بڑی اور تحقیقی لائبریریوں میں ہوتا ہے۔ ہمیں یہ جان کر بھی مسرت ہوئی کہ آپ اس ذخیرے کی نشو و نما کے لئے مزید کتابیں ارسال کرتے رہیں گے۔ خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ ازراہ کرم اس ذخیرہ کتب کو تیار کروا دیں تاکہ باہمی مشورے سے اس کی منتقلی کی تفصیلات طے کی جاسکیں۔ اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔

والسلام مع الاکرام

آپ کا مخلص

Marfat.com

سید جمیل احمد رضوی چیف لائبریرین۔

بخدمت: جناب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری صاحب آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔

حضور فخر المشائخؒ کی علالت اور کتب کی منتقلی:

اسی دوران حضور فخر المشائخؒ کو ہارٹ اٹیک ہوگیا اور آپؒ کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں داخل کرایا گیا۔ یہاں پر آپؒ کے بہت سے ٹیسٹ ہوئے جن سے پتہ چلا کہ آپؒ کے پھیپھڑوں میں پانی پہنچ چکا ہے، گردے میں 6 ملی میٹر کی پتھری ہے۔ ان حالات میں جبکہ متذکرہ تین بیماریاں حضرتؒ کو لاحق تھیں۔ حضرت کا بلڈ پریشر بھی کنٹرول سے باہر تھا۔ بڑھاپا اور کمزوری بھی تھی لیکن حضور فخر المشائخؒ ہسپتال میں بھی بار بار کتب کی بحفاظت منتقلی کا حکم فرما رہے تھے۔ دیکھئے وہ حالات و واقعات ہیں جن میں حضور فخر المشائخؒ نے یہ عظیم علمی سرمایہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کو عطا فرمایا۔ یہ آئندہ آنے والی نسلوں پر احسان عظیم ہے کہ وہ اس علمی خزانے سے مستفید ہوتی رہیں گی۔ اس طرح یہ کتب کئی نسلوں کو علم و ادب کا مزہ چکھاتی رہیں گی۔

حضور فخر المشائخؒ اور حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ:

حضور فخر المشائخ تمام علماء و فضلا کے قدردان تھے لیکن حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ آپ کے نزدیک ایک آئیڈیل شخصیت تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ کے حکیم سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ حکیم صاحبؒ کے ساتھ مل کر حضور فخر المشائخؒ نے سنّی رائیٹرز گلڈ کی بھی بنیاد رکھی تھی جس میں ملک بھر سے اہل قلم کی ممبر شپ تھی۔ میرے ناقص خیال کے مطابق ذخیرہ کتب حضرت میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کی یونیورسٹی کو عطا کرنے کے محرک

Marfat.com

بھی دراصل حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسریؒ ہی ہیں کیونکہ کچھ عرصہ پہلے حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ بھی اپنا ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی کو عطا کر چکے تھے۔

فہرست سازی ذخیرہ کتب:

تشنگان علم وادب کی سہولت کے لئے پنجاب یونیورسٹی نے ذخیرۂ کتب میں موجود کتب کی فہرست سازی کا کام شروع کیا۔ جس کی پہلی جلد 2002ء میں پنجاب یونیورسٹی نے شائع کی جس میں 4747 کتب کو شامل کیا گیا۔ 2004ء میں اس فہرست کی جلد دوم منظر عام پر آئی اس جلد میں 3480 کتب کو شامل کیا گیا ہے۔ مستقبل میں انشاءاللہ العزیز اس فہرست کی مزید جلدیں شائع ہوں گی۔ نوٹ: اب تک ذخیرہ کتب کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جو تقریباً بارہ ہزار کتب ذخیرہ میں موجود ہیں۔

تقریب رونمائی فہرست کتب جلد اول:

مورخہ 9 ستمبر 2002ء کو پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس میں سنٹر فار ساؤتھ ایشین سٹڈیز کے آڈیٹوریم ہال میں لیفٹیننٹ جنرل (ر) ارشد محمود صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی صدارت میں تقریب رونمائی فہرست کتب جلد اول منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک صاحبزادہ الحافظ القاری میاں ولید احمد جواد شرقپوری بن صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری مجددی نقشبندی نے فرمائی۔ اس تقریب میں مختلف اصحاب علم ودانش نے اس فہرست اور ذخیرہ کتب کو عطا کرنے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن کی تفصیل فہرست ذخیرہ جلد دوم میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد محترمہ خالدہ اختر صاحبہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اورنگ زیب ملک صاحب، استاد حازم محمد احمد محفوظ صاحب، سید جمیل احمد رضوی صاحب

Marfat.com

نے اپنی تحریریں پڑھیں۔ ظل حسنین صاحب اپنی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے تقریب میں شریک نہ ہوسکے لیکن انہوں نے بعد میں اپنی تحریر بھیج دی تھی۔ ان تحریروں کو آئندہ صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔ ان سے ذخیرہ کتب کی اہمیت اور فہرست کے بارے میں ماہرین کی آراء معلوم ہوسکیں گی۔ وائس چانسلر صاحب اور پروفیسر خورشید رضوی صاحب نے زبانی گفتگو کی تھی۔ ان کے اہم نکات کو پہلے تحریر کیا جاتا ہے۔ وائس چانسلر صاحب نے فہرست کے مرتبین کو مبارک باد دی کہ انہوں نے اس فہرست کو مرتب کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ کتابیں تو جمع ہو جاتی ہیں لیکن ان سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لائبریری کا استعمال کرنے والوں طلبہ، اساتذہ، و دیگر قارئین کی عادات مطالعہ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ ان علمی آثار سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔ پھر ان اخلاقی تعلیمات پر عمل کرنے کی بھی ضرورت ہے جو اِن گنجینوں میں محفوظ ہیں۔ دیگر اقوام مثلاً اقوام مغرب نے ان تعلیمات پر عمل کیا اور وہ ہم سے بہت آگے بڑھ گئیں بالخصوص سائنس اور ٹیکنالوجی میں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بھی جدید ٹیکنالوجی کو اپنائیں ترقی کی منازل طے کریں تاکہ ترقی یافتہ اقوام کا مقابلہ کرسکیں۔

پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب نے بھی زیرحوالہ فہرست کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کتب خانوں کے کردار کو بھی بیان کیا۔ بالخصوص نظام تعلیم میں لائبریری کی افادیت کو اُجاگر کیا اور اسلامی تاریخ سے اس کی مثالیں دیں۔ انہوں نے ذاتی حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں زمانہ طالب علمی سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری استعمال کرتا رہا ہوں۔ گزشتہ صدی کے ساٹھ کے عشرے کے شروع میں سید جمیل احمد رضوی صاحب سے

Marfat.com

لائبریری میں تعارف ہوا۔ یہ اس وقت لائبریری کے شعبہ عربی و فارسی میں کام کرتے تھے۔ قارئین کو لائبریری کے حوالے سے تندہی سے خدمات فراہم کرتے تھے۔ ہم ان سے فون پر عربی کتب کے حوالوں کی تصدیق کروا لیتے تھے۔ اس طرح انہوں نے لائبریری کے سٹاف اور ان کی پیشہ ورانہ مہارت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے زیر حوالہ فہرست کی تکنیکی پہلوؤں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس کے آخر میں تین اشاریے ترتیب دئے گئے ہیں۔ اشاریہ مصنفین/مؤلفین، اشاریہ عنوانات اور اشاریہ موضوعات، ان کی مدد سے مطلوبہ کتاب کے بارے میں آسانی کے ساتھ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سکالر کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ (فہرست ذخیرہ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری جلد دوم)

تاثرات: اس تقریب میں احباب علم و دانش نے اپنے تاثرات کو ان الفاظ میں پیش کیا۔

محترمہ خالدہ اختر صاحبہ: میں صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنا گراں قدر ذخیرہ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا کیا۔ بلاشبہ یہ ذخیرہ بہت سی نایاب اور قیمتی کتب پر مشتمل ہے اور یقیناً ہمارے قارئین کے لئے استفادہ کا باعث بنے گا۔ اس ذخیرۂ کتب کو شرقپور شریف کے آستانہ عالیہ سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری منتقل ہونے میں سب سے اہم کردار جناب وائس چانسلر صاحب کا ہے جنہوں نے اس ذخیرہ کو ان کی چند شرائط کے ساتھ شرف قبولیت بخشا۔ اس سلسلے میں سابق چیف لائبریرین سید جمیل احمد رضوی اور ملک محمد صدیق صاحب کی کوشش بھی قابل ستائش ہے۔ یہ دونوں حضرات بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

اورنگ زیب ملک صاحب: صاحبزادہ صاحب کی علمی جستجو انہیں سعودی عرب،

Marfat.com

افغانستان، ایران، عراق، ازبکستان، شام، بیت المقدس، اردن، ترکی، کویت، دبئی، انڈیا، بیلجیم، ہالینڈ، فرانس، مصر اور نہ جانے کتنے ممالک میں لے گئی اور وہاں علمی موتی چن چن کر لائے۔ ان پر گاہے گاہے اپنے ارشادات نوٹ فرمائے اور بعد ازاں اسے بطور عطیہ جامعہ پنجاب کو نذر کیا۔ اس ذخیرۂ کتب کو میں شہد بمثل قرار دیتا ہوں جسے دنیا بھر کے خوبصورت پھولوں سے اکٹھا کیا گیا ہے اور جسے صاحبزادہ صاحب نے پاکستان کی قدیم ترین جامعہ کو نہ صرف عطیہ کیا بلکہ اس میں مزید اضافہ کی نوید سنائی۔ یہ علمی گوشہ اس یونیورسٹی کے لئے خرید کردہ یا عطیہ کی گئی 19 ذاتی لائبریریوں میں سے آخری ہے۔ اس میں پانچ ہزار سے زائد کتب کے علاوہ مخطوطات اور رسائل شامل ہیں جس کا تفصیلی تذکرہ پنجاب یونیورسٹی کی شائع کردہ فہرست ذخیرہ کتب میں موجود ہے۔

اورنگ زیب ملک صاحب اس ذخیرۂ کتب کے عنوانات اور ان کی متلاشیان علم کے لئے افادیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔ ۷۵۶ صفحات پر مشتمل اس فہرست میں پانچ زبانوں پر عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور انگلش کی کتب شامل ہیں جن میں سے ۷۰ فیصد سے زائد دین اسلام سے متعلق ہیں۔ جس میں قرآنیات، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، سوانح، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، نعت، مواعظ و خطبات، عقائد، مناظرے اور مذاہب عالم سے متعلق کتب شامل ہیں۔ تاریخ، فلسفہ، ادب، سیاست، اقتصادیات، طب، زراعت اور سائنس وغیرہ کی کتب بھی اس ذخیرہ کا حصہ ہیں۔ جناب میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب کی ذاتی تصانیف اور دیگر کتب پر حواشی ایک ایسا سرمایہ ہے جو کسی محقق کے لیے خصوصی گوشہ تحقیق ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ان کتب میں کمیاب اور قدیم طباعت کی حامل کتب کا پتہ لگائیں تو اس ذخیرہ کی واقع حیثیت متعین کرنے میں مدد ملے گی۔ بالخصوص 1057ھ کے نایاب مخطوطات کی قدرو

Marfat.com

قیمت کا اندازہ کوئی محقق اور تاریخ دان ہی لگا سکتا ہے۔ اس علمی خزینہ میں برصغیر کے ہر کونے سے شائع ہونے والے رسائل وجرائد کا اک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔

سید جمیل احمد رضوی (سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی)

یہ ذخیرہ کتب اگست ۲۰۰۱ء بروز جمعرات لائبریری میں بطور عطیہ وصول ہوا۔ اس میں کتابوں کی کل تعداد ۵۲۵۰ ہے (بشمول جلدیں و نسخے)۔ اس فہرست میں ۴۷۴۷ کتب کی کتابیاتی تفصیلات شامل ہیں۔ اس منصوبے کے جلد از جلد مکمل کرنے کی وجہ سے ۵۰۳ کتابیں فہرست سازی کے عمل میں شامل نہ ہوسکیں۔ یہ کتابیں لائبریری میں ذخیرے کے ساتھ الماریوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ جلد دوم شائع ہونے کی صورت میں اس میں شامل کر دی جائیں گی۔ مزید کہتے ہیں کہ سکالرز انتہائی محنت، لگن اور شوق کے ساتھ کتابوں کو جمع کرتے ہیں اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ خود یا ان کے ورثاء ان کو کتب خانوں میں بطور عطیہ جمع کروا دیتے ہیں اس طرح یہ قومی سرمایہ بن جاتا ہے۔ جس سے لائبریری استعمال کرنے والے استفادہ کرتے ہیں۔ اپنے اسلاف کے علمی سرمائے کو محفوظ رکھنا ان اعلیٰ اداروں کی لائبریریوں کے وظائف / فرائض میں شامل ہوتا ہے تاکہ تدریس، تحقیق اور علم کی نشر واشاعت کے فریضہ کو بخوبی ادا کرسکیں۔ ورنہ اغیار ان جواہر پاروں کو اٹھا کر اپنے ملک میں لے جاتے ہیں اور جب حضرت علامہ اقبالؒ ان کو دیکھتے تو کہتے ہیں۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی   جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

ڈاکٹر ایس ایم زمان چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل:

"کتابیں جمع کرنا یقیناً آسان کام نہیں ہے، یہ انتہائی ایثار طلب اور جاں گسل مشغلہ

Marfat.com

ہے۔ ایک عاشق صادق کی طرح منزل شوق کا یہ لامتناہی سفر گھربار، لباس وخوراک، جاہ و منصب، اور دنیوی نمود ونمائش کی جملہ خواہشات کی قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ زینتِ حیاتِ دنیوی کی قربانی دے کر ہی یہ جواہر پارے جمع کیے جاتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے زندگی بھر لاکھوں کے جس خزانے کو جمع کیا اسے آج ملک ملت اور اہل علم ودانش کے استفادہ کی خاطر پنجاب یونیورسٹی کی نذر کردیا۔ اللہ کریم اس کار خیر کی بدولت یقیناً آپ کو دنیا وآخرت میں اجر جزیل سے سرفراز فرمائیں گے"۔ (آمین)

ظل حسنین صاحب: "فہرست کو دیکھتے ہی صاحب فکر سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ عام طور پر حالات میں ایسا نہیں ہوتا؟ مشاہدے میں آیا ہے کی کتب خانے مالک نہیں، ان کے ورثاء عنائت کرتے ہیں اور اگر کوئی بقائمی ہوش وحواس، اچھی طرح سوچ بچار اور قلبی فیصلے کے ساتھ خود اپنے ہاتھوں سے ایسا دانش مندانہ کام کرے تو یقین کر لیجئے کہ یہ بڑے حوصلے اور دل گردے کا کام ہے اور اس نفسا نفسی کے دور میں ایسی ہستیاں لائق تحسین ہوتی ہیں"۔

فخر المشائخؒ علماء ومشائخ کی نظر میں

حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری علماء مشائخ میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ علماء ومشائخ کے ساتھ دوستانہ ومشفقانہ برتاؤ کرتے تھے۔ اسی لئے علماء ومشائخ آپ کو عزت اور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اکابر علما ومشائخ نے بندہ ناچیز راقم الحروف کو بذریعہ خطوط حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری کی ذات گرامی کے متعلق اپنی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمدہ نگارشات سے نوازا اور آپ کی خدمت کو بہترین انداز میں سراہا۔ ان تمام حضرات قابل صد ستائش کے مکتوبات یہاں درج کیے جاتے ہیں تاکہ مریدین و

Marfat.com

متعلقین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف بالخصوص اور عوام اہل سنت بالعموم آپؒ کی شخصیت کے متعلق اکابر اہل سنت کے خیالات کا مطالعہ کر سکے۔

پیر طریقت رہبر شریعت پاسبان مسلک اہل سنت امیر جماعت رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی خطیب مرکزی جامع مسجد زینۃ المساجد گوجرانوالہ:

جناب قبلہ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری مدظلہ العالی کی شخصیت اور آپ کا وجود مسعود مسلک حق اہل سنت و جماعت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ اپنا ہو یا پرایا کسی بھی غیر شرعی امر کا مرتکب ہوا تو فوراً اس مرد مجاہد اور پاسبان مسلک اہل سنت کا دل تڑپ اٹھا۔ آپ نے اس کے خلاف آواز حق اٹھائی۔ مسلک اہل سنت کی خدمت اپنی طاقت کے مطابق ہر ممکن طریقے سے فرما رہے ہیں۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ مکتبہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ بھی آپ کی زیر نگرانی ہے۔ اس مکتبہ سے آپ مسلک اہل سنت کے عقائد و رسائل کی اشاعت و ترویج فرماتے ہیں۔ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے ساتھ آپ کا تعلق دیرینہ ہے۔ حضور فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب کے متعلق اپنے دلی جذبات کا اظہار آپ نے بندہ ناچیز کو بذریعہ مکتوب فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

”فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت و کردار اور تبلیغی جدوجہد و مساعی جمیلہ محتاج تعارف نہیں۔ دیگر دینی و تبلیغی خدمات کے علاوہ آپ نے یوم مجدد الف ثانیؒ کی تحریک جاری فرما کر جس طرح تعلیمات مجددیہ کو فروغ دیا ہے۔ وہ آپ کی حیات و سیرت مبارکہ کا تابناک باب ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ دیگر

Marfat.com

علماء و مشائخ کے غیر متشرع نام نہاد صاحبزادگان کے برعکس آپؒ کے صاحبزادگان کا صورت و سیرت میں آپ کا عکس پیش کرنا اور آپ کا ہمشکل ہونا بھی آپ کی عمدہ تعلیم و تربیت کا مظہر ہے۔ اگر دیگر پیران عظام بھی آپ کی طرح مستعدی و روحانی کوشش سے تبلیغ و تقریر و تحریر و مساجد و مدارس کی آبادی کے لئے مجاہدانہ سرگرم کردار انجام دیں تو بڑا روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے"۔

مکتوب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب بنام قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی محررہ ۳ صفر المظفر ۔۔۔)

جناب مولانا قاری غلام عباس صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری ناظم اعلیٰ جامعہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و خطیب موتی مسجد نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

حضرت مولانا قاری غلام عباس صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف میں حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے برادر حقیقی حضور شمس المشائخ شبیہ شیر ربانی الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحبؒ نقشبندی مجددی شرقپوری کے دست حق پرست پر شرف بیعت رکھتے ہیں اور حضور شبیہ شیر ربانیؒ کے بڑے پیارے مرید ہیں، عرس اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ و حضور شبیہ شیر ربانیؒ کی تقریب یکم، دوم، سوم ربیع الاول شریف میں ہر سال آپ نقابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں الحمد للہ علمی دنیا میں عظیم مقام رکھتے ہیں لیکن نہایت منکسر المزاج ہیں۔

آپ نے حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری کے متعلق اپنے تاثرات نہایت عمدہ انداز میں تحریر فرما کر بذریعہ مکتوب بندہ راقم الحروف کو ارسال فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں:

Marfat.com

''آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا فیض دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اپنے تو اپنے سکھ، عیسائی غیر مسلم بھی مان گئے، حضور قبلہ شبیہ شیر ربانی میاں غلام احمد صاحب نقشبندیؒ کے برادر فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ پاکستان کا کونہ کونہ آپ کو جانتا ہے بلکہ بیرون ممالک بھی آپ کی خدمات مانی جاتی ہیں۔ پاکستان میں تقریباً 62 مساجد تعمیر کرائیں۔ دینی کتب کی اشاعت و تقسیم میں پیش پیش ہیں۔ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے ہر وقت سرگرم ہیں تعلیمات مجدد الف ثانیؒ کو عام کیا یوم حضرت صدیق اکبرؓ ہر جگہ منایا گیا۔ آپ کا وجود غنیمت ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم جیسے نالائق کے سروں پر قائم رکھے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف زندہ باد پائندہ باد!

(مکتوب حضرت مولانا قاری غلام عباس صاحب نقشبندی بنام قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی موصولہ ۱۵ مارچ ۲۰۰۵)

جناب حضرت مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب پسروری مہتمم جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان شریف

پسرور شہر سے تعلق رکھنے والے مرد مجاہد مولانا مفتی محمد ہدایت اللہ صاحب پسروری 1956ء میں جامعہ حزب الرسول شرقپور شریف میں بطور طالب علم داخل ہوئے اور اپنے استاد محترم جناب قبلہ حافظ محمد علی صاحب نقشبندی مجددی پسروریؒ کی وفات تک شرقپور شریف کے آستانہ عالیہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ نظامیہ لاہور سے اپنی تعلیم مکمل فرمائی۔ اور آج کل ملتان شریف شہر اولیاء میں علاقہ ممتاز آباد میں جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن کے نام سے چلنے والے ایک ادارہ کی سرپرستی و اہتمام فرماتے ہیں۔ آستانہ

Marfat.com

عالیہ شرقپور شریف کا تذکرہ اپنی بچپن کی یادوں اور شرقپور شریف کی نورانی گلیوں کا تذکرہ اپنے مخصوص انداز سے فرماتے ہیں۔

اپنے ایک مکتوب کے ذریعے آپ نے راقم الحروف کو حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے متعلق جو تاثرات اپنے پیارے انداز سے تحریر فرمائے وہ نذر قارئین ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"حامداً و مصلّیا فخر المشائخ جنید وقت حضرت قبلہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف میرے عظیم محسن و مربی ہیں۔ جن سے عقیدت و نیاز مندی کا شرف مجھے 1956ء میں جامعہ حزب الرسول شرقپور شریف میں اس وقت سے حاصل ہوا اور ان شاء اللہ تادم واپسیں رہے گا۔

یہ وہ دور تھا جب میں پسرور سے اپنے استاد محترم فخر الصلحاء استاد العلماء حضرت قبلہ حافظ محمد علی صاحب نقشبندی مجددی پسروریؒ صدر مدرس جامعہ حزب الرسول جامعہ حضرت میاں صاحب کے ساتھ پڑھنے کے لئے شرق پور شریف حاضر ہوا۔ یہ دور آفتاب ولایت حضرت قبلہ ثانی صاحبؒ سجادہ نشین آستانہ عالیہ کا تھا جو اس وقت بقید حیات تھے۔ ہم نے بارہا آپؒ کی زیارت بھی کی اور آپؒ کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ انہیں دِنوں میں حضرت فخر المشائخ سے ملاقاتیں بھی ہوتی تھیں اور آپ مجھ جیسے غریب ناکارہ طلباء سے بڑی شفقت و محبت فرماتے تھے۔ اور جامعہ کے طلباء کی بڑی سادگی اور حکیمانہ انداز سے تربیت و سرپرستی فرماتے تھے۔ پھر میں اپنے استاد گرامی کے انتقال کے بعد جامعہ نظامیہ لاہور داخل ہو گیا۔ آپ اکثر جامعہ نظامیہ میں تشریف لاتے اور مجھ سے بچوں کی طرح پیار فرماتے۔

تحریک احیائے سنت اور خلفائے راشدینؓ کے ایام وصال خصوصاً یوم حضرت

Marfat.com

صدیق اکبرؓ اور اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلہ میں انہوں نے ایک تحریک شروع فرمائی۔ آج آپ کی اسی مساعی جمیلہ کی وجہ سے صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا میرے مربی و محسن حضرت صاحب کے سر ہے۔ ان پروگراموں میں دیگر علماء کے علاوہ مجھے بھی ساتھ رہنے کا شرف حاصل رہا۔
اس سلسلہ میں چار چار چھ چھ پروگراموں کی صدارت فرمائی۔ اپنی جیب سے خرچ کیا اور دور دراز کا سفر کیا۔ خواہ سواری کا انتظام بھی اس وقت میسر نہ ہوتا تھا۔ شرقپور شریف میں آپ نے دارالمبلغین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس سے سینکڑوں علماء فارغ ہو کر ملک بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں بہت سی مساجد اور مدارس دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جب نجدی حکومت نے مسجد نبوی کی توسیع کے بہانے گنبد خضریٰ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا تو قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی کی قیادت میں نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں تحفظ گنبد خضریٰ کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں علماء و مشائخ نے پوری جرات اور قوت ایمانی کے ساتھ اعلان کیا کہ نجدی حضرات سن لیں اگر گنبد خضریٰ کو نقصان پہنچانے کی جسارت کی گئی تو ہم ان کی حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ہم سب کچھ قربان کر سکتے ہیں مگر یہ گستاخی برداشت نہیں کریں گے۔ اس سلسلہ میں فخر المشائخ حضرت میاں صاحب نے مرکزی کردار ادا کیا سرمایہ بھی خرچ کیا۔ گرفتار بھی ہوئے اور میاں صاحب کے علاوہ اور بھی کئی علماء کے لئے سعودی حکومت نے سعودی عرب داخلہ پر پابندی لگا دی۔ 1976ء میں مجھے حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی تو میں نے مدینہ منورہ میں یہ دیکھا کہ میاں صاحب قبلہ جس طرح شرقپور شریف میں لنگر چلاتے ہیں اسی طرح مدینہ شریف میں بھی لنگر چلا رہے تھے۔

Marfat.com

ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے مہمانوں کی میزبانی کی ڈیوٹی میاں صاحب کے سپرد فرمائی ہو۔ بلاشبہ حضرت میاں صاحب کا وجود اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ آپ ہمارے لئے خضر راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے نام ونمود اور شہرت سے دور رہ کر امام ربانیؒ اور شیر ربانیؒ کے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے شہزادگان جو آپ کی روحانی روایات اور آپ کے مشن پر پوری طرح گامزن ہیں سلامت رکھے اور آپ کا یہ روحانی مشن تا ابد قائم وجاری رہے۔

(مکتوب حضرت مفتی محمد ہدایت اللہ صاحب پسروری بنام قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی موصولہ 30-03-2005)

استاد العلماء جناب پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد اشرف آصف جلالی صاحب جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام رجسٹرڈ داروغہ والا لاہور)

جناب ڈاکٹر علامہ پروفیسر محمد اشرف آصف جلالی صاحب موجودہ دور کے چند بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ بچپن سے ہی دینی علوم کے حصول کا شوق آپ کے تن بدن میں سمایا ہوا تھا۔ اسی شوق کو آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک سے بھی پورا کیا اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق کہ "علم کا پیاسا کبھی سیر نہیں ہوتا"۔ آپ بغداد شریف تشریف لے گئے وہاں آپ نے بغداد یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آج کل داروغہ والا لاہور میں جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے نام سے قائم ادارے کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ علم ودانش کا ایک سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ تقریر وتحریر میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں اور اپنے علمی نکات تحریر وتقریر میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ قارئین وسامعین آپ سے بے حد متاثر ہوتے ہیں آپ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب

Marfat.com

کے حلقہ احباب میں سے ہیں۔آپ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری کے بارے میں کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"شیخ الاسلام حضرت میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری حفظہ اللہ تعالیٰ شیوخ طریقت اور روحانی شخصیات میں ایک منفرد مقام کے حامل ہیں۔آپ کی تمام زندگی جہد مسلسل اور تحریک سے عبارت ہے۔آپ اصحاب جبہ و دستار کی صف میں خلوص و سادگی کی ایک مثال ہیں۔آپ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شیر ربانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے قابل رشک خدمات سرانجام دی ہیں۔آپ نے پاک سرزمین میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے مثالی کردار ادا کیا۔آپ نے مجلہ نور اسلام کے پلیٹ فارم سے پیام اولیاء کو عام کیا کتب کی تصنیف و تالیف اور طباعت سے قرآن و سنت کے اسرار و رموز اور فقہی و روحانی حقائق کی ترجمانی کی۔ دار المبلغین کے قیام سے تعلیمی میدان میں نسلِ نو کو زیور علم سے آراستہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔پاکستان اور دیگر ممالک میں شیر ربانی مساجد، شیر ربانی مدارس، اسلامک سنٹر اور رفاہی ادارے قائم کئے۔تحریک یوم مجددؒ اور اخبار مجدد الف ثانیؒ سے ہمیشہ کلمہ حق بلند کیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا دیر ہم پر سلامت رکھے (آمین)

(مکتوب پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد اشرف آصف جلالی صاحب بنام قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی محررہ مارچ ۲۰۰۵ء)

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ ابو الحقائق محمد انوار حسین قادری جلوآنوی سجادہ نشین درگاہ عالیہ جلوآنویؒ جلوآنہ شریف تاندلیانوالہ

صاحبزادہ ابو الحقائق محمد انوار حسین قادری سلسلہ قادریہ کے عظیم راہنما ہیں۔آپ

Marfat.com

اپنی تحریر و تقریر میں اسرار و معرفت اور حقائق سے اس طرح پردے اٹھاتے ہیں کہ آپ کی تحریر پڑھنے والا اور تقریر سننے والا بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ آپ واقعی ابوالحقائق ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا سائیں غلام محمد قادری پیر جلوآنوی ؒ بہت بڑے عالم معرفت تھے جنہوں نے کم و بیش 124 کتب تصوف تصنیف کیں۔ فارسی، عربی، اردو، پنجابی، کے بہت اچھے شاعر تھے آپ کے اشعار کا مجموعہ دیوان عشق ہے۔

صاحبزادہ صاحب اپنے والد گرامی سے فیض یاب ہیں۔ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں اچھی تحریر اور اشعار کہتے ہیں۔ راقم الحروف کے ساتھ نہایت شفقت و محبت فرماتے ہیں۔ آپ نے بندہ ناچیز راقم الحروف کے نام ایک مکتوب لکھا جس میں آپ نے آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ کے متعلق اور خاص طور پر حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے متعلق نہایت اچھے انداز میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

"پیر طریقت، رہبر شریعت، عارف حقیقت، کاشف اسرارِ معرفت اعلیٰ حضرت حضور میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کی ذات ستودہ صفات کے متعلق میں اپنے آقائے نعمت مَیں والد مکرمی حضرت مولانا سائیں غلام محمد صاحب قادریؒ پیر جلوآنوی قدس اللہ سرۃ المعنوی کی زبان درفشاں سے اکثر سنا کہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمدؒ صاحب شرقپوری اسم بامسمیٰ تھے اور کشف و کرامات کے بحر زخار تھے۔ آپ عاشق جمال حبیب کردگار علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ اور محبوب رب غفار تھے اور آپ عارف حقیقت ذاتیہ تھے۔ اور حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ کے ہمراہ میں نے اتفاقاً بفضلہ تعالیٰ و رسولہ الاعلی علیہ التحیۃ والثناء تاندلیانوالہ سے کمالیہ تک ریل گاڑی میں سفر کیا اور آپؒ کی زیارت فیض بشارت سے اور

Marfat.com

آپ کے ارشادات عالیہ سے بہرہ ور ہوتا رہا۔ آپ بھی حامل احکام شریعت، سالک سلوک طریقت، واقف حقیقت اور واصل انوار معرفت تھے۔

مرکزی جامع مسجد کمالیہ میں ایک عظیم الشان جلسہ میں میرا بیان تھا اور آپ کی صدارت تھی۔ میرے بیان کے بعد آپ نے مسرت سے گلے لگالیا اور غایت درجہ مہربانی اور شفقت سے میری گردن پر بوسہ دیا جس کی لذت اب بھی محسوس کرتا رہتا ہوں اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ العالیٰ کی متعدد بار زیارت فیض بشارت سے محافل و تقاریب میں مشرف ہوا ہوں آپ "الولد سر ابیہ" (الحدیث) کے مظہر اتم اور آئینہ تام ہیں یعنی بیٹا اپنے باپ کا راز ہوا کرتا ہے۔ اور آپ کی وجاہت حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے فرمان "نصرت بالرعب" (الحدیث) کی مکمل مظہر ہے۔ یعنی میں رعب سے فتح مندی دیا گیا ہوں۔ آپ اپنے اسلاف سلف صالحین کے ظاہر و باطن کا نمونہ، عکس، اور تصویر حقیقی ہیں۔ ایسی تصویر جس سے مصور کا قلم اور شاہکار مشاہدہ کرتی ہے اور جس سے "اذا راؤ ذکر اللہ" (الحدیث) کی حقیقت آشکار ہوتی ہے۔ یعنی جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ اور جناب فخر المشائخ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایسے درخشاں نجم حقیقت ہیں جس سے گم گشتگان راہ حق راہ ہدایت پاتے ہیں، اور جمال مطلق جمال حق کی تابانیوں سے مستفیض و مستنیر ہوتے ہیں۔ اور آپ چمنستان کائنات میں ایسے گل تر ہیں جس سے عنادل اشتیاق و محبت اپنے دل و دماغ کو معطر و معنبر و منور کرتے ہیں۔ آپ کا وجود باجود ارباب ذوق اور اصحاب شوق کے لئے مینارہ نور اور گنبد سرور ہے۔ جس سے نور ہدایت اور سرور وصال جاناں حاصل ہوتا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر حبیب اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام الاطہر کے طفیل آپ کا سایہ عاطفت ارباب ذوق شوق سے ہمارے سر پر تادیر قائم و دائم رکھے تا کہ تشنہ کام دربار پہ

Marfat.com

آتے رہیں اور مست و بے خود ہو کر جاتے رہیں۔ آمین یارب العالمین''۔

(مکتوب صاحبزادہ محمد انوار حسین قادری صاحب بنام قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی محررہ 2005 -03-16)

نائب رومی وسعدی استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری سیالوی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حضرت علامہ مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری مرید کے ضلع شیخوپورہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ نظامیہ رضویہ میں درس نظامی کے طلبا کو پڑھاتے ہیں۔ آپ قابل ترین استاد بھی ہیں اور بہترین مقرر بھی۔ اس کے علاوہ آپ کی تحریر بھی نہایت پختہ وعمدہ ہے۔ حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری سے آپ بہت زیادہ عقیدت رکھتے ہیں۔ حضور فخر المشائخ بھی آپ سے بہت زیادہ شفقت و محبت فرماتے ہیں اور بسا اوقات آپ کو اپنے تحریری کاموں میں بطور مشیر شامل کرتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری نے حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا:

''دنیائے طریقت میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ صاحب ارشاد اور مسند قطبیت پر فائز تھے۔ ان کے روحانی فیوض و برکات سے پاکستان خصوصاً خطہ پنجاب مالا مال ہے۔ آپؒ کے خلفائے کرامؒ نے نقشبندی مجددی مشن کو عروج وترقی سے ہمکنار کیا۔ خاص طور پر آپ کے برادر مکرم حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب نقشبندی مجددی شرقپوریؒ آپ کے جملہ کمالات روحانی کے امین ومحافظ تھے۔

Marfat.com

انہوں نے فیضان شیر ربانیؒ کو بڑی فیاضی سے تقسیم کیا۔ حضرت ثانی لا ثانیؒ کے بعد آپ کے صاحبزادگان حضرت الحاج میاں غلام احمد صاحب نقشبندی مجددیؒ اور شیخ المشائخ الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم نے مجددی شرقپوری مشن کو ہر ممکن طریقہ سے اُجاگر کرنے کی مساعی جمیلہ سے کام لیا۔ حضرت شیخ المشائخ الحاج میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے کارناموں کو عالم اسلام ہی نہیں غیر مسلم ممالک میں بھی متعارف کرانے کا بیڑا اٹھایا۔ اولیائے نقشبندیہ کے احوال و آثار کو زندہ کرنے کے لئے جدید و قدیم کتابوں کی طباعت و اشاعت کی طرف توجہ دی۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف جو تقریباً نصف صدی سے خدمت دین متین میں بڑے استحکام سے جاری و ساری ہے، اس کے نمبر شائع کئے گئے۔ خصوصاً شیر ربانیؒ نمبر، اولیائے نقشبندؒ نمبر، مجدد الف ثانیؒ نمبر یہ متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل نمبر تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ نیز حضرت شیخ المشائخ نے ستر (70) کے قریب پاکستان کے چاروں صوبوں میں شیر ربانیؒ نام کی مساجد تعمیر کرائیں۔ کئی ادارے اور مدرسے قائم کئے۔ کتب خانوں کی سرپرستی فرمائی۔ فری ڈسپنسریاں چلائیں۔ خواص و عوام کی اصلاح و فلاح کیلئے بہت سے کارنامے سرانجام دیئے۔ اور اس پیرانہ سالی کے باوجود آج تک کتب کی اشاعت و مفت تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے دار المبلغین حضرت میاں صاحب کئی منزلوں میں تعمیر کرایا۔ طلبا و طالبات کیلئے جدید و قدیم تعلیم کا الگ الگ انتظام و انصرام فرمایا۔ سالانہ چھٹیوں کے موقعہ پر طلبا و طالبات کو نہایت عمدہ جوڑے عطا فرمائے جاتے ہیں۔ مریدین و متوسلین اور معتقدین کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت کا اہتمام بڑی حکمت سے فرماتے ہیں۔ علما کرام اور مشائخ عظام کی قدر و منزلت کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں۔ شاید ہی کوئی

Marfat.com

عالم اور شیخ ہو جسے آپ نے اپنے معمول کے مطابق تبرک سے نہ نوازا ہو آپ نہایت فیاض، متواضع منکسر المزاج اور جواد ہیں۔ اسلام اور سنت نبوی کی خدمت آپ کا شعار ہے۔ ملاقات و زیارت کے لئے آنے والے حضرات کے وقت کا بے حد احساس فرماتے ہیں۔ جیسے ہی کوئی اجازت کا طلب گار ہوتا ہے۔ آپ بخوشی دعا سے رخصت فرماتے ہیں۔ آپ جامع الصفات ہیں۔ آپ نے اپنی روحانی شخصیت کو مجدد الف ثانیؒ پر نثار کر رکھا ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات سے عالم اسلام کو ہمیشہ بہرہ مند فرمائے اور آپ کا سایہ عاطفت تا دیر سلامت رکھتے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم"

(مکتوب مولانا محمد منشاء تابش قصوری بنام قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی محررہ 17.3.05)

حوزہ نقشبندیہ

نقشبندی اکابرین کی تعلیمات کو بالخصوص اور دیگر چشتی قادری سہروردی بزرگان کی تعلیمات کی بالعموم اشاعت کے لئے حضور فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حوزہ نقشبندیہ کا اجراء کیا۔ حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حوزہ نقشبندیہ کے تعارف کے سلسلہ میں حوزہ نقشبندیہ کے اجلاس منعقدہ 27 ستمبر 2003 میں ایک خطاب فرمایا جسے روداد حوزہ نقشبندیہ 2003 میں بطور تعارف شائع کیا گیا ہے۔

حوزہ نقشبندیہ بزرگوں کی تعلیمات کی اشاعت کے لئے حضور فخر المشائخ صاحب زادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے محترم و بزرگوارم جناب پروفیسر محمد اقبال صاحب مجددی سے مشاورت کر کے حوزہ نقشبندیہ، جیسا عظیم اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ اس قیام کے سلسلہ میں بات کرتے ہوئے جناب محترم محمد عالم مختار حق صا

Marfat.com

حب سیکرٹری حوزہ نقشبندیہ تحریر فرماتے ہیں۔ "مستقل طور پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے افکار و نظریات کی وسیع پیمانے پر تشہیر اور اسے دوام بخشنے کے لئے مجددیت کے مخلص عزیزم محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب سے مشورہ کیا اور دونوں صاحب ایک علمی ادارہ کی تشکیل پر متفق ہوئے جس کا نام مجددی صاحب نے "حوزہ نقشبندیہ" تجویز کیا"۔

حوزہ نقشبندیہ کے عہدیداران وارا کین کا انتخاب:

مورخہ 28 جولائی 2003ء کو حوزہ نقشبندیہ کی ایک میٹنگ زیر صدارت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ بمقام رہائش گاہ الحاج چوہدری خوشی محمد صاحب سبزہ زار سکیم ہوئی۔ اس میں تلاوت کلام پاک جناب محترم بزرگوار م ابوالبقا قدر آفاقی صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب نے حوزہ نقشبندیہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی پھر صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر سا خطاب فرمایا۔ اس میں آپ نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحبؒ کی کاوشوں کو بطور نمونہ و مثال پیش فرمایا۔ نیز پروفیسر محمد اقبال صاحب مجددی کی پیش کردہ تجاویز و خدمات کو سراہا۔ اسی اجلاس میں حوزہ نقشبندیہ کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اس انتخاب کے مطابق جو محترمین حوزہ نقشبندیہ کے عہدیدارن قرار پائے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (صدر)

پروفیسر محمد اقبال صاحب مجددی (نائب صدر)

محمد عالم مختار حق صاحب (سیکرٹری)

قاضی ظہور احمد اختر صاحب (نائب سیکرٹری)

Marfat.com

ان احباب ذی وقار کے علاوہ مندرجہ ذیل محترمین اراکین حوزہ نقشبندیہ قرار پائے:

(۱) ابوالبقا قدر آفاقی چوہدری بشیر احمد صاحب

(۲) پروفیسر علیم تفضّل صاحب

(۳) ماسٹر احمد علی صاحب شرقپوری نقشبندی (مدیر ہفت روزہ اخبار مجدد الف ثانیؒ لاہور)

(۴) ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

(۵) پروفیسر خالد بشیر صاحب

(۶) محترم سعید احمد صدیقی بن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی

(۷) محمد حیات صاحب نقشبندی

تحقیقاتی کمیٹی:

علمی تحقیق کے لئے سکالرز کی ایک جماعت بھی تشکیل دی گئی ان نامور اہل علم وقلم سکالرز اور مقالہ نگاروں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

ڈاکٹر شیر محمد زمان، اسلام آباد — پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، مانچسٹر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی — ڈاکٹر عارف نوشاہی، راولپنڈی

جناب محمد نذیر رانجھا، راولپنڈی — مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور

مولانا منشاء تابش قصوری، مرید کے — ڈاکٹر معین نظامی، اورئینٹل کالج لاہور

ڈاکٹر قمر علی زیدی شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر سابق صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور

پروفیسر حازم محمد احمد، قاہرہ — جناب مختار الدین احمد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا

جناب انس فاروقی، خانقاہ شاہ ابوالخیر، دہلی

Marfat.com

جناب ابو حفص عمر مجددی، سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ کوئٹہ

ڈاکٹر ساجدہ علوی، کینیڈا جناب احمد حسن میرزا، امریکہ

جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، لاہور ڈاکٹر ماریہ ہرمینس

جناب آرتھر بوہلر، امریکہ

(روداد حوزہ نقشبندیہ 2003ء صفحہ 31)

حوزہ نقشبندیہ کے اغراض و مقاصد:

۱) سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت کیلئے کوشش کرنا۔

۲) اس سلسلے میں علمی و تحقیقی کام کرنے کی ترغیب دینا۔

۳) سلسلہ نقشبندیہ پر تحقیقی کام کرنے والوں کی ہر طرح سے معاونت کرنا۔

۴) اس سلسلے کی تاریخ، افکار و تعلیمات سے متعلق ایک جامع فہرست مرتب کر کے شائع کرنا جو انگریزی اردو زبانوں میں ہونی چاہیے یعنی

A Bibliography of the Naqshbandiah Order

۵) اس مقصد کے لئے ایک کتب خانے کا قیام جس میں اس سلسلے سے متعلق تمام مآخذ و مراجع جمع کئے جائیں۔

۶) بعض اکابر نقشبندی مشائخ کے یوم منانے کے لیے محافل کا قیام مثلاً

☆ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی بخاریؒ

☆ حضرت خواجہ محمد پارسا بخاریؒ

☆ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ

☆ حضرت خواجہ باقی باللہؒ

Marfat.com

☆ حضرت مولانا جامیؒ

☆ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

☆ حضرت صاحبزادگان حضرت مجدد الف ثانیؒ

☆ حضرت شیخ آدم بنوریؒ

☆ حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ

☆ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ

☆ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ

۷) نقشبندی سلسلے کے اہم مآخذ جدید ترین تقاضوں کے مطابق ایڈٹ کر کے شائع کرنا۔

۸) یورپین زبانوں میں اس سلسلہ کے قدیم واصل مآخذ کے تراجم تحقیق وحواشی کے ساتھ شائع کرنا یعنی

Translation of the Original Sources into European Languages

علمی تحقیقات کے لیے لائحہ عمل:

علمی تحقیقات کے لئے حوزہ نقشبندیہ کے عہدیداروں وارکین نے جو لائحہ عمل مرتب کیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱) نقشبندی سلسلہ کی تاریخ وتعلیمات درجہ اول کے تمام مآخذ ومراجع جمع کئے جائیں۔

۲) صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے ذخیرۂ کتب مخزونہ کتاب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کو سلسلہ نقشبندیہ کی کتب کے لئے مخصوص ذخیرہ بنا دیا جائے۔

۳) اس امر کے لئے ساری دنیا کے علمی مراکز سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان سے اس

Marfat.com

ذخیرے کے لئے کتابیں بھیجنے کے لئے درخواست کی جائے۔

۴) مطبوعہ کتب جو دنیا میں طبع ہوئی ہیں (سلسلہ نقشبندیہ) خرید کر جمع کی جائیں۔

۵) غیر مطبوعہ کتب یعنی مخطوطات دنیا میں جہاں جہاں سلسلہ نقشبندیہ سے متعلق محفوظ ہیں ان کے عکس کتب خانے کے لئے منگوائے جائیں۔

۶) اس کارخیر کے لئے باقاعدہ علماء محققین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو ان مراجع کی فہارس تیار کرے پھر ان کے عکس لینے کی کوشش کی جائے۔

۷) پاکستان اور دنیا بھر میں نقشبندی سلسلے کے مراکز اور خانقاہوں سے رابطہ علمی قائم کیا جائے اور ان مقامات میں اگر کتب خانے موجود ہیں تو وہاں سے نادر کتب و مخطوطات کے عکس بنوائے جائیں۔

۸) سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات خریدنے کے لئے پنجاب یونیورسٹی لائبریری (ذخیرہ میاں صاحب) کو خطیر رقم دی جائے جو میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کے نام سے بنک میں جمع رہے اور مخطوطات خریدتے وقت بنک سے ادا کردی جائے۔

۹) روس سے آزاد ہونے والی مسلم ریاستوں (خصوصاً بخارا، سمرقند، تاشقند اور قازکستان وغیرہ) میں جا کر وہاں سے نقشبندی سلسلے کی قدیم مطبوعات و مخطوطات حاصل کئے جائیں کیونکہ یہ علاقے اس سلسلہ کے اولین مراکز ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عائلی زندگی

حاجی صوفی اللہ رکھا

شادی کرنا:

شادی کرنا محض معاشرتی رسم نہیں ہے بلکہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی پیاری سنت مبارکہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے"۔

سیرت نگاروں کی متفقہ رائے ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے حرم میں بارہ خواتین آئیں اور بعض نے تعداد چودہ بھی لکھی ہے۔

حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شادی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کی۔ اس طرح آپ کی شادی کی سنت بھی ادا ہوگئی۔

اولاد سے محبت کرنا

اولاد سے محبت کرنا نہ صرف فطری تقاضا ہے بلکہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے۔ یوں تو آپ ﷺ کے دل میں بنی نوع انسان کے لیے محبت و شفقت کے والہانہ جذبات پائے جاتے ہیں مگر چونکہ فطری طور پر انسان اپنے اہل و عیال اور قبیلہ کی نسبت سے پہچانا جاتا ہے، اسی بنا پر آپ ﷺ نے اپنی اولاد سے محبت اور شفقت کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ آپ ﷺ اپنے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے۔ بعض اوقات کندھے پر بٹھا لیتے، سواری پر ہوتے تو اپنے آگے پیچھے انہیں سوار کر لیتے، ان کی پیشانی چومتے اور انہیں خیر و برکت کی دعا دیتے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اولاد سے نہ صرف انسانی

Marfat.com

رشتے کی بنا پر پیار کرتے تھے بلکہ وہ ایک عالم دین اور ولی کامل ہونے کی نسبت سے بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے پیار کرتے تھے۔ ان سے نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر عشق مصطفیٰ ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر عمل عین سنت کے مطابق ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ اپنے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور ان کی جائز ضروریات کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ ان والدین کی تعریف فرماتے جو اپنی اولاد بالخصوص بچوں کے لیے تکلیف جھیلتے اور انہیں آسائش بہم پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کو بچوں کی تعلیم و تربیت کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے ان والدین کو جو بالخصوص بچیوں کو تعلیم و تربیت کا اچھی طرح حق ادا کر کے ان کا مناسب گھرانوں میں نکاح کر دیتے ہیں، انہیں جنت میں داخلے کی بشارت دی ہے۔ آپ ﷺ کے نزدیک والد کا اپنے بچوں کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی سے نوازا۔ آپ نے سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے تمام بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی۔

بچوں کے عقیقے

عقیقہ کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ سنت ابراہیمی کے مطابق عربوں بالخصوص قریش مکہ میں عقیقہ کا رواج تھا۔ چنانچہ جناب حضرت عبدالمطلبؓ نے ساتویں دن اپنے لاڈلے پوتے کا عقیقہ کیا۔ اس موقعہ پر جانور ذبح کر کے قریش کو کھانے کی دعوت دی

Marfat.com

گئی۔ کھانے کے بعد قریش نے پوچھا اے عبدالمطلب! آپ نے اپنے جس بیٹے کے لئے ضیافت کی ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے ان کا نام ''محمد'' رکھا ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے صاحبزادگان کے سنت کے مطابق پیدائش کے بعد ساتویں روز عقیقے کیے۔

براتیوں کو کھانا کھلانا

بچیوں کی شادی کے موقع پر براتیوں کو کھانا کھلانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

نبی کریم ﷺ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب نکاح ہوا تو مجلس نکاح کے اختتام پر جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اٹھنے لگے تو نجاشی نے کہا کہ بیٹھ جائیے۔ سب لوگ کھانا کھا کر جائیں گے اور یہ بھی کہا کہ نکاح کے موقع پر کھانا کھلانا انبیاء علیہم السلام کی سنت رہی ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی صاحبزادی کی شادی کے موقع پر رسم نکاح ادا کرتے وقت سنت نبوی ﷺ کے مطابق براتیوں کو کھانا کھلایا۔

ولیمہ کرنا

ولیمہ کرنا نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی سنت ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''ولیمہ کرنا چاہئے اگرچہ ایک بکری ہی ذبح کی جائے''۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش) کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ

Marfat.com

آپ ﷺ نے ایک بکری ذبح کر کے کیا تھا۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے صاحبزادگان کی شادیوں کے موقع پر سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دعوات ولیمہ کیں۔

رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا

عزیزوں، رشتہ داروں کی شادی اور غمی میں شرکت کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنی حقیقی ماں کی طرح سمجھا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب مدینہ منورہ میں انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے نہ صرف ان کی نماز جنازہ پڑھائی بلکہ آپ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اتار کر انہیں پہنائی۔ ان کی قبر میں کچھ دیر کے لیے لیٹے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ نے آج جو بات کی ہے ہم نے اس سے قبل کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ابو طالب کے انتقال کے بعد مجھ پر ان سے زیادہ کوئی شفیق اور مہربان نہ تھا۔ میں نے انہیں اس لیے اپنی قمیص پہنائی ہے تاکہ وہ جنت کے زیور پہنیں اور میں ان کی قبر میں کچھ دیر کے لئے اس لیے لیٹا ہوں تاکہ ان پر آسانی ہو۔'' (سبحان اللہ)

آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی آغوش میں پالا۔ جوان ہونے پر اپنی سب سے زیادہ لاڈلی اور چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیاہ دیا۔ ان کی اولاد کو اتنا پیار اور اتنی شفقت دی کہ اولاد سے محبت وشفقت کی ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ اس طرح ان کی ہمشیرہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ حقیقی بہنوں جیسا سلوک فرماتے تھے عموماً دوپہر کو ان کے گھر یا ان کی والدہ

Marfat.com

کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم استراحت (قیلولہ) فرماتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابی طالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر ان کو گلے لگایا اور ان کی پیشانی کو چوما، غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رشتہ داروں سے بہت محبت وشفقت سے پیش آتے جس کی دُنیا میں نظیر نہیں ملتی۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کی شادی اور غمی میں شریک ہوتے تھے۔ بیماروں کی مزاج پرسی کرتے تھے اور ان کے حق میں دُعائے خیر فرماتے تھے۔ جنازوں میں شرکت فرماتے، مرحومین کو ایصال ثواب فرماتے، ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے، ان کی دلجوئی فرماتے، عزیز واقارب سے ملتے اور ان کی خوشی وغمی میں شرکت فرماتے تھے۔

☆..................☆..................☆

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے آدابِ طعام

(شبینہ شہزادی)

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا:

ہاتھ دھو کر کھانا کھانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیا کرتے تھے اور اپنے ملنے والوں کو بھی اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ جمعۃ المبارک کی نماز سے قبل اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ مریدین کی تربیت فرمارہے تھے۔ آپؒ نے کھانا کھانے کے ضمن میں حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک دفعہ ایک شخص رات کو آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؒ کو مٹھائی پیش کی اور عرض کی کہ میری خوشی اس میں ہے کہ آپ اس میں سے کچھ تناول فرمائیں۔ آپؒ نے انکار فرمایا۔ اس نے مزید اصرار کیا۔ آپؒ نے انکار فرمایا۔ تیسری مرتبہ اصرار پر آپ اٹھ بیٹھے اور اندر تشریف لے گئے۔ اندر سے وضو فرما کر آپ تشریف لائے اور آ کر تھوڑی سی مٹھائی کھائی۔ فرمانے لگے: ''یہ طریقہ ہے کھانے پینے کا''۔ اس طرح آپؒ نے کھانے سے پہلے وضو فرما کر یعنی ہاتھ دھو کر سنت کی اہمیت کو واضح کیا''۔

دستر خوان پر کھانا کھانا:

دستر خوان پر کھانا کھانے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک:

Marfat.com

"عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَاعَلِمْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَکَلَ سُکُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَلَہٗ مُدَقَّقٌ وَلَا اَکَلَ عَلٰی خِوَانٍ قَطُّ قِیْلَ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَاکَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ" ط

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی طشتری میں کھایا ہو، یا پتلی روٹی (چپاتی) کھائی ہو، یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ پھر آخر وہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دسترخوان پر۔

(بخاری شریف، جلد سوم، کتاب الاطعمہ حدیث 353)

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے خود بھی دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے اور آپؒ کے صاحبزادگان بھی اس سنت پر گامزن ہیں۔ آپؒ کے پوتے بھی اس سنت پر عمل پیرا ہیں۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا:

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

سَمِعَ وَھْبَ بْنَ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ یَقُوْلُ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ فَمَازَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِیْ بَعْدُ ط

ترجمہ: وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے

Marfat.com

ہوئے سنا کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، برخوردار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد اس طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔

(صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاطعمہ، حدیث 343)۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے خود بھی بسم اللہ پڑھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور مریدین کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے۔

اپنے سامنے سے کھانا کھانا:

اپنے سامنے سے کھانا کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

قَالَ اَنَسٌ رض قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ ط

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔

(صحیح بخاری شریف مترجم: جلد سوم، کتاب الاطعمہ، باب 227)

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوی رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں خود بھی کھانا بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے سامنے سے کھاتے تھے۔ زائرین اور حاضرین کو اس کی تلقین فرماتے تھے اور آپ ؒ کے دستر خوان پر بھی اسی طریقہ سے سنت کے مطابق کھانا کھلایا اور کھایا جاتا تھا، اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں آج بھی اسی سنت پر عمل ہو رہا ہے۔

یک زانو بیٹھ کر کھانا کھانا:

دائیاں گھٹنا کھڑا رکھ کر اور بایاں گھٹنا بچھا کر کھانا کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

Marfat.com

پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں فرماتے ہیں "کھانا کھانے کا مستحب اور سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں گھٹنے کو کھڑا اور بائیں گھٹنے کو بچھا کر کھانا کھایا جائے۔ (ضیاء النبی، از پیر کرم شاہ الازہری)۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے خود بھی سنت کے مطابق دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بایاں گھٹنا بچھا کر کھانا کھاتے تھے۔ مریدین کو بھی اس سنت کے مطابق دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بایاں گھٹنا بچھا کر کھانا کھانے کی تلقین فرماتے تھے۔ یہی سنت طریقہ آج بھی شرقپور شریف میں جاری وساری ہے۔

جوتے اتار کر کھانا کھانا:

کھانا جوتے اتار کر کھانا سنت نبوی ﷺ ہے۔ نبی کریم ﷺ جوتے اتار کر اور دستر خوان بچھا کر کھانا نوش فرمایا کرتے تھے۔ (محسن انسانیت ﷺ: از نعیم صدیقی)۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جوتے اتار کر کھانا کھایا کرتے تھے اور مریدین کو بھی جوتے اتار کر کھانا کھانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ الحمد للہ! آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں آج بھی اس سنت پر عمل ہو رہا ہے۔ مریدین اور متعلقین کو جوتے اتار کر کھانا کھانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس سنت پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہے۔

روٹی کے ٹکڑے اٹھا کر کھانا:

دستر خوان پر گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانا سنت رسول ﷺ ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف

Marfat.com

لائے تو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا کر صاف کیا اور کھا لیا۔ ارشاد فرمایا "اے عائشہ! عزت دار چیز کی عزت کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا رزق چھین لیتا ہے تو وہ واپس نہیں کرتا"۔ (بحوالہ سنن ابن ماجہ)

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے کھانے کی اشیاء کی بہت عزت کرتے تھے۔ مریدین کو اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے وابستہ لوگ بھی اس سنت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ آج تک اس سنت پر عمل کیا جا رہا ہے۔ جب لوگ دستر خوان پر بیٹھ کر لنگر کھاتے ہیں تو بچے کھچے اور گرے پڑے ٹکڑے اٹھا کر کھاتے ہیں یا تبرک کے طور پر گھروں کو لے جاتے ہیں۔ ان ٹکڑوں میں اللہ تعالیٰ نے بہت شفاء رکھی ہے۔ ان ٹکڑوں کو کھا کر بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

اُنگلیوں کو چاٹنا:

ہاتھ پونچھنے (صاف کرنے) سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا ط

ترجمہ: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو جب تک انگلیوں کو (خود) چاٹ نہ لے یا (کسی اور کو) چٹا نہ لے اس وقت تک نہ پونچھے۔

(صحیح بخاری شریف مترجم: جلد سوم: کتاب الاطعمہ حدیث 420)

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہاتھ دھونے سے پہلے حسب ضرورت انگلیوں کو اچھی طرح چاٹا کرتے تھے اور مریدین کو بھی ایسا کرنے کی تلقین فرماتے۔ الحمدللہ! آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لنگر خانے میں آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا:

اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا بھی سنت نبوی ﷺ ہے۔

نبی کریم ﷺ کو افراد کا الگ الگ بیٹھ کر کھانا ناپسند تھا۔ آپ ﷺ مل کر کھانا کھانے کو پسند فرماتے تھے اور اکٹھے ہو کر کھانے کی تلقین فرماتے تھے کہ اس میں برکت ہے۔

(محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی: ص 113)

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دستر خوان پر اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا پسند فرماتے تھے اور لوگوں کو بھی اکٹھے بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے اور مل کر کھانے کی تلقین فرماتے تھے۔ الحمدللہ اس سنت پر آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں عمل ہو رہا ہے۔

سر ڈھانپ کر کھانا کھانا:

سر ڈھانپ کر کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ ننگے سر کھانا کھانا خلاف سنت ہے۔ اس لیے سر ڈھانپ کر کھانا کھانا چاہیے۔

(صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد سوم: کتاب الاطعمہ: حدیث نمبر 422)۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے سر ڈھانپ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور آج بھی متوسلین کو اس سنت نبوی ﷺ کی

Marfat.com

تلقین کی جاتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد دعا مانگنا:

کھانا کھانے کے بعد دعا مانگنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے۔ ترجمہ "اس میں تعریف خدا کی ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف جو ختم نہ ہو، نہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی جس کی حاجت نہ رہے"۔

(صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد سوم: کتاب الاطعمہ: حدیث 422)۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کھانا کھانے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے کہ کھانا کھانے کے بعد دعا مانگ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا کرو۔

کھانا کھانے کے بعد کلی کرنا:

کھانا کھانے کے بعد کلی کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

سوید رضی اللہ عنہ راوی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر جانے کے لئے نکلے تو جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے، تو حضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کئے جا سکے۔ ہم نے بھی وہ پھانکے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کلیاں کیں۔ پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔

(بخاری شریف: جلد سوم: کتاب الاطعمہ: حدیث نمبر 419)

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کھانا کھانے کے بعد کلی کیا کرتے تھے اور مریدین کو بھی کھانا کھانے کے بعد کلی کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں اس سنت پر آج بھی عمل جاری ہے۔

مٹی کے پیالے میں کھانا کھانا:

مٹی کے پیالوں میں کھانا سنت نبوی ﷺ ہے۔

حضور ﷺ کو دستر خوان پر چھوٹی چھوٹی پیالیوں اور طشتریوں میں کھانا ڈال کر رکھنا پسند تھا۔ سونے چاندی کے برتنوں کو بالکل حرام قرار دے دیا تھا۔ آپ ﷺ کانچ، مٹی، تانبے اور لکڑی کے برتنوں کو استعمال فرماتے رہے۔

(محسن انسانیت ﷺ از نعیم صدیقی: صفحہ 113)

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دستر خوان پر مٹی کے بڑے بڑے پیالے یا کنالیاں استعمال فرماتے رہے۔ اس سنت پر آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں عمل ہو رہا ہے۔ اس طرح یہ سنت آج بھی زندہ و پائندہ ہے اور رہے گی۔ انشاء اللہ!

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مدینہ منورہ میں قیام

محمد اویس ندیم بھٹی

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضور نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ عشقِ نبی ﷺ سے سرشار و مخمور رہتے۔ اس لیے آپ کا اوڑھنا بچھونا عین سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھا۔ آپؒ نہ صرف خود سنت نبوی ﷺ پر سختی سے کاربند رہے بلکہ اپنے صاحبزادوں کو بھی اس کا کاربند بنایا۔ آپؒ نے اپنے مریدین اور متوسلین کو بھی اس کا کاربند بنایا۔ آپ کے زیادہ تر مریدین نے داڑھی مبارک کی سنت کو اپنایا ہوا ہے اور نماز پنجگانہ کی پابندی کرتے ہیں۔

محمد فضل شوقؔ نقشبندی مؤلف کتاب ''تذکرہ اولیائے شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ، صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان مع تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ، جموں وکشمیر'' کا بیان ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عشقِ رسول ﷺ کی حالت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برسوں کئی کئی مہینے دربارِ مصطفیٰ ﷺ پر گزارے۔ روزانہ محفل میلاد شریف کا انعقاد کرتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تقریبات کے انعقاد کے لیے مدینہ منورہ میں حصولِ اراضی کے بعد ایک شاندار عمارت ''رباطِ شیر ربانی'' کے نام سے تعمیر کرائی۔ جہاں پر آنے والے مہمانوں کے ٹھہرنے اور کھانے پینے کا بندوبست بھی ہوتا تھا اور ہو رہا ہے۔

مدینہ منورہ میں رباط شیر ربانی کا قیام

رباطِ شیر ربانیؒ کے قیام کے مقاصد:

''رباطِ شیر ربانی'' بنانے کا مقصد مہمان نوازی کرنا تھا۔ جو مہمان صاحبزادہ میاں

Marfat.com

جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے آتے تھے ان کو ٹھہرانے کے لیے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ذاتی گھر مدینہ منورہ میں نہیں تھا۔ اس لیے مہمان ٹھہرانے میں مشکل پیش آتی تھی۔ مہمان ٹھہرانے کی مشکل کے پیشِ نظر آپ نے مدینہ منورہ میں اپنا ذاتی گھر بنانے کا پروگرام بنایا جس کو ''رباط شیر ربانی'' کے نام سے منسوب کیا گیا۔

حاجی میاں محمد اسلم صاحب (03214456004۔ 03004802629) آف گاؤں نرنجنی نزد شرقپور شریف، خادم فخر المشائخ الحاج حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ''رباط شیر ربانی'' کا سارا آنکھوں دیکھا واقعہ کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے: ''مدینہ منورہ کی سرزمین پر میرے پیرومرشد میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا گھر بنایا اور فقراء کے لیے وقف کیا۔ جس کا نام ''رباط شیر ربانی'' کے نام سے منسوب کیا گیا۔ یہاں پر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان آتے۔ اُن کی خدمت کی جاتی۔ اس ''رباط'' کے بنانے میں پیرومرشد خود اینٹیں بناتے۔ مستری صاحبان کے ساتھ خود مزدور کا کام بھی کرتے۔ آپ فرمایا کرتے یہاں مزدوری کرنے کا بھی اجرِ عظیم ہے۔ بعض مرتبہ جب کام سے فارغ ہوتے تو آپ احادیث مبارکہ پڑھ کر سناتے۔''

آپ فرماتے مسلمان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ مسلمان جن کے دِل میں خوفِ خُدا اور فکرِ آخرت ہوتی ہے۔ دوم وہ مسلمان جن کے دِل میں نہ خوفِ خُدا نہ فکرِ آخرت ہوتی ہے بلکہ ان کے دِل میں دنیا اور دولت کی محبت بھری ہوتی ہے۔

بندہ مومن پر دو طرح کے حقوق لازم ہوتے ہیں۔ اوّل حقوق اللہ دوم حقوق العباد۔ نماز، روزہ اور حج حقوق اللہ ہیں۔ حقوق العباد یہ ہیں کہ بندہ مومن انسان کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرے۔ یہ دونوں ادا ہوں گے تو بندہ کامل مومن الایمان ہوتا ہے۔

Marfat.com

آجکل ایک بہت بڑی وباء دیکھنے میں آرہی ہے کہ اکثر لوگ صرف نماز، روزہ، درود، وظیفہ کو ہی اسلام سمجھتے ہیں جبکہ لوگوں کا مال ناجائز طریقہ سے ہڑپ کرنے میں قباحت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن اچھی طرح ذہن نشین کرلیجیے کہ جس طرح ایمان کے بغیر نماز روزہ وغیرہ قبول نہیں ہوں گے۔ اسی طرح جو بندہ دنیا میں اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ دوست احباب عزیز واقارب کا مال ناجائز طور پر کھا جاتا ہے۔ اسے بھی قیامت کے دِن یہ نیکیاں، عبادات، اوراد و وظائف کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ناجائز مال کھانے سے روکا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَاتَاْ کُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ۔ (پ2: البقرہ 188)

اور اپنے مال آپس میں نہ کھاؤ ناحق۔

ایک جگہ اور فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْ کُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْ کُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ط (النساء 10:4)

بے شک جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں اور کچھ نہیں، بس وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔

اکثر لوگ جو مل کر کاروبار کرتے ہیں۔ جنہیں ہم کاروبار میں شریک کہتے ہیں۔ ان کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:

وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ

Marfat.com

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ ط (پ 23: سورہ 24)

یعنی ''اکثر شریک ایک دوسرے پر زیاتی کرتے ہیں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے مگر وہ تھوڑے لوگ ہیں''۔ اس آیت کریمہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اصل نیک اور صحیح العقیدہ لوگ وہ ہیں جو کلمہ طیبہ بھی پڑھیں اور اپنے رشتہ داروں کا مال ناجائز طور پر نہ کھائیں۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فاتح بدر، عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الشہداء کاشف الکرب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے جوار کا علاقہ پسند فرمایا۔ وہاں جبل احد کے قریب بلاد الردای میں قطعہ اراضی خرید فرمائی جس کا رقبہ تقریباً 12 مخزن تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ہم ایک عظیم ہستی کے ہمسائے ہیں جو کہ

نمبر ۱۔ وہ عظیم ہستی کہ جنہیں لشکرِ اسلام کے پہلے کمانڈر ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جن کے اسلام قبول کرنے سے دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت ملی۔

نمبر ۲۔ وہ عظیم ہستی کہ جنہیں آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رضاعی بھائی، پیارا چچا اور بچپن کا عزیز دوست ہونے کا شرف حاصل ہے۔

نمبر ۳۔ وہ عظیم ہستی کہ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و معاونت کی خاطر غزوات بدر و احد میں مشرکین مکہ کے غرور اور تکبر کو خاک میں ملانے کا شرف حاصل ہوا۔

نمبر ۴۔ وہ عظیم ہستی کہ مدینۃ المنورہ تشریف آوری کے بعد آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے پہلا پرچم لوائے ابیض آپ کے لیے باندھا۔

Marfat.com

نمبر ۵۔ وہ عظیم ہستی کہ جن کے بارے میں آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا روزِ قیامت میں براق پر اور میرے چچا حمزہ میری اونٹنی عضبا پر سوار ہو کر میدانِ قیامت میں آئیں گے۔

نمبر ۶۔ وہ عظیم ہستی جس کی شہادت پر آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ستر بار استغفار کی اور قبر کھود کر دفن کیا۔

نمبر ۷۔ وہ عظیم ہستی کہ جن کے مزار انور کی زیارت کے لیے آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام باقاعدگی سے تشریف لے جاتے اور پہچان کے لیے پرچم نصب فرمایا اور سلام پیش کرتے "اسلام علیکم" بماصبرتم فنصتم عقبی الدار۔

نمبر ۸۔ وہ عظیم ہستی جن کی تُربت اطہر سے خاکِ شفاء لے کر خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تسبیح بنائی اور ان پر ذکر الٰہی فرمایا کرتیں۔

نمبر ۹۔ وہ عظیم ہستی جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بُرا بھلا کہنے والے ابوجہل کے سر پر کمان مار کر زخمی کر دیا۔

نمبر ۱۰۔ وہ عظیم ہستی جن سے اظہار محبت فرماتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کفن دے کر سپردِ بہشت کیا۔

نمبر ۱۱۔ وہ عظیم ہستی جن کا ساتویں آسمان پر اسد اللہ واسد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نام لکھا گیا ہے۔
(مدارج النبوۃ جلد اول)

نمبر ۱۲۔ وہ عظیم ہستی جن کی صاحبزادی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَیں تمہارا والد ہوں"۔
(تاریخ دمشق)

نمبر ۱۳۔ وہ عظیم ہستی جن کی شہادت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری اولاد اور اُن کی اولاد سے راضی ہو"۔ (مدارج النبوۃ جلد اول)

Marfat.com

آپ ایک دن فرمانے لگے کہ مفتی اعظم شام آج استاد محترم نے حقوق العباد کے بارے چند احادیث مبارکہ پڑھائی ہیں وہ یہ ہیں:

حدیث نمبر 1:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لتودّن الحقوق الی اھلھا یوم القیامت حتی یقاد للشاۃ الجلعاء حسن الشاۃ القرناء۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ 430)

ترجمہ: فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دِن ضرور بر ضرور حق والوں کو حق دلایا جائے گا۔ حتیٰ کہ اگر دنیا میں بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری نے مارا ہو گا تو اُس سے بھی بدلہ لیا جائیگا۔

حدیث نمبر 2:

عن البھی قتادۃ قال ۔ قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت من قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتباً مقبلاغیر مدبر یکفر اللہ عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلنما ادبر ناداہ نعم الاالدین کف الك قال جبریل۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمائیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں صبر کرتا ہوں ۔ صرف ثواب کی نیت سے آگے بڑھتے ہوئے جنگ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یہ سن کر فرمایا: ''ہاں تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے''۔ جب وہ

Marfat.com

واپس جانے لگا تو سرکار ﷺ نے اِسے بلایا اور بلا کر فرمایا سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے مگر جو کسی کا دینا ہوگا وہ معاف نہیں ہوگا۔ نیز فرمایا یہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے پیغام دیا ہے۔

حدیث نمبر 3:

عن عبداللہ بن عمر و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر للشھید کل ذنب الاالدین ۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بیشک شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر جو اِس کے ذمہ قرضہ ہو، کسی کا دینا ہو، وہ معاف نہیں ہوگا‘‘۔ اس کے بعد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم نے کھانا تناول فرمایا۔

رباطِ شرِ ربانی میں آپؒ نے تیسرے سال دو اور بڑے کمرے بنوائے اور اُن کے ساتھ ہی باتھ روم بھی بنوائے اور فرمایا یہ میرے خاص مہمانوں، مشائخ عظام کے لیے ہیں اور میں خود بھی انہیں میں ٹھہرا کروں گا۔ اُسی سال مکان شریف کے شہزادے جناب حضرت محفوظ الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بمعہ فیملی تشریف لائے۔ وہ ان دونوں کمروں میں ٹھہرے۔ مَیں نے دیکھا کہ آپ بزرگوں کی خدمت بہت کیا کرتے تھے۔ کھانا خود اُن کے کمرے میں لے جاتے۔ پندرہ بیس منٹ کھانا لئے کھڑے رہتے۔ ایک دن حضرت محفوظ الحسن صاحب نے فرمایا: ’’آپ تکلیف نہ کیا کریں بیٹا اسلم لے آیا کرے گا اور ہمیں وضو بھی کروا دیا کرے گا‘‘۔ ڈرائیور کی ڈیوٹی تو مَیں دیا کرتا تھا۔ حضور پیرو مرشد فرمانے لگے اسلم آج سے گاڑی سکھانا شروع کر دو۔ ایک دو دن گاڑی سکھانے میں تاخیر ہوگئی تو آپ ناراض ہوگئے۔ آپ فرمانے لگے: گاڑی چلانی تو مَیں نے بھی سیکھنی ہی ہے۔ آخر آپ نے گاڑی چلانا سیکھ لی اور

Marfat.com

سعودی لائسنس بھی بنوالیا۔

اس ''رباط شیر ربانیؒ'' میں بڑی بڑی بزرگ ہستیاں تشریف لاتیں۔آپؒ اُن کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔اُن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

1۔ حضرت سید محفوظ الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف مکان شریف

2۔ حضرت غزالی زماں حضرت سعید احمد کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف

3۔ حضرت میاں نور جہانیاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف چشتیاں شریف

4۔ سیدی حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی ابنِ قطب مدینہ ضیاء الدین مدنی آف مدینہ شریف

5۔ مفتی اعظم شام حضرت علی مراد شامی رحمۃ اللہ علیہ آف دمشق

6۔ حضرت ہاشم جان مجددی رحمۃ اللہ علیہ آف افغانستان

7۔ حضرت سید علی مالکی صاحب آف مکہ شریف

8۔ سید تمر مہدی رحمۃ اللہ علیہ آف مدینہ طیبہ (بہت بڑے مرد درویش قلندر تھے)۔

9۔ حضرت بابا جی خان محمد صاحب آف مدینہ طیبہ

10۔ محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

11۔ حضرت صوفی حسین حلمی ایشیق نقشبندی استنبول ترکی

12۔ جناب محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

13۔ جناب ہدایت اللہ درویش لاہور

14۔ جناب اصغر سلطانی صاحب

Marfat.com

15 جناب زاہد الیاس رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

16 جناب مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اولیاء اللہ سے اور رسول کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور عشق تھا۔ ایک طویل عرصہ تک آپ دیارِ نبی ﷺ میں رہے اور صرف اعراس کے مواقع پر پاکستان تشریف لاتے اور اعراس کی تقریبات منانے کے بعد واپس مدینہ منورہ تشریف لے جاتے اور یہ سلسلہ ایک طویل مدت تک جاری رہا۔ اس میں روزانہ حضور نبی کریم ﷺ کی محفل نعت کا اہتمام کیا جاتا، جس میں قراء، نعت خوان، علمائے کرام اور رسول کریم ﷺ سے محبت کرنے والے لوگ شامل ہوتے۔ رباط شیر ربانیؒ میں لنگر کا سلسلہ صبح و شام جاری رہتا۔ سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے آپ خود مہمانوں کے قیام و طعام کا اپنے ہاتھوں سے انتظام کرتے تھے۔ قیام و طعام کا یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔

Marfat.com

حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ ارادت کے چند مشائخ عظام کا تذکرہ

صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی مجددی

کسی شجر کے برگ و بار کو دیکھا جائے تو اس کی اصل (جڑ) کو بھی دیکھنا چاہیے۔ جب ہم کسی روحانی شخصیت کو دیکھتے ہیں اور اس کے کمالات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اس شخصیت کے شیخ کے حالات کو بھی جاننا چاہیے۔ تصوف میں ''مادر زاد ولی'' کا تصور موجود ہے اور تاریخِ تصوف سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے صوفیہ ''مادر زاد'' ولی تھے لیکن ان کے شیوخ نے ان کو درجۂ کمال تک پہنچایا۔ اس حقیقت کا اعتراف ایسے صوفیہ خود کرتے رہے۔

اس حوالے سے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ملفوظ کا ذکر سید جمیل احمد رضوی صاحب نے اپنی کتاب: ''فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں)'' کے صفحہ 140۔141 پر کیا ہے۔ حضرت فخر المشائخ نے ہوٹل ''بیت النور'' میں ایک علمی اجلاس 30 جون 2006ء کو بلایا تھا۔ اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ بیعت/ارادت کا ذکر کیا تھا۔ متعلقہ اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

''......پھر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلسلۂ بیعت کا ذکر کیا کہ حضرت میاں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ (مقیم کوٹلہ شریف) کے مرید تھے اور وہ حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریفی کے مرید تھے اور وہ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ اس طرح میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کافی

Marfat.com

''نام گنوائے......'' (کتاب محولہ بالا، صفحہ 140-141)

اس ملفوظ کی اہمیت کے پیشِ نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ ارادت کے چند مشائخ عظام کا تذکرہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس حوالے سے حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس احوال کا مختصر تذکرہ شاملِ اشاعت کیا جاتا ہے۔ (ادارہ نورِ اسلام)

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی
المعروف حضرت ثانی لاثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے مثال انبیاء پاکان تو
ہمگر دلہا جگر چاکان تو

ترجمہ: اے کہ تیرے پاک لوگ نبیوں کی مانند ہیں۔ دوسروں کے دکھ دور کرنے والے ہیں۔

پاکستان کا قصبہ شرقپور شریف وہ خوش نصیب قصبہ ہے جہاں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسے اولیاء اللہ پیدا ہوئے ہیں جن سے ہزاروں انسانوں نے راہ ہدایت پائی۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری المعروف حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ 1891ء میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری، میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں اپنے ننھیال کے ہاں رہ کر پائی۔ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے برادر اصغر سے بہت محبت تھی۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فارغ ہوئے تو انہوں نے حکیم محمد اسماعیل (جو شرقپور کے مشہور حکیم تھے) سے طبابت سیکھی۔ لیکن شاید قدرت کو یہ منظور

Marfat.com

نہ تھا کہ آپ صرف جسمانی بیماروں کا علاج کرتے۔ چنانچہ حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبابت چھوڑ دی اور مقامی میونسپل کمیٹی میں ملازمت اختیار کر لی۔ لیکن میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ ملازمت بھی اچھی نہ لگی چنانچہ آپ نے یہ ملازمت بھی چھوڑ دی اور اپنی زرعی زمین کی دیکھ بھال کرنے لگے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جس مقام پر دیکھنا چاہتے تھے وہ بہت بلند تھا۔ وہ انہیں رشد و ہدایت کے میدان کا شہسوار بنانا چاہتے تھے لیکن وقت کے منتظر تھے۔ یہاں تک کہ ایک دن حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے برادر بزرگ سے عرض کی کہ ان کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سنا لیکن خاموش رہے۔ بالآخر ایک جمعہ کے روز انہوں نے حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور ان کو ایک ہی نگاہ میں اس منزل تک پہنچا دیا جہاں کوئی دُوسرا آدمی برسوں کی ریاضت و مجاہدہ کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور جب طبیعت سنبھلی تو حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ اور ہی تھے۔ اب ان کو ذکر و فکر کی محفل میں لذت محسوس ہونے لگی اور عبادت اور ریاضت میں بھی بہت لُطف محسوس ہونے لگا۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت میں حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا:

"گھبرانا نہیں، مہمانوں کی خدمت کرنا، نماز جمعہ خود پڑھانا، وقتاً فوقتاً اور نمازیں بھی پڑھا دیا کرنا جو بھی ملنے آئے اسے اللہ اللہ سکھا دیا کرنا۔ انشاء اللہ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی"۔

Marfat.com

جب یہ مصلّٰی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ طائفہ سلوک و عرفان پر چھا گئے اور بے شمار مخلوق کو راہ راست پر لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی کرامت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے والے دوسروں سے ممتاز نظر آتے تھے۔ اس مصلے پر بیٹھ کر حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے طریق تعلیم کو ایک ایسی تحریک دی کہ جو کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اس کی دنیا ہی بدل گئی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دل برف کی مانند سرد ہو چکا ہے۔ حرص و ہوس اور خواہشات و جذبات نام کی کوئی چیز نہیں۔ اگر دل میں کوئی چیز ہے تو وہ جذب و شوق ہے جو مرشد کے سینے سے منعکس ہو کر اس کی طرف آ رہا ہے۔ غرض یہ کہ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عملی تصویر بن کر طالبان راہ حق کو چشمہ فیض سے سیراب فرمانے لگے اور خدمت اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد لوگ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے برادر بزرگ کا فرمان پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اور سنت رسالت مآب ﷺ کا جو نونہال پودا حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے سرزمین شرقپور شریف میں لگایا تھا، حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی آبیاری کی اور اس کی مہک ہر طرف پھیل گئی۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از وصال بھی خواب میں لوگوں کو حضرت ثانی صاحب سے تلقین و ارشاد کا درس لینے کی تاکید فرمائی اور اپنے مریدوں کو اکتساب فیض

Marfat.com

کے لیے حضرت ثانی صاحب کی خدمت اقدس میں جانے کا حکم فرمایا۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو محبت تھی اور وہ جن بلند مقامات پر ان کو دیکھنا چاہتے تھے۔انہوں نے ان کو انہی بلند مقامات پر پہنچادیا اور حضرت ثانی صاحبؒ نے بھی اپنے آپ کو ان کا صحیح جانشین ثابت کیا۔شرع وسنت کی ترویج واشاعت میں استقامت اور روحانی فیضان عظیم کی وجہ سے حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کہلائے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ دراز قد، شرع کے پابند، خوش لہجہ اور خوش کلام شخصیت کے مالک تھے۔وہ ہر ایک کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ان میں کمال درجہ کی سادگی تھی۔وہ نہایت حلیم الطبع اور ملنسار تھے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو محبوب خدا ﷺ کی ذات میں فنا کر رکھا تھا۔وہ حضور ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور ہمہ وقت حضور ﷺ کی خوشنودی کے طالب رہتے اور یہی تعلیم وتربیت سالکان کو بہم پہنچاتے تھے۔حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور بات چیت تک میں اخلاق محمدی ﷺ کا بہترین نمونہ تھے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ غریبوں اور ناداروں کی مدد فرماتے۔ مہمانوں کی تواضع تو ان کے گھر کا معمول بن چکا تھا۔آپ لوگوں کی مصیبت میں ان کے کام آتے، کسی سے رنجیدہ نہ ہوتے، صاحب علم لوگوں کی قدر کرتے بلکہ علماء سے ملنے میں پہل کرتے، ہم نشینوں میں کبھی امتیاز سے نہ بیٹھتے۔نماز تسبیح، نوافل اور وظائف وغیرہ میں وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھتے۔عزیز واقارب سے ملتے ان کی خوشی وغمی میں شرکت فرماتے، سادہ

Marfat.com

لباس پہنتے، ہمیشہ نیچی نگاہ کر کے چلتے اور حاجت مند کو کبھی مایوس نہ کرتے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میں عجز وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔کوئی تعظیم کے لیے اٹھتا تو سخت ناگواری کا اظہار فرماتے۔عجز وانکساری کے ساتھ ساتھ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاف گو بھی تھے اور خلاف شرع امور پر بڑے سے بڑے شخص کو بھی ٹوک دیتے تھے۔کبھی کسی کے عہدہ کا لحاظ کر کے غلط بات پر چشم پوشی نہیں کی بلکہ اسے فوراً اس کی غلطی پر ٹوک دیا۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے برادر بزرگ کی عملی تصویر بن کر لوگوں کی روحانی پیاس بجھاتے رہے اور عشق رسول اللہ ﷺ میں سرشار ہو کر خدمت اسلام میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے ایک جامعہ قائم کیا یعنی "جامعہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ" جس میں علوم تفسیر، حدیث، فقہ اور قرأت سیکھنے کے لیے دور دراز سے طلبہ آتے ہیں۔اس جامعہ سے نورِ علم حاصل کر کے لوگوں میں بانٹ رہے ہیں یعنی فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہر طرف اس نور کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے خوش خلق مشہور تھے۔نہایت بلند کردار کے مالک تھے۔جو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے آتے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے بے پناہ شفقت اور محبت سے پیش آتے۔جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہا، یہی کہتے سنا گیا کہ جس قدر حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے خصوصی سلوک اور محبت کی ہے وہ کسی اور سے شاید ہی کی ہو۔اگر ملنے والا اپنی غربت اور تنگ دستی کا ذکر کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت شفقت اور محبت سے اس کی دلجوئی کرتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان

Marfat.com

میں ایسی مٹھاس تھی کہ وہ اپنی تکلیف بھول جاتا اور اسے یہ احساس بھی نہ رہتا کہ وہ غربت اور تنگ دستی کا شاکی تھا۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب ثروت اور امیر آدمی حریص بن کر دولت کی خواہش کرتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کا طلب گار ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسے الفاظ میں اس کی توجہ ایسے لوگوں کی طرف دلاتے جو اس سے زیادہ پسماندہ ہوتے اور اپنی زندگی قوت لایموت کے طور پر بسر کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسے لوگوں کو دوسروں کے لیے ایثار و قربانی کی تلقین کرتے۔ اپنے سے کمتر لوگوں سے سبق حاصل کرنے کو کہتے۔ اکثر ایسے لوگ مطمئن ہو جاتے اور دولت کی طمع چھوڑ کر غرباء اور مساکین کی مدد پر آمادہ ہو جاتے۔

اگر کوئی بیمار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف اس کی مزاج پرسی کرتے بلکہ اسے علاج معالجے کی ہدایت بھی کرتے اور چونکہ طب سے باخبر تھے اس لیے اکثر یونانی ادویات تجویز بھی کر دیتے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی بتا دیتے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی مستند حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کو کہتے۔ آپ کا کہنا تھا کہ بیماری سے شفاء تو منجاب اللہ ہے لیکن انسان کی طبیعت تسکین و اطمینان چاہتی ہے اس لیے بیماری کا علاج از بس ضروری ہے۔ بیمار آدمی کے اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی کبھار پانی بھی دم کر دیتے اور اسے پینے کو کہتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوا کے استعمال پر بھی زور دیتے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ یہ تھا کہ کسی شخص کو بھی مایوس نہ کیا جائے، مایوسی گناہ ہے۔ اس قول کے مصداق وہ ہر اس شخص کی دلجوئی کرتے جو ان کے پاس آتا۔ اس میں ادنیٰ و اعلیٰ کی کوئی تخصیص نہ ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

Marfat.com

کرنے والوں کا اکثر تانتا بندھا رہتا۔ لوگوں کا یہ عالم تھا کہ جو ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھ گیا اس کا دل نہ چاہتا تھا کہ وہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ چنانچہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شیریں کلامی کے تمنائی رہتے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے والے اُن کے گھر اُن کی بیٹھک میں ملتے یا پھر مسجد میں واقع اُن کے حجرہ میں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کی باتیں سنتے اور ان کی تسلی و تشفی فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لیے گھر سے نکلتے تو مسجد تک لوگ سلام کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا کر سب کے سلام کا جواب دیتے جاتے۔ ایسی ہی صورت حال میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف آتے جاتے پیش آتی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کی اور خود اس کا عملی ثبوت دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک بھی بخوشی برداشت کرتے، پیوند لگے کپڑے بھی پہنتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر انواع و اقسام کے کھانے نہیں ہوتے تھے لیکن پھر بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خواہش ہوتی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان سے بچے کھچے ریزے ہی پالیں۔ اسی سے ان کی طبیعت سیر ہو جاتی تھی اور روحانی پیاس بھی بجھ جاتی۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی پابندی کی پوری پوری کوشش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سادگی کو ایمان کا جزو سمجھتے تھے اور اسے ایک اسلامی فریضہ سمجھ کر اختیار کیے ہوئے تھے۔ جس کسی نے بھی حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ جانتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت سادہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ لباس نہایت سادہ مگر صاف ستھرا پہنتے۔ گرمیوں کے موسم میں سادہ قمیص پہنتے لیکن اس کا کالر نہیں ہوتا تھا اور قمیص کے بٹن گلے تک بند کرتے۔ کبھی گریبان کھلا نہ

Marfat.com

رکھتے۔ وہ اسے حیاداری کے خلاف سمجھتے تھے۔قمیص کے ساتھ واسکٹ بھی پہنتے اور تہبند باندھتے۔سردی کے موسم میں بھی اسی قسم کا لباس ہوتا لیکن قدرے موٹا کپڑا از قسم کھدر ہوتا۔ واسکٹ البتہ گرم کپڑے کی ہوتی اور کبھی کبھی تہبند کی جگہ شلوار پہن لیتے اور اس کے ساتھ ہی اچکن بھی زیب تن کرتے۔اس لباس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت کا حسن دوبالا ہوجاتا اور دیکھنے والے بہت متاثر ہوتے۔

لباس کے علاوہ حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہر بات میں سادگی کو ملحوظ رکھتے۔ غذا بالکل سادہ پسند کرتے اور ہر کھانے والی چیز جو جائز ہے کھاتے۔ البتہ چکنی چیزوں سے قدرے پرہیز کرتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خیال تھا کہ ایسی چیزیں دل اور معدہ دونوں کو بری طرح متاثر کرتی ہیں تاہم آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو ہر قسم کی غذا کھانی چاہیے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی مساجد اور مدارس تعمیر کروائے اور ان پر زرِ کثیر صرف کیا مگر اپنی ذاتی رہائش گاہ کو بالکل سادہ رکھا۔اس کی آرائش و زیبائش پر کوئی رقم ضائع نہ کی۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان اس دنیا میں بڑے بڑے عالیشان بنگلے کوٹھیاں بنا کر رہتا ہے ان کی تزئین پر لاکھوں روپیہ لگاتا ہے حالانکہ یہ سب عارضی چیزیں ہیں۔انسان تو اس دنیا میں ایک مسافر ہے جو تھوڑی دیر قیام کے لیے یہاں رک گیا ہے۔ اس کا اصل سفر تو بعد از موت شروع ہوتا ہے۔ زندگی تو ایک وقفہ ہے پھر اتنے تھوڑے قیام پر کیوں اتراتا ہے؟ وہ کیوں زادِ راہ اکٹھا نہیں کرتا؟ جو مسافر زادِ راہ لے کر روانہ نہیں ہوتا وہ تو راستے میں ہی مشکلات کا شکار ہوجاتا ہے۔ زندگی کا سفر تو بہت لمبا ہے۔انسان کو چاہئے کہ اس سفر کو اختیار کرنے سے پہلے نیک اعمال کرے تاکہ سفر میں کام آئیں۔ سادگی اختیار

Marfat.com

کرے اور آخرت کا ہر وقت خیال رکھے۔ اس طرح وہ اس دنیا میں بہتر زندگی بسر کر سکے گا کیونکہ جو حسن سادگی میں ہے عارضی زیبائش میں نہیں۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش خلق، شفیق اور مہربان شخصیت کے مالک تھے۔ لیکن کسی مرید یا ملنے والے کو اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آنکھ ملا کر ہم کلام ہو سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تو صرف ایک ہی بات تھی یعنی "وہ سنیں اور کہا کرے کوئی"۔

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہر قول و فعل سے نمایاں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خلاف شرع کوئی کام نہ کرتے اور نہ کسی مرید کو اجازت دیتے تھے کہ وہ شریعت کے دائرے سے باہر نکل کر بات کرے۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ ادھر ادھر کی گپیں ہانکے یا کوئی لغو بات کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والے ہر خاص و عام کے دل و دماغ میں یہی بات ہوتی کہ اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جائے جو خلاف شریعت ہو اور حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔ چنانچہ سب ملنے والے دوزانو ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھتے۔ اس مسنون طریقہ کی پابندی آپ رحمۃ اللہ علیہ سختی سے کرواتے۔ نہ کوئی آلتی پالتی مار کر بیٹھتا اور نہ ہی ننگے سر۔ ٹوپی پہن کر آنے والے کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ پسند نہ فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ خالی ٹوپی اسلامی لباس نہیں ہے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹوپی پہن کر عمامہ باندھا اس لیے ہمیں بھی یہی لباس اختیار کرنا چاہیے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اکثر ایسے لوگ بھی حاضر ہوتے تھے جن کی داڑھی نہ ہوتی یا جنہیں داڑھی منڈے کہا جاتا۔ وہ بڑے مؤدب ہو کر ایک طرف بیٹھتے۔ آپ رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ انہیں داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے کہ زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے، لوگ مغربی تہذیب کا شکار ہو رہے ہیں ان کو روکنا اور ان کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ اس لیے ہمیں چاہئے کہ لوگوں کو حقیقت، سچائی اور سنت نبوی ﷺ کا راستہ دکھائیں۔

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اعتدال کا دامن جس طرح تھامے رکھا اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر کام میں اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے اور عبادت کرنے میں بھی کبھی اعتدال سے تجاوز نہ کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں جوان تھا تو ایک چپاتی (روٹی) کھالیا کرتا تھا اور وہ ٹھیک سے ہضم ہو جاتی تھی مگر جوں جوں عمر بڑھتی گئی کھانا کم ہوتا گیا۔ اب آدھی یا اس سے بھی کم روٹی کھاتا ہوں۔ اگر اس سے زیادہ کھاؤں تو یقیناً بیمار پڑ جاؤں۔ یہی سبب تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ باوجود کمزور اور نازک طبع ہونے کے بہت کم بیمار ہوتے تھے۔

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی اس طرح انجام دیتے تھے کہ اس میں میانہ روی قائم رہے۔ یعنی نفلی عبادت کو فرض عبادت پر کبھی فوقیت نہ دیتے۔ بلکہ فرض عبادت کو باقاعدگی سے وقت پر انجام دیتے اور نفلی عبادت کو اپنے معمول کے مطابق ادا کرتے تھے۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے اور اسے بہت اہمیت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ امام مسجد کو نماز پڑھاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے پیچھے بچے، بوڑھے، جوان، بیمار، تندرست ہر قسم کے آدمی کھڑے ہونگے اس لیے نماز پڑھاتے وقت اعتدال سے کام لے۔ نہ اتنی لمبی سورتیں شروع کرے کہ مقتدی تنگ پڑ جائیں اور نہ

Marfat.com

اتنی چھوٹی ہوں کہ ذرا سی تاخیر کی بنا پر لوگ جماعت سے محروم رہ جائیں۔اسی طرح دُعا مانگتے وقت بھی اتنی لمبی دعا نہ مانگتے، جو ناگواری کا باعث بنے۔مختصر سی دعا مانگتے تاکہ کام پر جانے والے کام پر جاسکیں۔بیمار آرام پاسکیں اور کسی کے دل میں کسی قسم کی ناخوشی کا احساس پیدا نہ ہو اور یہ فریضہ احسن طریقہ سے انجام دیا جاسکے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ ملنے جلنے میں بھی اعتدال سے کام لیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ہمیں دُوسروں سے اس طرح ملنا چاہیئے کہ دوبارہ ملنے کی تمنا باقی رہے۔اس طرح نہیں ملنا چاہیئے کہ محبت کی بجائے نفرت کا سبب بن جائے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی خاص و عام سے اس طرح ملتے کہ وہ آئندہ ملنے کی خواہش لے کر جاتے اور جب وہ دوبارہ ملتے تو محبت اور الفت میں اضافہ ہوتا۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت کے ساتھ ساتھ دنیوی دولت سے بھی مالا مال کر رکھا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی چیز کی کمی نہ تھی۔مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی جائز آمدنی کو نہایت سلیقے سے خرچ کرتے،لنگر چلاتے،حاجت مندوں کی مدد فرماتے،شریک درس طلباء پر خرچ کرتے،مساجد کی مرمت کرواتے اور نئی مساجد تعمیر کرواتے مگر پیسے کو فضول خرچی میں ضائع نہ کرتے تھے۔اللہ کے نام پر،اللہ کے کام پر خرچ کرتے اور وہ بھی اس میانہ روی اور اعتدال سے کہ اس میں بھی بلاوجہ کوئی خرچ نہ ہونے پاتا۔زندگی کے آخری لمحات تک آپ رحمۃ اللہ علیہ ان فرائض کو نبھاتے رہے اور کبھی کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

حق بات کہنا اور سننا بڑے حوصلے کا کام ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ سچی بات کہتے ہوئے مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے اندر اتنا حوصلہ اور ہمت نہیں پاتے

Marfat.com

کہ بلا جھجک سچی بات کہہ دیں یا سچائی کا ساتھ دیں۔

یہ اللہ کے شیر، وہ اہل ایمان ہوتے ہیں جو حق بات کہنے سے گریز نہیں کرتے انہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ یہ بات کسی کو بری لگے گی یا اچھی لگے گی۔ انہی اہل ایمان میں سے ایک بزرگ حضرت شیر ربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اصغر میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ 7 ربیع الاول 1377 ہجری بمطابق 13 اکتوبر 1957ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

مجددِ عصر، قطبِ زمانہ، شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی خوشخبری آپ کے جدِ اعلیٰ کو کابل کے ایک بزرگ نے ایک صدی پہلے ہی دے دی تھی اور آپ کا نام بھی تجویز کر دیا تھا۔ جب حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور کو اپنا مسکن بنایا تو امیرِ طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بہت عرصہ پہلے شرقپور میں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کشف سے بتایا ہے کہ اس بستی میں ایک ''شیر خدا'' پیدا ہوگا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال شرقپور میں تشریف لاتے اور وطنِ محبوب کی زیارت کرتے۔ سکونِ قلب حاصل کرنے کے بعد واپس کوٹلہ شریف تشریف لے جاتے۔

حضرت بابا رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا یہ سلسلہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش تک

Marfat.com

جاری رہا۔

روایت ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادتِ باسعادت سے کئی سال پہلے ایک مجذوب بھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش کے گرد چکر لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے اصرار پر بتایا کہ ''اس محلّہ میں ایک مقبول بارگاہِ رب العلیٰ پیدا ہوگا۔ میں اُس کی بوئے مست سے روح کو مسرور اور دِل و دماغ کو تازہ کرتا ہوں''۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شماران خوش بخت انسانوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عمر بھر نیکیاں کمائیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے راستے پر گامزن رہے۔ دینِ حق کی تبلیغ و تلقین کو شعار بنائے رکھا۔ خلقِ خدا کو حکم خداوندی اور اسوہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حیاتِ مستعار کو سنوارنے کی عمر بھر تلقین فرماتے رہے۔ آپ نے اپنے علم و فضل، عزم و عمل اور خلوص و شفقت کے لاکھوں انمٹ نقوش چھوڑے۔

پیکرِ زہد و تقویٰ، قافلہ سالارِ اہلِ وفا و رضا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 1282 ہجری میں شرق پور میں ہوئی۔ آپ حضرت میاں عزیز الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا سنت کے مطابق پیدائش کے ساتویں روز نام ''شیر محمد'' رکھا گیا۔ آپ کی ابتدائی عمر میں ہی آثار بزرگی آپؒ کی طبیعت سے ہویدا ہونے لگے تھے۔ آپؒ کا بچپن مبارک حضور پُرنور شافعِ یوم النشور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے شروع ہُوا۔ آپؒ نہ تو بچوں کے ساتھ کھیلتے اور نہ ہی اُن کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے تھے۔ آپؒ کو جب مکتب میں بٹھایا گیا تو آپ کی طبیعت بچوں سے مناسبت نہ پکڑتی تھی۔ آپ شرم و حیا کے پیکر بے مثل تھے۔ آپؒ کی طبیعت باقی

Marfat.com

بچوں کی نسبت بالکل مختلف تھی۔آپ کو کھیل کود اور لہو ولعب سے بچپن ہی سے نفرت تھی۔آپ کو سب سے پہلے قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مدرسہ بھیجا گیا۔آپ پر عشق الٰہی کا رنگ بچپن ہی سے غالب تھا۔آپ کے جدِ امجد مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ جو پارہ قرآن پاک آپ کو برائے تعلیم دیتے تو آپ عشق الٰہی میں روتے روتے اسے آنسوؤں سے بھگو دیتے۔آپؒ کے جدامجدؒ جب آپ سے رونے کی وجہ دریافت فرماتے تو آپ خاموش رہتے اور رونے کا کوئی سبب نہ بتاتے۔آپ کو قرآن پاک پڑھنے کے بعد مڈل سکول شرق پور میں داخل کروایا گیا لیکن آپ کا سکول کی تعلیم میں دِل نہیں لگتا تھا۔آپؒ نے والد صاحب کے اصرار پر پرائمری (چار جماعت) تک تعلیم حاصل کی۔آپ تعلیم کی نسبت خوشنویسی میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔آپ نے اس فن میں اس قدر مشق کی کہ بڑے بڑے خوشنویس آپ کے لکھے ہوئے قطعات دیکھ کر ششدر رہ جاتے۔آپؒ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو اپنے قلم سے مکمل فرماتے اور اپنے دِل کو یادِ الٰہی سے شاد و آباد رکھتے۔آپ پر بعض اوقات وجد طاری ہو جاتا اور کئی کئی گھنٹے ہوش میں نہ آتے۔جب آپ مدرسے میں پڑھتے تھے تو چھٹی کے وقت دوسرے بچے کھیل کود میں مصروف ہو جاتے لیکن آپ اپنی خداداد تربیت کے تحت گوشہ تنہائی یا مسجد میں چلے جاتے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو ہو جاتے۔آپ اکثر قبرستان چلے جاتے اور وہاں ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔آپؒ کی عمر جیسے جیسے بڑھی آپ ذکر و اذکار اور عبادت کی طرف زیادہ راغب ہوتے چلے گئے۔آپ قبرستان میں جا کر اکثر پرانی قبروں میں پڑے رہتے اور رو رو کر کہتے اے اللہ! ''یا تو مجھے دینِ حق عطا کر دے یا یہیں موت دے دے''۔

تذکرہ نگاروں نے آپؒ کے حلیہ مبارک کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کا رنگ

Marfat.com

سرخ و سفید تھا۔ قد درمیانہ، نازک اندام اور آنکھیں موٹی تھیں جو ہمیشہ غمناک رہتی تھیں۔ ہونٹ پتلے تھے۔ آپ سنت مطہرہ کے مطابق قبضہ بھر داڑھی رکھتے تھے۔ مونچھیں ترشواتے۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی جس میں کوئی کوئی بال سفید تھا۔ آپ کے سر کے بال گھنگریالے تھے جن کو آپ سنت مطہرہ کے مطابق کانوں کی لو تک لمبے رکھتے تھے۔ گویا آپ کے نقوش بڑے خوبصورت تھے جن سے بزرگی، متانت اور نورانیت ہویدا ہوتی تھی۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بھر ٹوپی اور عمامہ شریف دونوں اکٹھے استعمال کئے۔ آپؒ سنت کے مطابق سفید رنگ کا لمبی آستینوں والا کرتا اور تہبند استعمال کرتے تھے۔ سنت کی پیروی کرتے ہوئے سرخ یا پیلے رنگ کا دیسی جوتا عموماً قصوری جوتا پہنتے تھے۔ سنت کی ادائیگی کے لئے موزوں کو بھی استعمال کر لیتے تھے۔ آپؒ اکثر دو کُرتے پہنتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ آپ کو سیاہ لباس اور سیاہ جوتے اور انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی۔ سوتے وقت صف کا بچھونا یا سرکی کا بچھونا بنا لیتے اور اینٹ کا تکیہ بنا کر سو جاتے۔ آپ کے لباس اور رہن سہن سے سادگی ٹپکتی تھی اور سنت نبوی ﷺ کا اظہار ہوتا تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق نہ صرف کھانا بِسمِ اللہ شریف پڑھ کر شروع کرتے بلکہ ہر لقمے کو بِسمِ اللہ پڑھ کر لیتے۔ کھانا آہستہ آہستہ اور چبا کر کھاتے اور کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے۔ کھانا دسترخوان پر اکٹھے بیٹھ کر کھاتے، کھانا کھاتے وقت سنت کے مطابق یک زانوں بیٹھتے، روٹی کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھا لیتے اور کھانا بہت کم کھاتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے تھوڑا سا کھا کر قناعت کی جائے تو وقت گزر جاتا ہے، کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ کر اچھی طرح صاف کرتے، کھانے کے بعد برتن کو

Marfat.com

اُنگلیوں کے ساتھ اچھی طرح صاف کرتے اور برتن اس طرح صاف کرتے جیسے برتن کو دھو کر رکھا ہو۔ کھانے کے بعد کلی بھی کرتے اور آپ دستر خوان سے اس وقت تک نہ اُٹھتے جب تک سب لوگ کھانا کھا کر فارغ نہ ہو جاتے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز پنجگانہ بڑے اہتمام سے ادا فرماتے اور امامت بھی خود کرتے۔ نماز باجماعت کو ترجیح دیتے اور خطبہ جمعہ خود ارشاد فرماتے۔ لوگوں کو دین متین پر نہ صرف عمل کرنے کی تلقین فرماتے بلکہ سختی سے اس پر عمل بھی کرواتے تھے۔ آپ نے دینیات اور تصوف کی بعض نادر و نایاب کتب بھی طبع کروا کر تقسیم کیں تا کہ جو لوگ کسی وجہ سے آپ کی صحبت سے فیض یاب نہ ہو سکیں وہ مسائلِ دین سے آگاہ ہوتے رہیں۔ آپ نے ''مراۃ المحققین'' کو ''اُردو ترجمہ'' کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کی۔ ''منہاج السلوک ترجمہ ذخیرۃ الملوک'' تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب مفت تقسیم کی۔ ''حکایت الصالحین ترجمہ مجالس المحسنین'' جیسی آٹھ سو بیاسی صفحات کی بڑی کتاب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی اور احباب میں تقسیم کی گئی۔ ''چشمہ فیض'' پنجابی زبان کا یہ مختصر سا رسالہ جو امیر طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے، طبع کروا کر تقسیم کیا۔ ان کتابوں کے علاوہ تفسیر، سیرت رسول مقبول ﷺ اوراد و وظائف، فقہ اور احادیث کی متعدد کتب بازار سے خرید کر طالبان حق میں بانٹتے اور لوگوں کو علمی ذخائر سے مالا مال کرتے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مہمان نوازی اور غریب پروری میں اپنی مثال آپ تھے۔ مہمان نوازی اور غریب پروری کے لیے آپؒ کو بازار سے اکثر سودا ادھار تک لینا پڑتا۔ آپؒ کے والد بزرگوار رہتک سے جب ملازمت سے رخصت پر گھر تشریف

Marfat.com

لاتے تو انہیں یہ ادھار چکانا پڑتا۔ آپ کے والد بزرگوار کو ملازمت کے دوران ایک نقاب پوش نے آپ کے بیٹے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت وشان سے برسرِ راہ بعد از نماز تہجد ان کا راستہ روک کر آگاہ کر دیا تھا۔ جب وہ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی سرکاری ڈیوٹی پر بغرض دورہ جا رہے تھے۔ پس اس واقعہ کے بعد آپ کے والد بزرگوار آپؒ کی طرف سے مطمئن ہو گئے تھے۔

آپؒ کا خداوند قدوس پر اس قدر توکل تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہماری مسجد اوپر اور نیچے سے مہمانوں سے بھر جائے اور ہمارے پاس ایک پیسہ بھی ان کو کھانا کھلانے کے لیے موجود نہ ہو تو ہمیں اس بات کی فکر نہ ہو گی کہ اب کھانا کھلانے کے لیے پیسے کہاں سے آئیں گے اور کہاں سے ان آنے والوں کے کھانے پینے کا انتظام ہو گا؟ سب کچھ اللہ پاک اپنے فضل سے کر دے گا اور لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کو سیّد الایام تسلیم کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جمعۃ المبارک کی نماز پورے اہتمام سے ادا کرنی چاہیئے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ کی تیاری غیر معمولی انداز میں کیا کرتے تھے جس میں آپ کے معتقدین بھی بڑے اہتمام سے دور دور سے آکر شرکت کرتے آپؒ کے مواعظِ حسنہ سے فیضیاب ہوتے اور آپ کے پیچھے جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اکثر قبرستان جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے۔ کبھی بیٹھ کر اور کبھی کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے۔ آپ مزارات پر بھی حاضری دیتے تھے۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر اکثر حاضری دیتے۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت

Marfat.com

ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کے قرب میں آپ کی چلہ گاہیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ آپ مزارات پر حاضری دیتے وقت نہ تو مزارات کو ہاتھ لگاتے اور نہ ہی چومتے بلکہ آپ چار فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے تھے۔

تفقہ فی الدین میں آپ کا مرتبہ اعلیٰ تھا۔ آپؒ دین کی روح اور مذہب کے تقدس کا ہر وقت خیال رکھتے اور آداب شریعت میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا اس کے باوجود آپ کو ایک مرشد کامل کی تلاش تھی۔ آپؒ کی نظرِ انتخاب نے قطب العارفین حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ آف کوٹلہ شریف کو چنا۔ آپؒ نے بیعت ہونے کے بارے میں کہا کہ ”میں مراد بھی ہوں اور مرید بھی“ یعنی چاہنے والا بھی اور چاہا بھی گیا ہوں۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا تعلق میاں شیر محمد سے اس طرح ہے جس طرح حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔

آپ اپنے پیر و مرشد کا بے حد ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کو معراجِ کمال پر دیکھا تو خلافت عطا فرما دی۔ آپؒ نے فرمایا ”قیامت کا دن ہوگا۔ مولا عزّ و جل مجھ سے پوچھیں گے اے امیر الدین تجھے دنیا میں بھیجا تھا وہاں کیا کچھ کیا اور آخرت کے لئے کیا لائے ہو؟ تو میں اللہ تعالیٰ کو جواب دونگا: میرے آقا! دنیا میں غفلت ہی رہی، کچھ نہ کر سکا۔ صرف ایک کمائی کی ہے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر مالکِ ذوالجلال کے حضور پیش کر دونگا اور کہوں گا کہ اے اِلٰہ العالمین اس بچڑے (لڑکے) کی طفیل مجھے بخش دے۔“

آپ کا وصال مبارک 3۔ ربیع الاول 1347 ہجری بمطابق 20۔ اگست 1928ء بعمر 65 سال شرقپور شریف میں ہوا۔ آپؒ کی وصیت کے مطابق آپ کو

Marfat.com

ڈوہرانوالہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ وہیں آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ عام ہے۔
آپ کا عرس مبارک ہر سال 3,2۔ ربیع الاول کو شرقپور شریف میں منایا جاتا ہے اور ہزاروں عقیدت مند عرس میں شرکت فرما کر آپ سے اظہارِ عقیدت کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ امیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ امیر الدین صاحب قدس سرہٗ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد و پیشوا قصبہ دھرم کوٹ جو کہ مکان شریف سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے کے رہنے والے تھے۔ اوائل عمر میں ہی حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے مشرف ہو گئے تھے۔ حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو کمال محبت تھی۔ حسب الارشاد خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ نے محکمہ پولیس میں بعہدہ تھانیداری ملازمت اختیار کر لی۔ صرف تین سال ملازمت کی۔ پھر مستعفی ہو کر اپنے پیشوا حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو دریا کے کنارے ایک وظیفہ پڑھنے کا حکم دیا اور دو آدمی ہمراہ محافظت کے لیے بھیج دیے کہ مبادا وجد میں آ کر دریا میں گر پڑیں۔ اس اثناء میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور بہت سی برکات و فیوضات کے دروازے آپؒ پر مفتوح ہو گئے۔
گورنمنٹ انگلشیہ نے شروع عملداری میں نوسو (۹۰۰) ایکڑ زمین مکان شریف کے نذر کی۔ جس جگہ اب کوٹلہ شریف ہے۔ حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کارندوں کو وہاں کے دیہاتی لوگ قبضہ نہ کرنے دیتے تھے۔ آخر حضرت خواجہ امیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا گیا۔ آپ بفضل خدا بڑے قد آور جوان تھے۔ اپنے بازو کی ہمت سے زمین پر قبضہ کر لیا اور مخالفین کی ان کے مقابلہ میں کوئی پیش نہ گئی۔ ایک دیہاتی نے

Marfat.com

مخالفت سے آپ کو تکلیف پہنچائی۔ آخر اُس نے اپنے کیے کی سزا پائی۔ سخت بیمار ہوا اور اس کے سارے جسم میں کیڑے پڑ گئے۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ بذریعہ کشف اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلا دیا تھا کہ شرقپور میں ایک شیر مرد پیدا ہوگا۔ اس واسطے آپ نے سال بسال شرقپور تشریف لانا شروع کر دیا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''قیامت کے روز باری تعالیٰ مجھ سے سوال کریں گے کہ تم دنیا سے ہمارے حضور کیا تحفہ لائے تو مَیں عرض کروں گا کہ مَیں دنیا سے شیر محمد کو لایا ہوں۔''

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شاعری سے بھی شغف تھا۔ عموماً پنجابی زبان میں شعر کہتے تھے۔ آپ کا ایک کتابچہ ''چشمہ فیض'' تھا۔ جسے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کرایا۔ دو شعر تبرکاً درج کیے جاتے ہیں۔

در شان حضور نبی کریم ﷺ

جس دی صفت لولاک ہے کردا خود سبحان — بندہ اس دی صفت نوں کیہ کچھ کرے بیان

پیر و مرشد کی صفت میں

روشن کیتا دین نوں حضرت علی امام — خلقت وچہ ولائتاں پایا فیض تمام

حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نہایت بلند قامت حسین و جمیل اور خضر صورت تھے۔ آپ کا چہرہ سرخ، ریش سفید، پیشانی کشادہ اور بینی دراز نیز خندہ رو تھے۔ عمر ایک سو ساڑھے تیئس سال پا کر 9۔ ذیقعد 1331ھ کو راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ابو البرکات حضرت خواجہ امام علی صاحب قدس سرّہ

وحدانیت کے روشن چراغ، علم اور دانائی کے منور آفتاب، قبولیت کے آسمان کے

Marfat.com

درخشاں ستارے، انبیاء و مرسلین کے حقیقی وارث اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ کی کرامات مکان شریف کے گرد و نواح میں زبان زدِ خلائق ہیں۔ اُن کے لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں اور آپؒ کا قلب خداوند کریم نے ایسا منور مصقّل بنا دیا تھا کہ محفل اور مجلس میں کسی کو طاقت نہ تھی کہ دِل میں کوئی خیال تک لائے اور اگر کسی کے دِل میں کوئی خیال پیدا ہوتا تو فوراً آپ اشارتاً اس کو مجلس میں ارشاد فرما دیتے اور صاحبِ خیال فوراً سمجھ لیتا۔ آپؒ خاندان شریف نقشبندیہ مجددیہ کے روشن چراغ ہیں۔ آپؒ کی طفیل پنجاب میں اس سلسلہ عالیہ نے فروغ پایا اور سلسلہ کے موجودہ انوار جس قدر پنجاب میں روشن ہیں سب کا سلسلہ آپؒ کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۲۱۲ھ مقدس مکان شریف (موضع رتڑ چھتر) میں ہوئی۔

آپؒ کے والد ماجد میر سید حیدر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کی طفولیت کے زمانہ میں ہی آپ کے سر سے سایہ پدری اٹھا کر رحلت فرما گئے۔ آپؒ نے اپنے والد ماجد کی سرکردگی میں بعض فارسی کتابیں مولانا فقیر اللہ دین کوٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں اور چونکہ آپ کے آباؤ اجداد فنِ طب کا شغل رکھتے تھے آپؒ نے بھی کتب طب متداولہ حافظ محمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نور محمد صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے مطالعہ فرمائیں۔ اپنے ہم سبقوں سے ہر حالت میں سبقت لے گئے مگر درس و تدریس کے زمانہ میں بھی آپ کی طبع مبارک عشق کی طرف مائل تھی۔ اسی لیے فی البدیہہ اشعار جن میں سوز و گداز بھرا ہوتا آپؒ فرماتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک روز اعلیٰ حضرت شاہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے چہرہ مبارک کو بغور ملاحظہ فرمایا اور آپ میں قابلیت اور انوار فیضِ رحمانی جُبّہ نُورانی میں ملاحظہ فرما کر کمال مہربانی سے فرمایا ''برخوردار کون سی کتاب پڑھتے ہو؟'' آپ

Marfat.com

نے ابھی جواب نہیں دیا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا ''کتاب مثنوی شریف عمل اور اعتقاد کے لیے نیز صفائیِ قلب اور تقویتِ رُوح کے واسطے بہت مفید ہے۔'' حضرت اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق آپ نے کتاب مذکور کا مطالعہ شروع کیا۔ دوسرے روز حضرت اعلیٰ نے بلا کر مثنوی شریف کے تین شعروں کی تقریر فرمائی۔ حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس تقریر دلپذیر نے میرے دِل پر ایسی گرفت کی کہ مجھے کامل یقین ہوگیا کہ مثنوی شریف کا پڑھانا آپ پر ختم ہے۔

اُس روز سے مَیں نے مثنوی شریف کا سبق حضور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ آپؒ جس وقت تقریر فرماتے تمام حاضرین اور اہلِ مجلس بے خود ہو جاتے تھے۔ ابھی چند ورق ہی پڑھے تھے کہ آپ حافظ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے واسطے علاقہ جہلم کو تیار ہو گئے۔ مَیں نے آپؒ کے ہمراہ چلنے کی عرض کی۔ آپؒ نے نہایت مہربانی سے قبول فرمالیا۔ راستہ میں نہایت عجیب وغریب باتیں مشاہدہ میں آئیں۔ خصوصاً جب آپ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے اور فلکِ ولایت کے دونیّرِ اعظم جمع ہوئے تو اُس وقت بے شمار عجائبات اور مکشوفات وکرامات مشاہدہ میں آئیں۔

جب عام لوگوں کو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے دیکھا تو مَیں نے رخصت کے وقت دعائے دریوزہ کے لیے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ تجھ کو خداوند تعالیٰ جلّ شانہٗ اپنے پیرِ دستگیر ہادی ومرشد کی محبت کمال دِل میں عطا فرمادے اور اعلیٰحضرت کی طرف اشارہ فرمایا۔ جس وقت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا اعلیٰ حضرت کی محبت میرے دِل میں اس قدر جاگزین ہوگئی کہ بغیر آپ کو دیکھنے کے ایک ساعت آرام نہ ہوتا تھا۔ جب تک آپؒ کی زیارت سے

Marfat.com

محروم رہتا دنیا کی کوئی چیز اچھی معلوم نہ ہوتی تھی۔ آپ ؒ فرماتے ہیں کہ مَیں سولہ سال کی عمر میں ایک دفعہ حضرت فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ مبارک پر بہ ہمراہی خواجہ جان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چشتی زیارت کے لیے حاضر ہوا تو ایک مُنَجّم نے میری طرف توجہ کر کے فرمایا کہ یہ لڑکا بڑے عظیم مرتبے کا مالک ہوگا۔ اس کو اپنے خاندان کے ایک بزرگ سے فائدہ پہنچے گا۔ اُس وقت مجھے اپنے اقرباء میں سے کسی بزرگ کی سمجھ نہ آئی مگر اب معلوم ہوا کہ اُس مُنَجّم کا قول قریبِ صواب تھا۔ اب میں نے بیعت کے لیے عرض کیا تو اعلیٰ حضرت نے استخارہ کے لیے ارشاد فرمایا۔ دوسری دفعہ جب مَیں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اَب اِستخارہ کی حاجت نہیں۔ بیعت میں داخل فرما کر درجہ اکمل تک پہنچایا۔

سید صدر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ اور سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو شغل آپ کو فرمایا اُس پر تا آخر کار بندر ہے۔ آپ ؒ کو خداوند کریم نے اس قدر علوِ مرتبت عطا فرمایا تھا کہ اکثر طالبان پہلی ہی ملاقات میں اس درجہ تک پہنچ جاتے کہ کئی سالوں کے مجاہدہ اور مشقت سے اُس کا حصول مشکل تھا۔ آپ ؒ کی توجہ اکسیر احمر کا حکم رکھتی تھی۔ جس پر نظر پڑتی مِس خام سونا خالص بن جاتا۔ سبحان اللہ مگر باوجود اس عظیم مرتبہ کے آپ ہمیشہ مکان شریف سے دو میل جنوب کی طرف ایک پانی کا تالاب ہے جو ڈھولی ڈھاب کے نام سے مشہور ہے عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر وہاں تشریف لے جاتے اور علیٰحدگی میں دریا کے کنارے مراقبہ کی حالت میں فجر تک بیٹھے رہتے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ آپ ؒ نے اس قدر مجاہدہ کیا ہے کہ اس کا تحریر میں لانا حدِ امکان سے خارج ہے اور اس سرزمین میں آپ نے جہاں جہاں مجاہدہ کیا ہے انوار اور

Marfat.com

برکات ہویدا ہیں۔

آپؒ سے کثرت سے کرامات صادر ہوئی ہیں۔ اگر اِن سب کو یکجا کیا جائے تو ایک الگ دفتر بن جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 13 شوال 1282 ہجری بمطابق 1865ء کو ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف مکان شریف (رتڑ چھتڑ) مرجع خلائق ہے۔ آپؒ کے بعد آپ کے فرزندِ رشید حضرت میر صادق علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی مسند پر بیٹھے۔

حضرت شاہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
المعروف بھورے والے

آپ صحیح النسب سادات حاجی الحرمین شریفین، اپنے زمانہ کے غوث الاغیاث، شریعت اور حقیقت کے رموز کو کھولنے والے، قافلہ محبوباں کے سردار، ساکنین افلاک، زمینوں کے شیخ اور حضور ﷺ کے صادق جانشین ہیں۔ آپؒ کی کرامات اور خوارقِ عادات اس قدر عام مشہور ہیں کہ احاطہ تحریر میں لانا مُحال ہے۔ آپ کا مَسکن و مولد مکان شریف المعروف بہ رتڑ چھتڑ ضلع گورداسپور ہے۔ آپ کا مزار مبارک موضع مکان شریف میں چند زینہ اُتر کر زمین کے نیچے ہے۔ اسی واسطے حضور بھوریوالے حضرت کے نام مبارک سے مشہور ہیں۔

ابتداء عمر میں آپ گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ گھوڑے خریدنے کے لیے پشاور تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ کو تحصیلِ علوم کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ کچھ مدت وہاں رہ کر آپ ایسے کامل علوم وفنون میں ماہر ہوئے کہ طالب علمی کی حالت میں مشکل سے مشکل کتابوں پر حواشی تحریر فرماتے۔ علمِ دین کی تحصیل میں مصروف تھے کہ عنایت ایزدی

Marfat.com

نے آپ کے قلب میں شوق حصولِ سلوک اور علمِ باطنی کا پیدا کر دیا۔ اس کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ایک دن آپؒ نے ایک انگریز کو پشاور میں دیکھا کہ چند اشعار پڑھتا تھا اور نہایت سوز و گداز سے روتا تھا۔ جب آپؒ نے اُسے دیکھا تو آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور عشق کے جذبہ نے دل کی لگام کو سخت مضبوطی سے پکڑ لیا اور بموجب آیہ کریمہ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ سلطانِ محبت حقیقی اور بادشاہ خُلت تحقیقی نے دل کے تخت پر غلبہ پا کر تمام خواہشات نفسانی اور متاع حیات ظاہری کو برباد کر دیا۔ خُداوند تعالیٰ کی طرف سے آپؒ کے دل میں یہ بات ثبت ہو گئی کہ یہ سوز و گداز سوائے محبت الٰہی اور خُدا کی دوستی کے محال ہے اور اس کا حاصل ہونا سوائے پیرِ کامل کی صحبت کے ناممکن ہے۔ اس لیے اُسی روز آپ سے درس و تدریس سب چھوٹ گیا اور جس جگہ سے خوشبوئے محبت الٰہی سونگھتے فوراً اُسی طرف روانہ ہو جاتے۔ اسی اثناء میں آپ پشاور کے گرد و نواح اور ولایتِ غزنی اور کابل میں جس جس جگہ بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین کو سُنا حاضر ہوئے اور توبہ اور انابت کا ارادہ کیا۔ مگر مُلہم غیبی نے ہر جگہ اُن کو آواز دی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری نعمتوں کے حاصل ہونے کا یہ خزانہ نہیں ہے اور آگے چلو! حتّٰی کہ آپ ولایت سندھ میں حضرت قطبِ زماں حاجی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی پہلی ہی نظر میں آپ کمال منزلِ مقصود پر فائز المرام ہوئے۔

مترجم کاتب الحروف حضرت اعلیٰ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیّد شاہ حسین مخدومی رحمۃ اللہ علیہ ابھی اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے تھے اور حضرت حاجی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے حلقہ مریداں میں بیٹھے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ ایک طالب علم بڑی بلند استعداد والا پنجاب کی طرف سے آنے

Marfat.com

والا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی بڑی عزت اور اس پر قادر قیوم کی بڑی عنایت ہے۔
جب آپؒ خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت حاجی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس طالب علم کا میں ذکر کیا کرتا تھا وہ یہی صاحب ہیں۔ سبحان اللہ! جب آپؒ حاضر ہوئے تو پیر بزرگوار نے نہایت مہربانی اور کامل توجہ سے داخل طریقہ فرما کر نسبت خواجگان نقشبندیہ القا فرمائی۔ جس کی برکت سے آپؒ پر جذب اور سکر غالب ہو گیا اور جذب کی حالت میں یہ غزل پڑھتے ہوئے مجذوبانہ حالت میں جنگل کی طرف نکل گئے۔

زجام احمدی گر بازیک جرعہ بکام اُفتد — ہمائے اوج لاہوتی ہماں ساعت بدام اُفتد
منکرم مزمن است مدہوشی زجرعہ جامِ او یارب — الٰہی جرعہ جام او ویارم در بکامِ اُفتد
بیا اے ساقی وحدت بجائے سرفرازم کن! — مہم وصل محبوبم ازیں در انصرام اُفتد
عجب سریست اے یاران شدن مدہوش در عشقش — ہر آنکہ مست شد زیں مے بشرب ئے مدام اُفتد
زصفتِ ساغر مستش منم کے رسد یارب — حدیث ذوقِ اُواز مابگفتن کے تمام اُفتد
شرابِ مست وحدتِ اُو بیا شادی کن اے سرمست — دریں عشرت مرا یارب ہمیشہ صبح وشام اُفتد

پروردگار جل وعلےٰ نے آپ کو جذب حقیقی عطا فرمایا جس سے سوائے محبت باری تعالےٰ کے کسی چیز کی خواہش باقی نہ رہی اور نہ ہی پھر پیدا ہونے کی استعداد وجود میں رہ گئی۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

الغرض جب آپؒ پر جذب اور سکر غالب ہوا تو آپ وجد کی حالت میں جنگل کو نکل گئے اور سمندر کے کنارے جنگلوں میں پھرتے رہے۔ جب حالت کا زیادہ غلبہ ہوتا تو آپ کپڑے پھاڑ دیتے اور زمین پر لیٹتے۔ یہاں تک کہ سال کے بعد آپ کو ہوش آتا۔ زیارت پیر بزرگوار نے کھینچ کر درِ آستانہ کی طرف متوجہ کیا۔ جب خانقاہ مبارک پیر کی طرف روانہ

Marfat.com

ہوئے تو آپ کے پیر بزرگوار نے مریدوں کو فرمایا کہ شہبازِ توحید شاہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ آرہے ہیں۔ ایک دو دن کے بعد آپ آجاتے اور جب آپ تشریف لاتے اپنے پیر کے گاؤں کو دیکھ کر وجد ہو جاتا اور جب آپ مجلس میں تشریف لاتے تو مریدوں کی حالت نہایت عجیب ہو جاتی اور عجیب عجیب عقدے حل ہوتے۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہ۔ جب تیسری دفعہ آپ اپنے پیر خانہ سے جذب اور وجد کی حالت میں مستانہ وار نکلے تو قریباً تمام علاقہ سندھ میں ویرانوں اور آبادیوں میں آپ مستی کی حالت میں پھرتے رہے اور اس اثناء میں آپ سے اس قدر کرامات اور مکشوفات ظہور میں آئے جو سندھ میں تواتر کی حد تک مشہور و معروف ہیں۔ ان میں سے اگر عشرِ عشیر بھی تحریر میں لایا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ اسی حالت میں آپ شکار پور پہنچے اور وہاں جا کر سُکر کم ہوا تو آپ نے اس جگہ بیشمار غزلیں فارسی زبان میں توحید آمیز ارشاد فرمائیں اور اپنا حال بذریعہ قال بیان فرمایا۔ ان میں سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔

بہر سوئے کہ رُو آرم جمالِ یارے بینم — بہر طرزے کہ اندیشم رُخِ دلدارے بینم
زعکسِ عارضِ شمعش چناں جلوہ نمایاں شد — ہزاراں نازنین گلرو پری رخسارے بینم
بہ چمنستانِ گُل شہنازِ حسن گلعذارِ اُو — چہ سرو لالہ و سنبل بنفشہ زارے بینم
چہ ذوقِ اُو بدل اُفتد ہمہ عالم برقص آید — چہ مرغ و مور ماہی را درو دیوارے بینم
چشیدم جرعہ وحدت زنرگس چشم او مستم — ز ساغر چشم مخمورش جہاں خمارے بینم
ہزاراں ہاچو مجنوں شد ز عشقِ لیلیٰ ابرویش — جہاں شد مست و مدہوشی عجب اسرارے بینم
زبرق آتش عشقش درونِ جگر مُشتاقاں — شد صد شعلہ ہا بالا دچوں گلنارے بینم
زحُسنِ قوس ابرویش ہلالِ عید تابانِ است — زدورِ چشمشِ آہو ہمہ سرشارے بینم

Marfat.com

بذوقِ دِل غزل گفتن بود کارِ تو اے سرمست زبان دُرِ فشانِ توچہ گوہر بارے بینم

اس دفعہ جب شکار پور سے پیر بزرگوار کے آستانہ عالیہ پر تشریف لائے تو آپؒ نے کمال مہربانی سے ارشاد فرمایا کہ آپ پر خدا کریم کی کمال عنایت اور بے نہایت مہربانی ہے کہ اس ذات پاک نے آپ کو بحرِ استغراق سے نکال کر اوجِ کمال تک پہنچا دیا۔ آپ کو غزل اشعار سے اجتناب کرنا چاہیے کہ مقصود تک پہنچنے میں حائل ہیں اور کمال مہربانی سے گلے لگا کر خلعت خلافت عطا فرمائی اور اپنے وطن پنجاب میں مراجعت کی اجازت فرما دی۔ آپ جب اپنے وطن میں تشریف لائے تو تھوڑی ہی مدت میں بے شمار سالکان طریقت کا ہجوم آپ کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ جس پر بھی آپ کی نگاہ جذب کی حالت میں پڑی تو وہ اسی رنگ میں رنگا گیا۔ جس وقت سے آپ اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ کو حضور ﷺ کی زیارت کا بے حد شوق تھا اور اکثر بار آپ سمندر کے کنارے جا کر واپس آتے رہے۔ آپ کو وطن میں اقامت اختیار کیے ہوئے تھوڑی مدت گزری تھی کہ پھر زیارت حضور ﷺ کا شوق غالب ہوا اور بغیر کسی سامان کے روانہ ہو گئے۔ اس راستہ میں بے شمار مقاماتِ سلوک طے ہوئے اور مکہ مکرمہ میں طواف کی حالت میں آپ پر اس قدر وجد ہوتا کہ اکثر مطوفین پر رقت طاری ہو جاتی اور بہت آدمی وجد سے مغلوب ہو کر لیٹتے اور کپڑے پھاڑ دیتے۔ خصوصاً ایک شخص مسمی بہ مرزا سنگین بیگ ہندوستانی کہ ان دنوں مکہ معظمہ میں ملازم حرم شریف میں تھے اور حاجیوں کی حفاظت کی خدمت پر مامور تھے بہت متاثر ہوئے اور کمال ذوق سے ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ آپ جب فرائض اور ارکانِ حج مبارک سے فارغ ہوئے تو جو شوق آپ کو کشاں کشاں دیارِ محبوب میں لایا تھا اُس طرف (یعنی مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ منورہ شرفا تعظیما پر نظر پڑی تو

Marfat.com

آپ پر اس قدر وجد غالب ہوا کہ قافلے والے اکثر مرد مان آپ کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ اسی قافلہ کے ساتھ مرزا صاحب موصوف سنگین بیگ بھی تھے۔ اسی حالت میں آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور مجھے طریقہ عالیہ میں داخل فرمالیا جاوے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم دیارِ سندھ میں پیر بزرگوار کی خدمت میں پہلے جاؤ اور پورا پتہ وہاں کا تحریر فرما کر دیا۔ مرزا صاحب موصوف آپ کا تحریری ارشاد لے کر سندھ میں حاضر ہوئے اور پیر بزرگوار حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور صحبت عالیہ میں رہ کر تصوف میں درجہ اکمل تک سرفراز ہوئے۔

حضرت شاہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ میں روضہ مبارک حضور ﷺ پر پہنچے تو پختہ ارادہ کرلیا کہ بقیہ تمام عمر روضہ مبارک پر حاضری میں گزرے گی۔ جب کچھ مدت آپ کو گذری اور انواع واقسام فیضانِ محمدی ﷺ سے فیضیاب ہوئے تو ایک رات حضور ﷺ خواب میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا ''اے شاہ حسین تم اپنے وطن پنجاب میں واپس جاؤ کہ تم سے لاکھوں مخلوق فیضیاب ہوگی اور ہزارہا تشنگانِ آبِ معرفت آپ سے سیراب ہوں گے''۔ آپ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا بیقرار دِل آپ ﷺ کے دربار سے دُور ہونے کو نہیں گوارا کرتا۔ میری جان اور دِل کا آرام آپ ﷺ کی حضوری ہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اس میں کمالِ حکمت پوشیدہ ہے۔ باوجود ہزارہا مخلوق کے فیضیاب ہونے کے آپ کے عزیزوں میں سے ایک شخص آپ سے بہرہ یاب ہو کر باعثِ ہدایت عام مخلوق ہوگا اور اولیاء اللہ میں سے اُس کا درجہ مثل سورج کے ستاروں پر فائق ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے دِل میں خیال آیا کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی شخص اس وقت مسند خلافت پر موجود نہیں۔ شاید کوئی شخص ہوگا۔ نیز

Marfat.com

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کامل شخص کی ملاقات کو جی چاہے تو علاقہ کھڑی کھڑیالی موضع سموال علاقہ جہلم میں ہمارے مقربوں میں ایک شخص حافظ محمود صاحب ہیں وہاں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ ملاقات حاصل کرو۔ چنانچہ آپ مطابق ارشادِ رسولِ پاک ﷺ کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں آئے اور وہاں خانہ کعبہ وحجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم صفا ومروہ وغیرہا سے بیشمار فوائد اور عجائبات سے دوبارہ مستفید ہو کر وطن شریف میں تشریف لائے۔ اپنے قبلہ کعبہ پیر بزرگوار کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر چند یوم کی ملازمت کے بعد رخصت ہوئے اور مکان شریف اپنے وطن میں رونق افروز ہوئے۔ بعد گزرنے چند یوم کے شوق ملاقات حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ کا غالب ہوا۔ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق دریائے جہلم کے کنارے علاقہ کھڑی کھڑیالی موضع سموال میں جا کر آپ کی زیارت سے آنکھوں کو نُور اور دِل کو سرور حاصل ہوا۔ حافظ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُس زمانہ میں اواخر سلوک تجلیِ صَمَدی سے مشرف تھے کہ اس حالت میں سالک کھانے پینے کی حاجت سے بے پروا ہو جاتا ہے اور مَلکی یعنی فرشتوں کی خصلتوں سے بہرہ یاب ہوتا ہے۔ آپ نے جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ آپ کو حضور ﷺ کی سنّت کو ترک نہ کرنا چاہیے اور جبراً منہ کھول کر لقمہ منہ میں ڈالا اور اس طرح ہر روز ایک لقمہ بڑھاتے جاتے تھے کہ آپ کی کوشش ظاہری اور ہمت باطنی سے دوبارہ اُن میں طعام کی خواہش پیدا ہوئی اور اس مقام سے ترقی فرما کر اعلیٰ علیین میں گامزن ہوئے اور آپ فرماتے ہیں کہ سالک کے لیے اخیر مقام یہی ہے اور اکمل درجہ اہلِ ولایت کا یہاں ختم ہوتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال **1227** ہجری بمطابق **1812**ء کو ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس مکان شریف (رتڑ چھتڑ) ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت) میں مرجع خلائق ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ط

Marfat.com

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

تحریر: سید اقبال حسین شاہ

6 مارچ 2007ء کا واقعہ ہے کہ مجھے شیخ محمد ارشد صاحب کا فون آیا کہ لاہور میں ہوں اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری چکوال میں ہیں۔ میاں صاحبؒ نے مجھے فون پر حکم دیا ہے کہ آپ اس ناچیز سید اقبال احمد کو ساتھ لے کر چکوال آئیں کچھ ضروری مشورے کرنے ہیں۔ میں پشاور سے روانہ ہوا اور شیخ صاحب لاہور سے چکوال پہنچ گئے۔ ہم میاں صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے بہت شفقت فرمائی۔ ہم چند گھنٹے ان کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ طویل علمی اور روحانی باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں لیکن خاص موضوع یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس تھی۔ میاں صاحبؒ کی دلی خواہش تھی کی پشاور میں یہ کانفرنس منعقد کی جائے۔ میں نے اور شیخ صاحب نے آپؒ سے وعدہ کیا، کھانا کھایا، واپسی کی اجازت ملی اور ہم واپس پشاور آ گئے۔

جہاں تک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کا تعلق ہے کچھ عرصہ پہلے جناح پارک میں دو مرتبہ بہت بڑی کانفرنس ہوئی لیکن حالات کے پیش نظر کھلی جگہ یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا البتہ خانقاہوں اور مدارس میں یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ میاں صاحبؒ کی شدید خواہش تھی وہ اس لئے کہ آپؒ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت اور عشق تھا جس نے آپؒ کو مجبور کیا۔ میں اور شیخ صاحب نے مشورہ کیا اور اس خوش قسمتی سے یہ میزبانی شیخ صاحب کے حصے میں آئی۔ ہمارے مشورے کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ تو میاں صاحبؒ کی خواہش تھی کہ کانفرنس میاں صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہو۔

جس وقت تاریخ اور وقت کا تعین آپ نے فرمایا۔ اس پر میاں صاحبؒ انتہائی

Marfat.com

مسرور ہوئے اور کانفرنس سے ایک دن پہلے شیخ صاحب کی رہائش گاہ پر واقع شامی روڈ پشاور تشریف لائے۔ آپؒ کے تشریف لانے کا علماء ومشائخ کو پتہ چل گیا تو وہ جوق در جوق آپؒ سے ملنے کے لئے آنے لگے۔ جن میں خاص طور پر حضرت شیخ گل محمد صاحب مدظلہ العالی لنڈی کوتل اور دیگر علما تھے۔ میاں صاحبؒ کے تشریف لانے کے دوسرے دن 13 مارچ 2007ء کو یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

کانفرنس میں شرکت کے لئے علماء ومشائخ کی کثیر تعداد تشریف لائی جن میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ پیر رحمت کریم صاحب، ڈاگ اسماعیل خیل، صاحبزادہ نورالحق قادری، صاحبزادہ عبدالعظیم قادری، صاحبزادہ نورالدین، صاحبزادہ محمد ہمایوں قادری لنڈی کوتل، سید ظاہر علی شاہ پشاور، سید شمشاد علی شاہ اکبر پورہ، سید نورالحسین قادری پشاور، سید لیاقت علی شاہ، مولانا شمس الرحمان شمس، حافظ محمد ایوب جانیؒ، اور حافظ شاھد ودود اور دیگر علماء ومشائخ موجود تھے۔ یہ کانفرنس میاں صاحبؒ کی زیر قیادت شروع ہوئی۔ جناب حافظ ودود نے کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد نعت رسول مقبول پڑھی گئی اور بعد میں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ علماء ومشائخ نے حضور نبی ﷺ کی حیات طیبہ، محبت، عشق پر روشنی ڈالی اور یوں سلسلہ تقاریر کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے قوم پوری جہالت اور گمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ بت پرستی عام تھی اور کوئی خطہ ایسا نہیں تھا جہاں توحید کا نور جلوہ گر ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کو سجدے کرتے ہوں۔ آپؐ کے تشریف لانے سے ہر طرف آپؐ کے نور کی روشنی پھیل گئی اور بتوں کے پجاری اللہ کے پجاری بن گئے۔ کعبے کا ننگے ہو کر طواف کرنے والے کعبے کو غلاف چڑھانے والے بن گئے۔ کعبے کے اندر بت سجانے والے کعبے کو پاک کرنے والے بن گئے اور بیٹیوں کو زندہ

Marfat.com

گاڑنے والے بیٹیوں کے محافظ بن گئے۔ اگر آپ ﷺ نہ آتے تو آج ہم کلمہ توحید نہ پڑھ رہے ہوتے۔

آپ ﷺ کے آنے سے پہلے زمین خشک تھی قحط سالی تھی۔ جانور بھوکے مر رہے تھے۔ آپ ﷺ جس وقت والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ایسی بارش برسائی کہ خشک زمین سرسبز ہوگئی۔ کھیت لہلہانے لگے۔ سمندر کے جانور ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ اے سمندر والو مبارک ہو کہ اللہ کا حبیب ﷺ آ رہا ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ میرے سینے میں تھے اور میں کسی بت کے قریب سے گزرتی تو بت زمین پر گر جاتا اور ''ھو اللہ احد'' کے نعرے لگاتا۔

تمام کائنات کی اصل حضور ﷺ ہیں۔ اس کی بنیاد حضور ﷺ ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے کہ ''اے میرے حبیب ان سے فرما دو کہ تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، ازواج، رشتہ دار، مال و جان، کاروبار اگر ان میں سے کوئی چیز اللہ اور اس کے حبیب کے درمیان آڑے آئیں تو پھر تم انتظار کرو کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ ہر وقت آپ ﷺ کے قدموں میں رہتے تھے۔ ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا کبھی ناغہ بھی کر لیا کرو۔ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دل برداشت نہیں کرتا۔ حضرت علیؓ نے کسی سے پوچھا کہ حضور پرنور ﷺ سے کتنا پیار ہے فرمایا: ''ان کی محبت مال و جان اولاد سے بڑھ کر ہے حتیٰ کہ پیاسے کو ٹھنڈا شربت جتنا پیارا لگتا ہے ہمیں حضور سے ٹھنڈے شربت سے بھی زیادہ پیار ہے۔'' حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو جس سے پیار کرے گا وہ قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا۔'' یہ سن کر ہمارے دل باغ باغ ہو گئے۔ حضرت انسؓ بولے یا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پیار ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے پھر تو میرا یار ہے۔ پھر فرمایا ابوبکر و عمر سے پیار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو تیرا بیڑا پار ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ! کچھ ایسے لوگ میرے بعد آئیں گے وہ مجھ سے اتنا پیار کریں گے اور کہیں گے کہ مال و جان جائے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک نظر آ جائے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کب آئیں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے بعد آئیں گے۔ یہ گنہگار بھی ہوں گے لیکن ان کے دل میرے پیار سے خالی نہیں ہوں گے۔ (الحمدللہ) یہ خوشخبری ہمارے لئے ہے۔

ایک مشہور واقعہ غازی علم دین شہید کا ہے جس نے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (راج پال) کو قتل کیا تھا۔ اس کے وکلاء نے مجبور کیا کہ قتل سے انکار کر دو جان چھوٹ جائے گی۔ اس نے جواب دیا رات والا جلوہ جو میں نے دیکھا ہے اگر آپ دیکھ لیتے تو جان کی پروا نہ کرتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس پہاڑ سے محبت کرتے ہیں۔ ستون حنانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محراب کے پاس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون سے ٹیک لگاتے تھے۔ جب منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا تو وہ ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رونے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھاتی سے لگایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اسے چھاتی سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ رو تو جس باغ میں تھا وہاں بھجوا دوں گا۔ لوگ تیرا پھل کھائیں گے تو سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔ اس نے انکار کیا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے علیحدہ نہیں ہونا چاہتا تھا پھر جنت کا وعدہ فرمایا اور قدموں میں دفنا دیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہی جنت ہے۔

Marfat.com

ہم پر حضور ﷺ کی محبت فرض ہے۔ جب ان سے محبت ہو گی ان کی سنتوں سے بھی محبت ہو گی ان کی گلیوں سے پیار ہو گا ان کے شہر سے پیار ہو گا ان کے پیاروں سے پیار ہو گا۔ جس دل میں آپ ﷺ کی محبت نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔

تقاریر ختم ہوئیں۔ آخر میں میاں صاحبؒ نے حضور ﷺ کی شان بیان فرمائی۔ صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؒ نے فرمایا کہ ''جس نے حضور ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ جس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میری ذات کفر اور اسلام کے درمیان فرق ہے۔ کفار کا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو مارنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کے دل سے نبی کریم ﷺ کا پیار نکال دو۔ ان کی محبت کا چراغ بجھا دو یہ جیتے جی مر جائیں گے۔ جو نبی ﷺ کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔

ہم حضور ﷺ کا میلاد کیوں مناتے ہیں ہم حضور ﷺ کا ذکر زور و شور سے کیوں کرتے ہیں اس لئے کہ ہم نبی ﷺ کو اللہ کی دلیل سمجھتے ہیں، دلیل سمجھ کر کبھی آپ ﷺ کی آنکھوں کی باتیں کرتے ہیں، کبھی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی، کبھی آپ ﷺ کے سینہ مبارک کی کیونکہ ہمیں زیادہ پیار دلیل سے نہیں دعوے سے ہے۔ ہم اس دعوے کو مضبوط کرنے کے لئے دلیل کو مضبوط کرتے ہیں۔ دلیل ہیں میرے نبیؐ اور اس لئے دلیل کو میرے رب نے مضبوط بنایا جسمانی اور روحانی طور پر۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کا نام لیا جب سرکار دو عالم ﷺ کی باری آئی (یا ایھا النبیؐ) پورا قرآن پڑھ لو کہیں نہیں ملے گا کہ اللہ نے میرے نبی کا نام لیا ہو (یا ایھا الرسول، یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر، یٰسین، طٰہٰ) بلکہ کسی نے اگر میرے نبیؐ کا نام لیا تو اللہ نے حکم دیا کہ

Marfat.com

میرے نبی ﷺ کو ایسے نہ پکارو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خاتم النبین بنایا اور قرآن پاک کو خاتم الکتب بنایا۔ اللہ نے ہم پر شریعت ختم کردی اور نبی کریم ﷺ پر رسالت ختم کردی۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

آپ ﷺ کی عظمتیں بیان ہوتی رہیں گی۔ آپ ﷺ کا چرچا ہوتا رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ سے محبت، پیار، عشق، اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔"

اس کے بعد میاں صاحبؒ نے اختتامی دعا فرمائی اور اس طرح یہ مبارک اور نورانی محفل اختتام پذیر ہوئی۔

Marfat.com

فخر المشائخ کا روحانی عروج

پروفیسر خالد بشیر

فخر المشائخؒ بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی، شہباز لا مکانی، واقفِ اسرارِ حقانی، پیر طریقت، رہبر شریعت قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کی نشانی تھے۔ آپؒ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور حضرت ثانی لا ثانیؒ کے حقیقی جانشین تھے۔ چہار دانگ عالم میں شرقپور شریف کی وجہ شہرت اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ ہیں جنھوں نے آزاد خیال، نیچریت اور دہریت کے پُرفتن دور میں سنت کو زندہ کیا۔ آپؒ کے جانشین حضرت ثانی لا ثانی شرقپوریؒ نے اس مشن کو آگے بڑھایا اور فخر المشائخ نے اس مشن کو اوجِ کمال تک پہنچایا۔ آپ قول و فعل اور گفتار و کردار میں سلف صالحین کی زندہ تصویر تھے۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیاں موجودہ دور کے ہر سجادہ نشین اور دیگر صاحب ثروت انسانوں کے لئے قابل تقلید ہیں۔

بقول اقبالؒ

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

میں تحقیق کرتا رہا کہ اس بلند پرواز صوفی کے روحانی مقام کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ فارسی زبان کا مقولہ ہے

ولی را ولی می شناسد

ترجمہ: ولی ولی کو پہچان لیتا ہے۔

بندہ کسی ایسے صاحب حال بزرگ کی تلاش میں رہا جس نے فخر المشائخؒ کے ساتھ جوانی کے دن گزارے ہوں۔ کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے بارے میں اندازہ لگانا ہو تو

Marfat.com

اُس عظیم ہستی کی جوانی کو دیکھا جاتا ہے۔ خوش قسمتی سے گجرات میں میاں فضل حبیبی سے ملاقات ہوئی جو تصوف پر کئی کتابیں لکھ چکے ہیں جن کی کتاب (حضور ﷺ بحیثیت وزیر اعظم کائنات) نے تصوف کے حلقوں میں بڑی مقبولیت اور شہرت حاصل کی۔ حبیبی صاحب حضرت پیر حبیب اللہ شاہ نقشبندی مجددی سیدوئی کے مرید خاص تھے اور انہوں نے بچپن ہی سے اپنے مرشد کے وصال تک اکتسابِ فیض کیا۔ پیر حبیب اللہ شاہؒ ایک کامل صوفی تھے لیکن انہوں نے تمام عمر اپنے آپ کو چھپائے رکھا حتیٰ کہ جب آپ کی ملاقات اقبال کے مرشد حضرت قاضی سلطان محمود آوانی قادریؒ سے پیر شاہ دولہؒ کے مزار پر ہوئی تو قاضی صاحبؒ نے فرمایا: اتنا اخفاء! اپنے آپ کو چھپائیں نہیں لوگوں کو فیض دیں۔ حبیبی صاحب نے اپنے مرشد کی صحبت اور معیت میں خوب فیض حاصل کیا اور حق گوئی اور بے باکی اُن کا جزو لاینفک بن گیا۔ راقم نے حبیبی صاحب کو بتایا کہ بندہ کو فخر المشائخ کے ساتھ چند راتیں گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب بھی میں نے نیند سے بیدار ہو کر آپ کو دیکھا تو آپ کو نوافل، وظائف، یا مراقبہ میں مصروف دیکھا۔ حبیبی صاحب نے فرمایا۔

''پروفیسر صاحب آپ کے پیر قیوم ہیں قیوم سوتا نہیں''

بندہ نے حبیبی صاحب سے گزارش کی کہ آپ نے جوانی کے کافی ماہ و سال فخر المشائخ کے ساتھ گزارے ہیں اس لئے آپ پر ایک مضمون لکھ دیں۔ حبیبی صاحب نے ماہنامہ نور اسلام کے لئے مضمون بعنوان (قیوم زماں فردِ دوراں مخزن عرفان) لکھ دیا جو اس ماہنامہ کے شمارہ جولائی 2014ء میں چھپ چکا ہے۔ (بحوالہ نور اسلام جولائی 2014 ص 34-37)۔ جس میں اُنہوں نے قیوم زماں کی تفصیل سے وضاحت کی ہے اس مضمون کی دوسری قسط ستمبر 2014ء میں چھپی ہے۔

Marfat.com

حبیبی صاحب کی شادی لاہور میں جس خاندان میں ہوئی وہ گھرانہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خواص میں تھا۔ جنوری 1964ء میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے کی نعمت سے نوازا۔ اُن ہی دنوں ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ قدس سرہ کی زیارت کے لئے شرقپور شریف حاضر ہوئے ہیں۔ اسی دوران اُن کے دوستوں مولانا فیروزالدین اور ٹھیکیدار علم دین نے اُنہیں بتایا کہ میاں جمیل احمد شرقپوری چوک دالگراں میں واقع مقبول عام پریس میں ہر اتوار کی صبح کو تشریف لاتے ہیں اور دوست احباب سے ملاقات کرتے ہیں۔ لہٰذا حبیبی صاحب بھی اپنے ان دو دوستوں کے ہمراہ میاں صاحب سے ملاقات کرتے رہے۔

چند ملاقاتوں کے بعد صاحبزادہ میاں جمیل احمدؒ صاحب نے ہم تینوں کو شرقپور شریف حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کے تحت ٹھیکیدار علم الدین صاحب اپنی کار میں ہم دونوں کو بٹھا کر دن دس بجے کے قریب لے گئے۔ وہاں کے آداب کے مطابق ہم نے بڑے حضرت صاحب میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مزار پر حاضری دی۔ دیگر قبور پر بھی حاضری دی۔ کھانے کے وقت صاحبزادہ میاں جمیل احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کھانے کا انتظام جس کمرے میں کیا وہ حجرہ بڑے حضرت صاحب کی مسند گاہ تھی جس میں آپ جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ جیسے ہی حجرہ مبارک میں داخل ہوا تو مجھے 1964ء والے خواب کا واقعہ یاد آ گیا وہی مسند اور وہی آثار تھے جو بڑے میاں صاحب علیہ الرحمہ کے دور کے تھے۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے ہمیں اسی حجرہ میں طعام کھلایا جس حجرہ کو میں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ ٹھیکیدار علم دین اور مولانا فیروزالدین کو آمنے سامنے بٹھا دیا۔ اُن دونوں نے ایک برتن میں اکٹھے کھایا اور مجھ عاجز کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔

Marfat.com

کسی صوفی کے بارے میں دوسرے سلاسل کے لوگ اگر کوئی رائے دیں تو وہ مستند رائے کہلاتی ہے اس لئے ہم نے جتنے علماء فضلاء اور صاحب حال بزرگوں کی آراء شامل کی ہیں۔اُن میں کوئی بھی فخر المشائخ کا بیعت نہیں ہے بلکہ اُن لوگوں سے آپ کے دوستانہ تعلقات رہے۔اب ہم عصرِ حاضر کے ایک بے باک رائٹر نقاد اور صاحب حال بزرگ کی رائے بیان کرتے ہیں جو 1955ء سے 2013ء (وصالِ فخر المشائخ) تک لاہور میں فخر المشائخ کے ساتھ رہے اور آپ کی زندگی کے شب وروز کے لمحہ لمحہ سے اچھی طرح واقف تھے۔آپ وزارت محنت میں انسپکٹر بھرتی ہوئے اور مجسٹریٹ کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے۔آپ ماہنامہ (جہان رضا) کے چیف ایڈیٹر تھے اور تمام عمر اس رسالے کے ذریعے مسلک حقہ اہل سنت کی نمائندگی کرتے رہے۔میرا اشارہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب کی طرف ہے جو حق گوئی اور بے باکی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

بڑے بڑے فضلاء صوفیہ اور پیرانِ عظام کو شریعت کی مخالفت پر کھری کھری سناتے لیکن اُن کا انداز تنقید خوب صورت اور خوشگوار مزاح سے بھرپور ہوتا کہ تنقید کا شکار بھی محظوظ ہوتا اور محفل میں قہقہوں کی خوشبو پھیل جاتی۔بندہ کو بھی قبلہ فخر المشائخ کی معیت میں فاروقی صاحب کی چند محافل میں شریک ہونے کا موقع ملا۔انگریزی کے ناول نگار ڈِکنز کی طرح آپ محفل کو کشتِ زعفران بنادیتے تھے۔ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کے گولڈن جوبلی نمبر کی تقریب رونمائی 9 دسمبر 2006ء بروز ہفتہ ہمدرد سنٹر غازی علم الدین شہید روڈ لاہور میں منعقد ہوئی۔بندہ نے اس محفل میں شرکت کی اور شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ اور معروف احمد صاحب کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کرتا رہا اور انتظامات کی نگرانی کرتا رہا۔اس محفل میں ملکی اور غیر ملکی دانشور اور سکالرز شامل ہوئے۔صاحبزادہ میاں خلیل احمد

Marfat.com

شرقپوریؒ، صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقیؒ، پروفیسر منور حسین، جسٹس (ر) منیر مغل صاحب، اور میک گل یونیورسٹی مانٹریال کینیڈا سے پروفیسر ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ اس تقریب میں فاروقی صاحب کا خطاب بڑا دلچسپ پُر اثر اور فکر انگیز تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ''وہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے پرانے دوست ہیں اور اُس وقت سے اُن سے دوستی نبھا رہے ہیں جب کہ اُن کی عمر بائیس سال تھی'' ۔ یہ 1955ء کی بات ہے جب فاروقی صاحب وزارت محنت میں انسپکٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میاں صاحب اکثر ان کے گھر آجاتے تھے اور ہم دونوں ایک ہی کمرے میں سوتے تھے۔ ایک دن میاں صاحب اُن کے گھر آئے تو فاروقی صاحب سو گئے اور وہ نفل پڑھنے لگے صبح ناشتے پر دونوں حضرات کا مکالمہ ہوا:

فاروقی صاحب: میاں صاحب! رات آپ نے کیا حرکت کی؟

میاں صاحب: کیا کیا؟

فاروقی صاحب: آپ دو سو نفل پڑھ گئے۔

میاں صاحب: آپ کو کیسے پتہ چلا؟

فاروقی صاحب: میں رضائی میں منہ چھپائے گنتا رہا۔

میاں صاحب: آئندہ نہ جاگا کرو چپ کر کے سو جایا کرو۔

فاروقی صاحب نے فرمایا کہ اسی طرح ایک اور رات میاں صاحب میرے پاس ٹھہرے تو آپ تین گھنٹے تک مراقبہ میں بیٹھے رہے۔ صبح پھر دونوں حضرات کا مکالمہ ہوا۔

فاروقی صاحب: آپ رات کیا کرتے رہے؟

میاں صاحب: تم سوتے بھی ہو یا جاسوسی کرتے رہتے ہو۔

Marfat.com

فاروقی صاحب: اب آپ نے مراقبہ شروع کر دیا۔

فاروقی صاحب نے فرمایا کہ میاں صاحبؒ 22 سال کی عمر میں غوث بن چکے تھے کیونکہ مجھے پروفیسر منور حسین صاحب نے بتایا تھا کہ میاں صاحب غوث ہیں اور ٹھیک دس سال بعد 1965ء میں آپ قیومیت کے مقام پر فائز ہو چکے تھے۔ اُس کے ثبوت کے لئے راقم اگلے صفحات پر خواجہ امام علی شاہ نقشبندی مجددی مکان شریفی قدس سرہ العزیز کی آپ کے بارے میں پیشین گوئی پیش کرے گا۔ پروفیسر منور حسین صاحب فخر المشائخؒ کے والد صاحب قبلہ حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور فاروقی صاحب کی طرح بے باک نقاد اور حق کی آواز بلند کرنے والے سکالر ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے فاروقی صاحب نے مزید فرمایا۔

میں اس جلسہ میں پیرانِ نقشبند کو چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی پیر اُٹھے اور بتائے کہ کس نے میاں جمیل احمد رحمتہ اللہ علیہ جتنا کام کیا؟ کہیں درس گاہیں قائم کیں کہیں مدرسے و مساجد قائم کیں۔ شہر شہر یوم مجدد منایا، نور اسلام کے کئی نمبر جاری کئے۔ جہاں کہیں کوئی مجددی ملا اُسے گلے لگا لیا۔ جب افغانستان کے ملا شور بازار مجددیؒ کے بیٹے فضل عثمان مجددی لاہور میں فوت ہوئے میاں صاحب نے ایک پورا جہاز چارٹر کرایا اور اُن کی میت کو کابل لے جا کر اُن کے خاندانی قبرستان میں دفن کروایا۔ آج پاکستان میں کتنے امیر لوگ ہیں، کیا کوئی کسی کے لئے جہاز چارٹر کرواتا ہے؟ ترکی کے ایک سکالر حسین حلمی ایشیق حضرت مجدد الف ثانیؒ پر کتابیں شائع کرتے تھے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ چل کر ان کی زیارت کے لئے ترکی گئے۔ اُن سے کتابیں خریدیں اور اُن کا حوصلہ بلند کیا۔ روس کی ریاستیں آزاد ہوئیں میاں صاحبؒ نے کہا: چل فاروقی! خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت

Marfat.com

کے لئے چلیں ہوائی جہاز کا کرایہ میں دوں گا۔ بعض پیروں نے مجھے کہا کہ تم حضرت میاں جمیل احمد سے بڑی محبت کرتے ہو۔ میں نے کہا: ''وہ ہیں ہی محبت کے لائق میں کیوں نہ اُن سے محبت کروں وہ محبت کا منبع ہیں''۔

(بحوالہ مختصر تذکرہ فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ پنجاب یونیورسٹی پریس لاہور 2014 صفحہ 30 تا 37)

مکان شریف اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے دادا پیر کا مسکن ہے۔ آپؒ اپنے پیرومرشد خواجہ امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ اکثر وبیشتر وہاں پر حاضری دیتے تھے۔ آپؒ کو مکان شریف سے والہانہ عقیدت تھی۔ ایک دفعہ آپؒ مکان شریف سے باہر ایک آدھ کلومیٹر دور گئے تو آپ کو ایک بوڑھا سکھ ہل چلاتا ہوا نظر آیا۔ آپؒ نے اس سکھ سے پوچھا کیا آپ نے خواجہ صاحبؒ کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا: ہاں، آپ خواجہ امام علی شاہ صاحب قدس سرہ کے بارے میں کچھ سننے کے لئے اُس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے۔ وہ سکھ یوُں گویا ہوا۔ میں اپنے باپ کے ہمراہ خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور میرا باپ کہا کرتا تھا کہ جب ہم کھلیانوں سے فصل اٹھا لیتے تھے تو کوئی جانور زمین پر گرا ہوا دانہ نہ اُٹھاتا تھا جب تک خواجہ صاحبؒ حکم نہ فرماتے تھے اور جب مکان شریف کی زمین سے کوئی ڈھیلا اُٹھاتے تھے تو اس میں سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔

(حوالہ: حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری۔ حدیث دلبراں شرقپور شریف 1997 صفحہ 68)

پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مکان شریف وہ جگہ ہے جس کے نام پر اہل نسبت وجد میں آجاتے ہیں۔

(حوالہ: حدیث دلبراں صفحہ 68)

Marfat.com

حضرت پیر بڈھن شاہ کلانوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

مکان شریف خدا کی رحمت کا مورد ہے اور ملائکہ کے اُترنے کا مقام ہے۔

(حوالہ: حدیث دلبراں صفحہ 68)

قیوم عالم خواجہ امام علی شاہ قدس سرہ (1212ھ۔1282ھ) نماز تہجد سے اشراق تک اور عصر سے عشاء تک حلقہ اور مراقبہ میں مشغول رہتے۔ اثناء حلقہ میں جو شخص مرید یا غیر مرید آپؒ کے سامنے سے ہو کر گزرتا اُس کے پاؤں کی دھمک سے آپؒ کی آنکھ کھل جاتی اور آپؒ کی نظر اُس پر پڑ جاتی تو اُس کا دل خود بخود ذکر خدا سے جاری ہو جاتا اور بعض اوقات اپنے مریدین کو ایک نظر سے ولایت سے مشرف فرما دیتے۔

حوالہ: (قائم الدین قانونگوئے، ذکر مبارک، اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ 1980ء، صفحہ 145۔146)

(ذکر مبارک) کے صفحہ 156 پر قیوم عالم خواجہ امام علی شاہ قدس سرہ العزیز کی پیشین گوئی اس طرح موجود ہے:۔

بعض وقت سید صاحب (خواجہ امام علی شاہؒ) فرماتے خان صاحب یہ فقیر جو کچھ دین و دنیا کی دولت تقسیم کر رہا ہے جانتے ہو یہ کہاں سے آتی ہے؟۔ یہ مدینہ منورہ روضہ اقدس سے آتی ہے اور یہ دولت پھر سو برس کے بعد اسی طرح ظاہر اور جاری اور تقسیم ہوگی۔

(حوالہ: ذکر مبارک صفحہ 156)

اب ہم خواجہ امام علی شاہ قدس سرہ کے بعد آنے والے نقشبندی صوفیہ کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں کہ کس صوفی پر یہ پیشین گوئی صادق آتی ہے خواجہ امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش 1212 ہجری میں مکان شریف میں ہوئی۔ محمد یوسف مجددی (جواہر نقشبندیہ) کے

Marfat.com

صفحہ 416 پر بیان کرتے ہیں کہ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ 1257 ہجری میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے یعنی آپ خواجہ امام علی شاہؒ کی پیدائش سے 45 سال بعد پیدا ہوئے اور آپ کا وصال 1282ھ کے 25 سال بعد ہوا۔ آپؒ چودھویں صدی ہجری کے مجدد تھے اور تحریک پاکستان میں زندگی وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے قائداعظم کو مسلم لیگ کا پلیٹ فارم مضبوط بنیادوں پر استوار کر کے دیا۔ بقول: چوہدری امیر علی منہاس ڈپٹی سیکریٹری ریٹائرڈ وفاقی گورنمنٹ ''قائداعظمؒ پاکستان بننے کے بعد بھی علی پور شریف امیر ملت سے ملنے گئے اور پاکستان کی معاشی زبوں حالی کا ذکر کیا تو پیر صاحبؒ نے دونوں دفعہ قائداعظم کو ایک ایک لاکھ روپیہ پیش کیا۔''

حوالہ: (محمد یوسف مجددی، جواہر نقشبندیہ فیصل آباد 1990ء صفحہ 416)

صوفی پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی 1276 ہجری میں علی پور سیداں میں ہی پیدا ہوئے آپ خواجہ امام علی شاہؒ 1212 ہجری کی پیدائش کے 64 سال بعد اور آپؒ کے وصال کے 6 سال پہلے تشریف لائے۔

حوالہ: (جواہر نقشبندیہ صفحہ 419)

تیسرے بزرگ اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ ہیں۔ آپؒ کا سنِ پیدائش 1282 ہجری اور خواجہ امام علی شاہؒ کا سنِ وصال 1282 ہجری ایک ہی ہے۔ آپؒ خواجہ صاحبؒ کی پیدائش کے 70 سال بعد پیدا ہوئے۔ پروفیسر محمد حسین آسی نے آپؒ کو بھی 14 ویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ اس صدی کے مجددین کی فہرست آپ نے اپنی کتاب (مجدد الف ثانیؒ کی مجددیت اور قیومیت) کے صفحہ 109 پر دی ہے۔

ا۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ

Marfat.com

۲۔ امام احمد رضا خان بریلویؒ

۳۔ پیر سید جماعت علی شاہ علی پوریؒ

۴۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ

۵۔ پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ

(حوالہ: پروفیسر محمد حسین آسی۔ حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت سیالکوٹ 1999ء/صفحہ 109)

جس طرح خواجہ امام علی شاہؒ قیوم چہارم خواجہ محمد زبیر مجددی سرہندیؒ 1093 ہجری کے 119 سال بعد پیدا ہوئے۔ اسی طرح فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ بھی خواجہ صاحبؒ کے 139 سال بعد 1351 ہجری میں پیدا ہوئے۔ لہٰذا خواجہ صاحبؒ کی پیشین گوئی حرف بہ حرف فخر المشائخؒ پر صادق آتی ہے۔ آپؒ کا وصال بھی قیوم چہارم کی طرح 4 ذی قعد بروز بدھ ہوا۔

اب ہم سلسلہ چشتیہ کے ایک صاحبِ حال بزرگ پیر امین الحسنات شاہ صاحب آف بھیرہ شریف کی رائے رقم کرتے ہیں آپ پیر کرم شاہ الازہریؒ کے بیٹے ہیں۔ پیر صاحب نے تفسیر ضیاء القرآن اور سیرت کی کتاب ضیاء النبی لکھ کر اہل اسلام پر عظیم احسان کیا ہے۔ ڈاکٹر جمیلہ شوکت سابق صدر شعبہ اسلامیات، ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سینٹر اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس پنجاب یونیورسٹی کے طور پر ریٹائرڈ ہوئیں۔ انہوں نے پیر کرم شاہ صاحب کے بارے میں فرمایا۔

”جتنی دسترس اور عبور عربی زبان پر پیر کرم شاہ صاحب کی ہے پاکستان میں اور کسی کی نہیں“

پیر حسنات شاہ صاحب کی رائے کے لئے نوائے شرقپور کے صفحہ 18 سے ایک حوالہ پیش کیا

Marfat.com

جاتا ہے۔

8 مارچ 2010ء کو النور ہوٹل جی ٹی روڈ کھاریاں (گجرات) میں (تفسیر ضیاء القرآن) کی انٹرنیٹ پر آڈیو ریکارڈنگ کی تقریب میں راقم کی وفاقی وزیر برائے مذہبی امور، پیر امین الحسنات شاہ صاحب آف بھیرہ شریف سے ملاقات ہوئی جس میں ہمارے حضرت صاحب میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے ایک مرید پروفیسر بو علی منور چیئرمین الفلاح گروپ آف کالجز کو ریکارڈنگ پر انعام دیا گیا۔ اس تقریب میں گجرات کے ایک بہت بڑے آستانہ جیندھڑ شریف کے سجادہ نشین پیر علی گوہر صاحب مہمانِ خصوصی کے طور پر شامل ہوئے۔

راقم کی اہل سنت کی بے حسی کے بارے میں پیر امین الحسنات صاحب سے بات چیت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ''پاکستان بننے کے بعد تبلیغی لٹریچر چھاپنے کا کام نہ تو مشائخ نے کیا اور نہ ہی علماء نے۔ صرف 1955ء میں شرقپور شریف سے صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے ماہنامہ نور اسلام کا اجراء کر کے اس کام کا آغاز کیا اور اُن کا کام روز بروز بڑھتا گیا۔ پھر 1970ء میں میرے والد صاحب پیر کرم شاہ صاحبؒ نے اس کام کا آغاز کیا اور ان دونوں بزرگوں نے اس کام کو اوجِ کمال تک پہنچایا''۔

حوالہ: (قیومِ زماں، نوائے شرقپور اکتوبر 2013ء 17-18)

آخر میں اب اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی پیشین گوئی پیش کی جاتی ہے۔ میں نے تین کتابوں میں پڑھا تھا کہ حکیم امت شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبالؒ شرقپور شریف حاضر ہوئے اور فیض یاب ہوئے۔ اس بات نے مجھے تحریک دی کہ حضرت اقبال جہاں حاضر ہوئے ہیں وہ انتہائی کمال کے صوفی کامل ہوں گے۔ بے روزگاری کے زمانے میں بہت سے آستانوں پر حاضری دی جیسے گولڑہ شریف موہڑہ شریف وغیرہ لیکن نہ تو

Marfat.com

میرے مسائل کم ہوئے اور نہ سکون قلب نصیب ہوا۔ قسمت نے یاوری کی اور ذیلدار چوک اچھرہ لاہور کے ایک نعت خواں ارم حسانی صاحب کے ساتھ شرقپور شریف حاضر ہوا ۔حاضری سے پہلے ہم تین دوست پاکستان کے مشہور نعت گو شاعر احسان دانش صاحب کے پاس انارکلی میں اُن کی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے۔ ارم حسانیؒ بھی نعت گو شاعر تھے اور حضرت احسان دانش صاحب سے شاعری میں اصلاح لیتے تھے۔ جب ہم نے احسان دانش صاحب سے شرقپور شریف جانے کا ذکر کیا تو آپ بہت خوش ہوئے۔

شرقپور شریف میں فخر المشائخؒ سے ملاقات ہوئی تو مجھے اندازہ ہوا کہ میاں جمیل احمد شرقپوری روحانیت کے بحرِ بیکراں ہیں اور نہ صرف میرے مسائل حل ہوئے بلکہ میرے ساتھ جتنے سائل شرقپور شریف حاضر ہوئے اُن سب کے مسائل اللہ تعالیٰ نے حل کر دیئے لیکن ہمیشہ آپ نے ترکِ دعویٰ اختیار کیا اور عاجزی اور انکساری کو اپنایا۔ جب کوئی آپ کے پاس دعا کے لئے حاضر ہوتا تو آپ فرماتے۔

''بھئی کام تو اللہ کرتا ہے ہم تو صرف دعا کرتے ہیں''

حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ نے کشف المحجوب میں لکھا ہے:۔

''ترکِ دعویٰ کا نام ولایت ہے''

شرقپور شریف حاضری کے بعد بھی میں ارم حسانی صاحبؒ سے ملاقات کرتا رہا۔ ارم حسانیؒ صاحب حضرت ثانی لاثانی شرقپوریؒ کے مرید تھے اور اُن کے والد صاحب جن کا نام عبد العزیز صاحب تھا وہ اعلیحضرت شیر ربانیؒ سے سلسلہ ارادت رکھتے تھے اور اُن کی معیت میں انہوں نے بے انتہا فیض حاصل کیا۔ وہ سالک مجذوب تھے۔ ایک دن فخر المشائخؒ کے بارے میں بات ہوئی تو حسانی صاحبؒ نے کہا کہ اُن کے والد صاحب روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

''اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ اپنے چھوٹے بیٹے کا نام جمیل احمد رکھنا۔ وہ میرا دیا جلائے گا اور جہاں میری انتہا ہے وہاں سے اُس کی ابتدا ہوگی''

جن لوگوں کو اس پیشین گوئی کی سمجھ نہ آئے وہ ذیلدار چوک اچھرہ لاہور کی شمال والی گلی میں ارم حسانی صاحب سے مل کر اس روایت کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اصل میں کرامت ہوتی ہی وہ ہے جس کو عقل قبول نہ کرے اور جس پر عقل پورا یقین کر لے وہ کرامت نہیں ہوتی۔ یہ عشق کی منازل ہیں جس کے بارے میں حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کے چھوٹے بھائی حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ نے طبیہ کالج لاہور سے حکیم حاذق کا امتحان پاس کیا اور طبابت کا پیشہ اختیار کیا۔ اعلیٰ حضرتؒ کی اولاد نرینہ نہ تھی۔ برادری کے لوگوں نے آپؒ سے کہا کہ آپ کے چھوٹے بھائی تو اس طرف توجہ نہیں دیتے تو آپ کے بعد آپ کی روحانیت کا وارث کون ہوگا۔ چونکہ اکثر و بیشتر سکر غالب آجاتا تو آپؒ نے جلالت میں فرمایا۔

''میں گوڈا مار کے فیض دیاں گا''

ایک دن حضرت میاں غلام اللہؒ نے اعلیٰحضرت شیر ربانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:۔

''حضرت اگر آپ مجھ پر توجہ فرماتے تو ہمیں بھی کوئی کہتا کہ چھوٹے میاں صاحب ہیں۔''

(حوالہ: محمد نذیر رانجھا۔ تاریخ و تذکرہ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف، پورب اکیڈمی اسلام آباد، 2007 صفحہ 85)

Marfat.com

اس سے اگلے پیراگراف میں رانجھا صاحب لکھتے ہیں:۔

بعدازاں جمعۃ المبارک کا دن آیا تو نماز جمعہ کے وقت سے کچھ پہلے ہی حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں داخل ہوئے اور وضو فرمایا۔ دونوں بھائیوں کا مسجد میں آمنا سامنا ہو گیا۔ حضرت شیر ربانیؒ نے آج پہلی مرتبہ اپنے چھوٹے بھائی کو توجہ کی نظر سے دیکھا۔ توجہ کا فرمانا ہی تھا کہ حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عجب حال ہو گیا کھڑے کھڑے گر پڑے اور فرش پر لیٹنے لگے چشمہ دُور جا گرا، گھڑی ٹوٹ گئی گریبان چاک کر لیا اور دیوانوں کی طرح بھائی جان کے قدم پکڑنے لگے۔ حضرت میاں صاحبؒ کے حکم کی تعمیل میں لوگ چھوٹے میاں صاحبؒ کو مسجد کی چھت پر لے گئے۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ سے فراغت کے بعد مسجد کی چھت پر تشریف لے گئے اور اپنے بھائی کو اسی حالت میں پایا۔ آپ نے انہیں اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا تو ایک دم طبیعت کو قرار آ گیا۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کا ہاتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مبارک میں دے دیا ہو۔ بس سینے سے لگانا ہی تھا کہ آپؒ کی کایا پلٹ گئی۔ آپؒ ہر لحاظ سے کامل ہو گئے۔

حوالہ: (تاریخ وتذکرہ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف صفحہ 85)

ایک ہی نظر میں ثانی لاثانی بن گئے بقول اقبال:

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

جس طرح خواجہ امام علی شاہؒ صاحب مکان شریف کے سپوت تھے اور اپنے بزرگوں سے آگے نکل گئے، اسی طرح فخر المشائخؒ شرقپور شریف کے سپوت تھے اور اپنے بزرگوں سے

Marfat.com

آگے پرواز کر گئے۔ یہ بجا ہے کہ اعلیٰحضرت شیر ربانیؒ کو خواجہ امام علی شاہؒ صاحب سے بڑی عقیدت اور محبت تھی لیکن جو لوگ اعلیحضرتؒ کا موازنہ خواجہ صاحبؒ سے کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حضرت شیر ربانیؒ پر سُکر غالب تھا اور آپ پر جو تیں پینتیس کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں جا بجا سُکر کے واقعات ملتے ہیں۔ اسی طرح حضرت حاجی شاہ حسین مکان شریفیؒ پر بھی سُکر غالب تھا اور ''ذکر مبارک'' کے صفحہ 65 سے 109 تک اگر کوئی مطالعہ کرے تو اُسے جا بجا سُکر کے واقعات ملیں گے لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ حضرت حاجی شاہ حسینؒ اور شیر ربانیؒ دونوں حضرات پر صحو کی نسبت سُکر غالب تھا لیکن خواجہ امام علی شاہؒ اور فخر المشائخؒ سراسر صحو ہی صحو تھے۔ دوسرے ان دونوں حضرات کو عشق رسول ﷺ اور حُبِ مجدد الف ثانیؒ کی وجہ سے قیومیت کا مقام ملا۔

تمام اولوالعزم پیغمبر قیوم ہیں اور پہلے قیوم حضرت آدم علیہ السلام ہیں جب کہ وظیفہ خلافت حضرات انبیاء علیہم السلام سے متعلق رہا۔ اس منصب کے اظہار کی ضرورت نہ تھی کیونکہ نبوت کا مقام اِن تمام مراتبِ عالیہ کو لئے ہوئے ہے۔ نبی آخر الزماں ﷺ پر نبوت ختم ہوئی اور ضرورت پیدا ہوئی کہ مراتب عالیہ کا علیحدہ علیحدہ ظہور ہو چنانچہ جب کبھی جس عہدے کے ظہور کا وقت آئے وہ عہدہ ظاہر ہوا یعنی قطب غوث وغیرہ قیومیت کا ظہور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ السامی کی مبارک ذات سے ہوا۔ اسی وجہ سے انہیں قیوم اول کہا جاتا ہے۔ پھر قیوم اول نے اپنے بعد آنے والے قیوم کی بشارت دی۔ پھر یوں ہی قیوم دوم، قیوم سوم اور قیوم چہارم ---- یقیناً یہ منصب قیامت تک جاری رہے گا اب ہم عصر حاضر کے قیومین کی فہرست لکھتے ہیں:۔

۱۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ

Marfat.com

۲۔ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

۳۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند سرہندیؒ

۴۔ حضرت محمد زبیر سرہندیؒ

۵۔ خواجہ امام علی شاہ مکان شریفؒ

۶۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

حوالہ: (پروفیسر محمد حسین آسی۔ حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت وقیومیت مکتبہ نقشِ لاثانی سیالکوٹ۔ 1999 صفحہ۔ 139.135)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم با لمومینن رؤف الرحیم۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو رؤف اور رحیم فرمایا ہے حالانکہ یہ دونوں صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ فرق یہ کہ اللہ تعالیٰ کی یہ ذاتی صفات ہیں اور نبی کریم ﷺ کی عطائی صفات ہیں۔ اگر کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رؤف اور رحیم ایسا ہی مانے جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود ہے تو یہ شرک ہوگا لیکن اگر یہ صفات نبی آخر الزماں ﷺ کے لئے عطائی مانی جائیں تو شرک نہ ہوگا۔

اب ان آیات پر غور کریں تا کہ مزید وضاحت ہو سکے۔

فتبارك الله احسن الخالقین۔ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۴)

ترجمہ: اللہ سب خالقوں سے اچھا خالق ہے۔

والله خیر الرازقین۔ (پارہ ۲۸ رکوع ۱۲)

ترجمہ: اللہ سب رازقوں سے اچھا رازق ہے۔

الیس الله با حکم الحاکمین (پارہ ۳۰ رکوع ۲۰)

Marfat.com

ترجمہ: اللہ سب حاکموں کا حاکم ہے۔

واحفض لهما جناح الذلِ من الرحمة وقل رب ارحمهما كماربيني صغيرا۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 24)

ترجمہ: اور عرض کر اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

معلوم ہوا کہ ماں باپ بھی اولاد کے رب ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ کے سوا خالق اور بھی ہیں رازق اور بھی ہیں حاکم اور بھی ہیں رب اور بھی ہیں مگر فرق یہ ہے۔

اللہ خالق حقیقی ہے اور باقی خالق مجازی ہیں۔

اللہ رازق حقیقی ہے اور باقی رازق مجازی ہیں۔

اللہ حاکمِ حقیقی ہے اور باقی حاکم مجازی ہیں۔

اللہ ربِ حقیقی ہے اور باقی ربِ مجازی ہیں۔

حوالہ: (قاضی ظہور احمد اختر۔ آفتابِ سرہند شرقپور شریف 2000ء صفحہ 182)

لہٰذا ثابت ہوا کہ قیوم حقیقی یا ذاتی اللہ کی ذات ہے لیکن اللہ کا خلیفہ قیوم عطائی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جس کو اللہ ہی اپنی صفات سے عطا کرتا ہے۔

صفحہ 126 پر پروفیسر صاحب قیوم کے دو مفہوم بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

ا۔ اللہ کے قیوم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ واحد یکتا ہے سارے عالم کا مدبر و نگران اور قیام و بقا کا ضامن ہے وہ ہمیشہ سے قائم، لازوال اور تغیر و تبدل بلکہ مکان و زمان اور جہت و تحیز سے بھی پاک ہے۔

Marfat.com

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ "ابدال میری امت میں تیس ہیں۔ انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر مینہ اُترتا ہے، انہیں کے سبب تمہیں مدد ملتی ہے۔"

مفتی احمد یار خان گجراتی تفسیر نعیمی میں قیومیت پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"صوفیہ کرام کی اصطلاح میں ولایت کا ایک درجہ قیومیت بھی ہے۔ اس درجہ والے لوگ قیوم عالم کہلاتے ہیں اور اس لحاظ سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی کتب میں بعض اولیاء کو قیوم دوم وغیرہ کہا گیا ہے۔ وہاں قیوم کے معنی ہی اور ہیں۔ فقہا فرماتے ہیں کہ کسی بندہ کو قیوم کہنا کفر ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جس معنی سے خدا کو قیوم کہتے ہیں اس میں اوروں کو قیوم کہنا کفر ہے۔ خدا تعالیٰ قائم رکھنے والا ہے قیوم ہے۔ ان حضرات کے ذریعے عالم قائم ہے جیسے مرکز سے دائرہ، دیوار سے چھت۔ لہٰذا قیوم عالم وہ ہے چونکہ آسمان و زمین مثل گول ہیں اور دائرہ مرکز قطبین وغیرہ سب ہی ہوتے ہیں ایسے عالم میں ابدال، اوتار، قطب، اور قیوم کا ہونا ضروری ہے جن سے عالم باقی رہے۔ دیکھو رب کا نام بھی علی ہے اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو بھی علی کہتے ہیں۔ اِن دونوں کے معنی میں بڑا فرق ہے۔ اِن حضرات کے نزدیک قطب عالم سے تمام جہاں اسی طرح قائم ہے جیسے خیمہ کی چوب سے خیمہ یا دل سے تمام جسم کہ خیمہ اور جسم رب تعالیٰ ہی قائم رکھے ہوئے ہے مگر ان اسباب کے ذریعے سے"۔

حوالہ: (مفتی احمد یار خان نعیمی تفسیر نعیمی پارہ 3 صفحہ 37.36)

Marfat.com

کتاب عبقات میں تحریر کیا ہے:۔

''اصحاب کشف و وجدان اور خداوند شہود و عرفان جو کہ عقلی دلائل اور نقلی اشارات سے موید ہیں اس بات پر متفق ہیں کہ کائنات کی کثرت کا قیوم (قائم اور باقی رکھنے کا ذریعہ) ایک شخص ہے''۔

حوالہ: (ابوالخیر مرادآبادی۔ کلماتِ طیبات۔ مطبع مجتبائی دہلی، 1309 ہجری صفحہ 143.141)

عصر حاضر کے ایک عظیم محقق اور سکالر جو بجا طور پر علمائے حق کے سرخیل ہیں اور مجددی ہونے کے ناطے حق گوئی اُن کا وطیرہ اور اوڑھنا بچھونا ہے۔ میری مراد حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی ازہری دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جو بات شیخ اکبر اور حضرت مجددؒ نے کہی تھی تمام مشائخ نے کہی اگر فرق ہے تو صرف نام میں ہے۔ کسی نے غوث کا نام رکھا، کسی نے قطب اقطاب کا، کسی نے قطب مدار کا، کوئی مشکل کشا کہتا ہے، کوئی کرتا دھرتا اور کوئی قیوم۔ حضرت سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ غوث کہلائے، حضرت شاہ نقشبند مشکل کشاء، حضرت مجدد قیوم۔ منصب ایک ہے نام مختلف ۔انسان کامل میں بھی تفاوت درجات ہے جیسا کہ حضراتِ انبیاء میں ہے۔

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض۔

ترجمہ: یہ سب رسول ہیں بڑائی دی ہم نے اُن میں سے ایک کو ایک پر۔

یہ منصب جلیل قیومیت کے نام سے سب سے پہلے حضرت مجددؒ کو ملا۔ اب قیامت تک جو بھی قیوم ہوگا آپؒ کے ظل سے خارج ہوگا جس طرح پر ہر فقہ عیال ابوحنیفہؒ ہے۔

(ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء)

حوالہ: (ابوالحسن زید فاروقی۔ حضرت مجدد اور اُن کے ناقدین۔ شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

Marfat.com

1977 صفحہ 66)

آخر میں ہم دنیا کے سب سے عظیم صوفی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی رائے پیش کرکے قیومیت کی بحث کو سمیٹتے ہیں۔ آپؒ دفتر دوم مکتوب 74 میں بیان فرماتے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا کوئی اُن میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے کوئی اعتدال پر چلنے والا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم سے خیرات میں سب سے بڑھنے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:۔

ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کو پیش کی لیکن انہوں نے اسے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اُس کو اُٹھا لیا یہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے۔ ان دونوں آیتوں کی مراد اللہ ہی جانتا ہے لیکن ہم تاویل پیش کرتے ہیں جو ہم پر ظاہر ہوگئی۔

ترجمہ: یا اللہ تُو ہماری بھول چوک پر مواخذہ نہ کر۔

جاننا چاہیے (ان اللہ خلق آدم علی صورتہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ صورت سے پاک اور برتر ہے پس آدم کا اس کی صورت میں پیدا ہونا اس طرح ہوسکتا ہے کہ مرتبہ تنزیہہ کی صورت عالم مثال میں فرض کی جائے تو بے شک یہ صورت جامع ہوگئی۔ جس پر یہ احسان جامع موجود ہوا ہے دُوسری صورت کو یہ قابلیت حاصل نہیں کہ اس مرتبہ مقدسہ کی تمثال ہو سکے اور اس کا آئینہ بن سکے۔ یہی باعث ہے کہ انسان حق تعالیٰ کی خلافت کے لائق ہوا ہے کیونکہ خلیفہ جب تک شے کی صورت پر مخلوق نہ ہو اس شے کا مستحق نہیں ہوتا اس لئے کہ شے کا خلیفہ اس کا خلف اور قائم مقام ہوتا ہے چونکہ انسان رحمٰن کا خلیفہ بن گیا اس لئے بار امانت اُسے ہی اُٹھانا

Marfat.com

پڑا۔۔۔

وہ امانت اس فقیر کے خیال میں نیابت کے طور پر تمام اشیاء کی قیومیت ہے جو انسان کامل کے ساتھ مخصوص ہے۔

یعنی انسان کامل کا معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اُس کو خلافت کے حکم سے تمام اشیاء کا قیوم بنا دیتے ہیں۔۔۔۔

یہ دونوں صفتیں (ظلوماً، جھولا) گویا بار امانت اٹھا لینے کے باعث ہیں۔ یہ عارف جو اشیاء کی قیومیت کے مرتبہ سے مشرف ہوا وزیر کا حکم رکھتا ہے جس کی طرف تمام مخلوقات کے ضروری کام راجع ہیں۔ انعام اگرچہ بادشاہ کی طرف سے ہیں لیکن وزیر کے ذریعے سے پہنچتے ہیں۔

اس دولت کے رئیس ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام یہ مرتبہ اصلی طور پر اولوالعزم پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے یا اُن لوگوں (قیومین) کے ساتھ جن کو ان بزرگوں کی وراثت کے طور پر اس دولت سے مشرف فرمائیں۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

ترجمہ: کریموں پر نہیں کوئی مشکل کام

وارثانِ کتاب میں پہلا گروہ جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہے جو منصب وزارت اور قیومیت سے مشرف ہیں ان برگزیدہ لوگوں میں سے دوسرا گروہ جن کو مقتصد سے تعبیر فرمایا ہے وہ لوگ جو دولت خلت سے مشرف ہیں اور صاحب سر اور اہل مشورت ہیں۔ اس مقام عالی یعنی خلت کے سرحلقہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو مقامِ عالی سے مشرف فرمایا مقام خلت کے اوپر مقام محبت جس مقام اعلیٰ کے ساتھ تیسرے گروہ کے لوگ جو سابق الخیرات ہیں مشرف ہوئے ہیں۔ یار ندیم اور ہوتا

Marfat.com

ہے اور محبّ و محبوب اور۔ وہ اسرار و معاملات جو محبّ و محبوب کے درمیاں گزرتے ہیں یار و ندیم کا وہاں کچھ دخل نہیں۔۔۔۔

محبوں کا سر حلقہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام ہیں اور محبوبوں کے سر گروہ حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام ہیں یا ان بزرگوں کی وراثت ہے جس کسی کو ان دونوں مقاموں سے مشرف فرمائیں۔

حوالہ: (حضرت مجدد الف ثانی ۔مکتوباتِ امام ربانیؒ ۔ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔ 2000ء صفحہ 224-222)

مستشرقین مسلمان لکھاریوں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ غیر جانبدارانہ تحقیق نہیں کرتے ۔ہم اپنی پارٹی اور مسلک کے لوگوں کو ہیرو بناتے ہیں اور اپنے مخالفین اور غیر پسندیدہ لوگوں کو غدار ٹھہراتے ہیں۔ انگریزی ادب کے دو بڑے نقاد آرنلڈ اور ٹی۔ ایس ایلیٹ لکھتے ہیں کہ تنقید غیر جانبدارانہ ہونی چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ غیر مسلموں میں بھی بڑے متعصب نقاد ہیں لیکن اُن میں ایسے بھی ہیں جو غیر جانبدار نہ تحقیق کرتے ہیں۔ مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب (The Hundred) میں نبی کریم ﷺ کو اپنے پہلے نمبر پر رکھا۔ ایک مشہور فرانسیسی مفکر لی مارٹن دنیا کے تمام مصنفین کو چیلنج کرتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ دنیا کا کوئی آدمی محمد ﷺ سے عظیم ہے؟

حوالہ: (پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی ۔مقالاتِ صدیقی ۔صدیقی پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 1999ء صفحہ 146)

علامہ نور المجتبیٰ چشتی خانقاہ ڈوگراں کے چشتیہ سلسلے کے ایک نہایت ہی متقی بزرگ کی رائے ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

Marfat.com

"آپؒ فخر المشائخ عالمِ اسلام کی عظیم شخصیت ہیں آپؒ کی تبلیغی مساعی تقریر و تحریر کے حوالے سے رہتی دنیا تک یاد رہیں گی خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو پھیلانے میں آپ نے اہم کردار ادا کیا ہے تنظیمی و تحریکی حوالے سے آپ کی مساعی جمیلہ خصوصاً تحریک ختم نبوۃ اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں آپکا سرگرم کردار مشعل راہ ہے۔ الغرض آپؒ ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں گویا کہ اپنی ذات کے اندر ایک تحریک ہیں، اسلاف کی صحیح یادگار ہیں۔ آپ کے شہزادگان بھی اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر ہیں۔ اسی طرح حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کو اُجاگر کرنے میں متحرک آپ حضرات کی دینی خدمات سے حضرت میاں صاحب کے آستانہ عالیہ پر بہاریں ہیں بلکہ یہ سب انہی کا فیض کرم ہے۔"

حوالہ: (پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی۔ مقالاتِ صدیقی صفحہ 237)

پشاور کے ایک قادری سلسلہ کے پیر طریقت حضرت پیر نور الحسنین قادری گیلانی المعروف سلطان آغا صاحب مدظلہ العالی نے فخر المشائخؒ کے وصال پر جو تاثرات قلمبند کیے ہیں وہ قارئین کی عقیدت کو جلا بخشنے کے لئے رقم کئے جاتے ہیں:۔

"یہ تو رب العزت کا قانون ہے کہ روزانہ کئی آتے اور کئی جاتے ہیں لیکن کچھ جانے والے جاتے جاتے اپنی محبتوں کی قنادیل کچھ اس انداز سے روشن کر جاتے ہیں کہ جن کی لَو سے تا قیام قیامت ضو پاشی ہوتی رہتی ہے۔ بلاشبہ یہ خاصہ خاصانِ خدا کا ہی ہے اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اسی قبیلے کے ایک فرزند تھے۔ وہ کتنی قدو قامت اور کاٹھ کے انسان تھے اس کا درست تعین تو تاریخ کا طالب علم ہی کر پائے گا جسے آپؒ کی ذات ستودہ صفات میں ہمہ جہتی، نظر میں گہرائی اور تدبر میں گیرائی بدرجہ اتم دیکھنے کو

Marfat.com

ملی ہوگی۔ شرقپور شریف کی مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوتے ہوئے آپؒ نے دربار شریف کے معمولات کے ساتھ ساتھ اصلاحِ امت کے لئے ہر ممکن قدم اُٹھایا اور اپنے آپ کو صحیح معنوں میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا پیامبر ثابت کیا۔ آپؒ نے نورِ اسلام کے توسط سے امت کا روحانی علاج بھی فرمایا اور بے شمار فری ڈسپنسریز کا قیام فرما کر جسمانی مداوا بھی کیا۔ مدارس اور دار المبلغین کے قیام میں آپؒ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ سب سے بڑھ کر آپ نے اپنا ذاتی کتب خانہ جامعہ پنجاب کو عطیہ فرما کر اپنا نام تاریخ کے اندر جلی حروف میں رقم کر دیا ہے۔''

حوالہ: (ماہنامہ نوائے شرقپور شریف اکتوبر 2013ء صفحہ 51)

جسٹس ڈاکٹر منیر اے مغل صاحب ایک ایسے عظیم سکالر ہیں جو انٹرنیشنل سکالرز کی میٹنگز میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ عربی اور فارسی میں (پی۔ایچ۔ڈی) کر چکے ہیں۔ آپ کے والد صاحب اور خود جسٹس صاحب بھی چشتیہ سلسلے کے مرید اور تربیت یافتہ ہیں۔ آپ کو انگریزی زبان پر بھی عبور حاصل ہے اور آپ نے حال ہی میں مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ یہ بہت خوبصورت ترجمہ ہے۔ آپ نے فخر المشائخؒ کے وصال پر جو تاثرات لکھے ہیں وہ پڑھنے کے قابل ہیں۔

''حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اُن نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہستی ہیں جن کا وجود مسعود خطہ پاکستان میں تو ''بدرِ منیر'' کی طرح ہر طرح کی روشنی اور فیض عام جاری کرتا رہا۔ پوری دنیا میں نورِ اسلام کی اشاعت نے سلسلہ نقشبندیہ کی تابناکیاں بھی عام فرما دیں۔ وہ علم و عمل اور اخلاص کا پیکر تھے۔ جدھر جاتے تھے علم و عرفان کا نور پھیلتا

Marfat.com

ہی جاتا تھا۔ پڑھے لکھے لوگ تو اُن کا نام سنتے ہی محبت میں ڈوب جاتے اُن کی فیاضی، ان کا حسن سلوک، اُن کا طرزِ تکلم، ان کی الفت، اُن کی مجالس، اُن کی ہر ادا حتیٰ کہ خاموشی بھی پُر فیض اور نفع بخش تھی۔ ہر کوئی یہی محسوس کرتا تھا کہ ساری محبت، ساری الفت اور ساری چاہت میرے ساتھ ہی ہے۔ اُن کی نگاہِ پُر تاثیر کے چرچے ہر جگہ موجود ہیں۔

وہ زندہ ولی تو تھے ہی ان کے جانے کے بعد ویسا ہی فیض جاری ہے۔

حوالہ: (نوائے شرقپور اکتوبر 2013ء۔ صفحہ 50)

راقم نے تینوں سلاسل چشتیہ قادریہ اور نقشبندیہ کے پیرانِ طریقت، بے باک اور نڈر علمائے حق کی آراء پیش کی ہیں۔ فخر المشائخ کے کسی مرید کی رائے شامل نہیں کی تا کہ غیر جانبدارانہ تحقیق کا حق ادا کیا جاسکے۔ آخر میں جسٹس ریٹائرڈ نذیر احمد غازی صاحب کے تاثرات پیش کئے جاتے ہیں۔ غازی صاحب ملک شام کے ایک پیر طریقت شیخ نظام شامی نقشبندی صاحب کے مرید ہیں اور تربیت یافتہ ہیں۔ طالب علمی میں آپ انجمن طلباء اسلام کے لیڈر رہتے۔ بعد میں جمعیت علمائے پاکستان میں علامہ حضرت شاہ احمد نورانیؒ اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کے ساتھ کام کرتے رہے۔ آپ کے تاثرات اُردو ادب کا شہ پارہ ہیں۔

''چند روز پہلے ایک مومن ذیشان حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی روح نے عالم فردوس کی جانب اس حسین انداز سے پرواز کی کہ دیکھنے والوں کے لئے موت رشکِ سامان ہو کر رہ گئی۔ میاں صاحبؒ برصغیر کے ایک روحانی خانوادے کے وہ رجل رشید تھے کہ جس خانوادے نے خطہ پنجاب میں شریعت مصطفی ﷺ کے وہ چراغ روشن کیے کہ دین پرستوں

Marfat.com

کی دنیا ایک آسمانی کہکشاں نظر آتی ہے۔ شرقپور شریف سے فیض یافتگان خانقاہوں کا اہم ترین امتیاز وہ شریعت پرستی ہے جس کا جوہر محبتِ رسول ﷺ سے معمور ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سلف صالحین کے بے نفس کردار کا ایسا نمونہ تھے کہ جس نمونے کو دیکھ کر طبیعت میں فقر سے محبت ہونے لگتی تھی۔ میاں صاحبؒ ایک فرد خاموش مگر ایک متحرک انجمن تھے۔ طبیعت میں جوش احساس میں ہوش کے ساتھ ساتھ مرتب سوچوں کا ایک بحرِ خاموش تھے۔ وہ عالم تھے مگر عمل اُن کی ذات پر غالب تھا۔ وہ طوفانوں سے لڑتے رہے سیاست مذہب خانقاہ اور مسجد کو انسانی شخصیت کا روپ دیا۔ ذہن کی سربلندی کے لئے ہر ادارے کو ایمان کی قوت سے زندہ رکھا لیکن حالات کی مخالفت اور مزاحمت نے انہیں بہت زیادہ مصروفِ کار رکھا۔۔۔ میاں صاحب سیاسی جبر و استبداد کے دور میں علمِ حسینی لے کر اُٹھے اور رسمِ شبیری ادا کی۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری (اقبال)

حوالہ: (ماخوذ از ماہنامہ نوائے شرقپور شریف اکتوبر 2013 صفحہ 7)

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری نقشبندی مجددی اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

شیراز فیض بھٹی

سرہند شریف کا مقام مجدد دِین شیخ سرہند حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مجدد دِین کا ظہور ہوا جن کی آمد کی خوشخبری اُن کی پیدائش سے ایک ہزار سال قبل خود آقائے دو جہاں ﷺ نے سنائی اور آپؒ کی پیدائش کی خوشخبری حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے 500 سال قبل سنائی۔ اس کے ساتھ ہی اپنا خرقہ مبارک اپنے خلفاء کو دیا اور انہیں فرمایا یہ جبہ شیخ احمد کو دینا۔ چنانچہ پانچ سو سال گزرنے کے بعد نسل در نسل وہ جبہ مبارک حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچا اور ان کی اولاد نے یہ جبہ مبارک حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کو دیا۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے دین کی تجدید کر کے مجدد ہزارہ دوم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے ظالم حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہہ کر جہاد کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شریعت و سنت کو اسی انداز میں زندہ کیا جو اُن سے ایک ہزار سال قبل آقائے دو جہان ﷺ نے قائم کی تھی۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی و سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا شمار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے صفِ اول کے اکابرین میں ہوتا ہے۔ آپؒ نے اپنی ساری زندگی قرآن و سنت کی ترویج و اشاعت اور مجدد دین حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے کردار کی پیروی میں گزاری۔

آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے علمی اور عملی کارناموں کو عوام الناس میں پہنچا کر نہ صرف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو فروغ دیا بلکہ مکتوبات امام ربانیؒ تک عام قاری کی

Marfat.com

رسائی کو ممکن بنایا۔ آپؒ نے ارشادات مجدد اور مسلک مجددؒ کے نام سے کتب (جو کہ مکتوبات امام ربانیؒ کے لٹریچر سے ماخوذ ہیں) کو لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کیا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا سب سے بڑا دینی اور مذہبی کارنامہ یہ ہے کہ آپؒ نے دنیا بھر میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کا یوم منانے کی تحریک کا آغاز کیا۔ یہ وہ کام تھا جس کی ابتداء کر کے آپؒ بیسویں صدی کے تمام اکابر علماء و مشائخ سے سبقت لے گئے۔ آج یہ تحریک پوری دنیا میں پھیل چکی ہے اور مشرق و مغرب کا کوئی ایسا ملک نہیں جہاں یوم مجدد الف ثانیؒ کا انعقاد نہ ہوتا ہو۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے علمی مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے جہاں مسلک مجددؒ اور ارشادات مجددؒ کی اشاعت کو فخر المشائخؒ نے عام کیا وہاں ماہنامہ نور اسلام کے یادگار خصوصی نمبروں میں ایک مثالی نمبر جسے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نمبر کہا جاتا ہے شائع کر کے ایک ایسا علمی خزانہ عوام الناس تک پہنچایا جو تعلیمات مجددؒ میں ایک تحقیقی کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ اس مثالی مجدد الف ثانیؒ نمبر نے بڑے بڑے محقق اور علماء کو اپنی طرف توجہ دلوائی جن میں سے اہم اور معتبر نام پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا ہے جنہوں نے ماہنامہ نور اسلام کا حضرت مجدد الف ثانیؒ خصوصی نمبر دیکھ کر اور اس کا مطالعہ کر کے جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جیسے عظیم علمی اور تحقیقی کام کا آغاز کیا۔ بلکہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے جاری کردہ ماہنامہ نور اسلام کے مجدد الف ثانیؒ نمبر کا مطالعہ کرنے کے بعد میرے اندر ایک تحریک پیدا ہوئی کہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ پر جتنا بھی دنیا بھر

Marfat.com

میں کام ہوا ہے اس کو اکٹھا کیا جائے۔لہٰذا نور اسلام کے خصوصی نمبر نے ایک تحریک کا کام کیا۔فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ بانی تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ کو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ سے ایک خاص عقیدت و محبت تھی۔ بلکہ بعض اوقات آپؒ اپنی محفل میں بیان فرماتے تھے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے مجدد صاحبؒ کی طرف سے اور حضرت شیر ربانیؒ کی وجہ سے ہے۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ مسلک مجدد کے پیش لفظ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں رقمطراز ہیں۔

''حضرت مجدد الف ثانیؒ نے تبلیغ اسلام کے لئے برصغیر (ہند و پاکستان) ایران، افغانستان، ترکی روس، چین اور یمن و شام تک اپنے تبلیغی وفود بھیجے۔آپؒ کے دور میں آپؒ کے بعد آپ پر متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن آہستہ آہستہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ آپؒ کی مساعی کو بھول گئے بالخصوص مغربی ممالک میں آپ کا تعارف مفقود ہو گیا۔راقم الحروف کو اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ اور اپنے والد گرامی (میاں غلام اللہ ثانی لا ثانیؒ) سے روحانی فیض حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور ان دونوں ہستیوں نے حضرت مجدد کے مشن کو فروغ دینے میں عظیم خدمات انجام دیں تو مجھے بھی حضرت مجددؒ کی تصانیف پڑھنے کا موقع میسر آیا۔مکتوبات مجددؒ کا مطالعہ کرنے کے دوران راقم الحروف کو حضرت مجددؒ کے قابل فخر کارناموں اور لوگوں کی بے اعتنائی کا شدت سے احساس ہوا۔چنانچہ بفضل تعالیٰ 1960ء میں شیخوپورہ میں مجددؒ کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کیا۔یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان میں مختلف مقامات پر یوم مجددؒ منائے جانے لگے۔''

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی شیخ سرہند امام ربانی

Marfat.com

مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے لئے محبت نہ صرف مثالی تھی بلکہ آپ ہر اس شخص اور اہل قلم کی قدر کرتے تھے جو مجدد صاحبؒ کے لئے خدمت میں ساتھی بنتا تھا۔ اس کی سب سے بڑی مثال پاکستان کے نامور صحافی جناب جمیل اطہر سرہندی ہیں جنہوں نے نہ صرف ہمیشہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مشن میں دن رات خدمت کی بلکہ ہمارے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ جب بھی ان کے دفتر یا رہائش پر گئے تو اُنہوں نے ہمیشہ اس طرح خدمت کی کہ جیسے حضرت مجددؒ کے سفیر اُن کے ہاں مہمان آئے ہیں۔ جناب جمیل اطہر قاضی سرہندی نے اپنے مضمون (سرہند شریف سے پیار) جو انہوں نے فخر المشائخ کی یاد میں تحریر کیا تھا مندرجہ ذیل الفاظ میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

''حضرت میاں صاحبؒ شیخِ سرہندؒ کے عرس کے موقع پر اخبارات اور جرائد کو مضامین مہیا کرتے۔ جب سالانہ کانفرنس منعقد ہوتی اور اخبارات حضرت مجدد الف ثانیؒ کی یاد میں خصوصی رنگین ایڈیشن شائع کرتے تو حضرت میاں صاحبؒ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ جب میری مرتب کردہ کتاب (شیخِ سرہند) شائع ہوئی تو حضرت میاں صاحبؒ بہت خوش ہوئے میری حوصلہ افزائی کی اور بار بار فرماتے۔ آپ سرہندی ہیں اس بنا پر مجھے بہت عزیز ہیں۔ (شیخ سرہند) ایک سو کی تعداد میں خریدی جس سے میری کتاب کے ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ مختصراً عرض ہے کہ حضرت میاں صاحب نے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے افکار کے پرچار کا حق خوب ادا کیا۔''

محمد یوسف حضوری نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو مندرجہ

Marfat.com

ذیل الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

''پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنے والد گرامی ثانی لا ثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری اور حضور میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے صحیح جانشین طریقت تھے۔ حضرت میاں صاحب قبلہؒ نے تحریری خدمات کے ساتھ تقریری خدمات بھی سرانجام دیں۔ اس لئے آپؒ صفر المظفر کے مہینے میں پاکستان بھر میں اور آپ کی تحریک پر دیگر اسلامی ممالک میں بھی دوقومی نظریہ کے حقیقی مؤسس حضور شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانیؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کا اہتمام فرماتے۔

فخر المشائخؒ عقائد کے معاملہ میں نہایت سخت اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے عقیدہ کے عین مطابق تمام عقائد رکھتے مگر آپ کے پیار اور محبت کی بنا پر ہر مکتبہ فکر کا آدمی آپ کا احترام کرتا۔ آپؒ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے اس لئے آپ نے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ملک کے قریہ قریہ گاؤں گاؤں یوم مجدد منانے کی تحریک شروع کی۔ اپنی گرہ سے خرچ کر کے بھی وہاں پہنچ جاتے۔ اس تحریک کا عام کرنے کے لئے جہاں آپ نے ہوائی جہاز ریل گاڑی اور بسوں پر سفر کیا۔ وہاں ایسے علاقوں میں بھی آپ تشریف لے گئے جہاں گاڑی جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی جگہوں پر اگر آپ کو پیدل بھی جانا پڑا تو وہ بھی آپ نے سفر کیے اور کہیں بیل گاڑیوں پر اور کئی کئی گھنٹوں اونٹوں پر ریگستانی علاقوں میں بھی اس تحریک کو پہنچا دیا۔ حضرت امام ربانیؒ کی تعلیمات کے متعلق ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں کتابیں چھپاتے رہے اور مفت تقسیم فرماتے رہے۔''

Marfat.com

ایوان کارکنان تحریک پاکستان لاہور میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی یاد میں ایک تقریب کے دوران تمام حاضرین حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقیؒ کی تعلیمات اور معمولات پر سیر حاصل گفتگو کر رہے تھے۔ اسی تقریب کے دوران جناب جمیل اطہر قاضی سرہندی نے بھی خطاب کیا۔ اپنے خطاب کے دوران انہوں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شخصیت پر بڑی تفصیل سے گفتگو کی اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ برصغیر پاک ہند میں جن دو شخصیات نے اہم کردار ادا کیا ان میں اول فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور دوسرے جناب ڈاکٹر مسعود احمد (مرحوم) ہیں۔ فخر المشائخ کے متعلق تو وہ یہاں تک فرما گئے کہ آپ (فنافی المجدد) تھے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اپنی ساری زندگی سفر اور تبلیغ میں گزاری۔

اسی پروگرام میں مبصرین میں جناب جسٹس نذیر احمد غازی سابق جج ہائی کورٹ بھی موجود تھے جنہوں نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے ساتھ اپنی چالیس سالہ دوستی اور رفاقت کو چند لفظوں میں بیان کر کے محفل کو لوٹ لیا۔ جناب نذیر احمد غازی صاحب کے مطابق پوری دنیا میں سب سے پہلے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کے یوم تقریبات اور محافل کا اہتمام اگر کسی شخص کے حصہ میں آیا ہے تو وہ صرف اور صرف فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی ذات ہے۔ انہوں نے یوم مجدد منانے کی ابتدا کر کے فکر مجددؒ کو عام کیا۔ آپ نے نہ صرف ملک کے طول و عرض میں یوم مجدد کی تقریبات کا اہتمام کیا بلکہ اب یہ تحریک بین الاقوامی سطح پر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور یورپ، امریکہ، لاطینی امریکہ، الغرض دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکی ہے جس کی ابتدا بانی تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ نے

Marfat.com

کی تھی۔

راقم الحروف کو 2005ء میں جب بھارت کے شہر چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی پچاس سالہ تقریبات میں شرکت کرنے کا موقع ملا تو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہوا۔ میں نے حضرت صاحبؒ کی خدمت میں یہ بات عرض کی کی چندی گڑھ میں پروگرام ہے۔ آپ کی اجازت ہو تو چلا جاؤں تو حضرت صاحبؒ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ ضرور جائیں اور وہاں ساتھ ہی سرہند شریف میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کا روضہ پاک ہے۔ وقت ملا تو وہاں ضرور حاضری دیجیے گا۔ چنانچہ آٹھ روز چندی گڑھ میں قیام کے دوران ہمارے وفد کی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے مزار اقدس پر حاضری کے دوران دربار عالیہ سرہند شریف کے سجادہ نشین حضرت یحییٰ مجددی سے ملاقات ہوئی اور اُن کو میں نے اپنی شرقپور شریف سے نسبت کا تذکرہ بھی کیا۔ جس پر وہ نہایت خوش ہوئے اور مجھ سے استفسار کیا کہ اچھا آپ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے مرید ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے مجھے یہ بات کہی کہ آپ جب پاکستان واپس جائیں اور حضرت میاں صاحب سے ملیں تو اُنہیں ہمارا اسلام ضرور پیش کیجیے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ان کے ایک بیٹے صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری ہیں جو بہت بڑے درویش ہیں ان کی خدمت میں بھی ہمارا اسلام پیش کرنا۔

جس دن وکلاء کے وفد نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کے مزار اقدس پر حاضری دی اس دن جمعۃ المبارک تھا اور ہمیں وہاں نماز جمعہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ویسے تو ہم مزار شریف پر حاضری جمعہ کی نماز سے پہلے دے چکے

Marfat.com

تھے لیکن نماز کے بعد دوبارہ حاضری دی اور شیخ سرہند کے فیض سے سیراب ہوئے۔ اس مقام پر حاضری کے بعد جب واپس لوٹے تو یوں محسوس ہوا جیسے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے ایک خالی دل کو روحانیت سے بھر دیا ہے جس کی صرف ایک ہی وجہ تھی کہ میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی نسبت سے شیخ سرہندؒ کے مقدس دروازے پر حاضر ہوا۔

Marfat.com

فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ
بانی تحریکِ یومِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حامد علی انصاری سینئر لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور

فخرالمشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ روحانی، علمی اور دینی حلقوں میں مشہور و معروف اور ممتاز ہیں۔ آپ عالمی مبلغ اسلام، بانی تحریکِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مہتمم، جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کے منتظم، قدیم الاشاعت ماہنامہ ''نوراسلام'' کے مدیرِ اعلیٰ، مختلف جرائد کے سرپرستِ اعلیٰ، شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ان سے منسوب مساجد کی تعمیر، کتب دینیہ کی اشاعت، مسلک حق کی ترویج، اندرونِ اور بیرونِ ممالک مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ و شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور تبلیغی سرگرمیوں کے داعی ہونے کے حوالے سے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔

آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرانے کا پختہ عزم فرمایا۔ چنانچہ 1960ء میں جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد (جہاں مولوی غلام محمد مرحوم نقشبندی مجددی تبلیغی فریضہ انجام دیتے تھے) شیخوپورہ میں پہلی مجدد کانفرنس منعقد فرمائی۔ مسجد سے ملحق کھلے میدان میں لوگوں کا عظیم اجتماع تھا اور یوں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمتوں، ان کے کارہائے نمایاں اور تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا۔ بہت سے علماء اور فضلاء نے اس کانفرنس میں تقاریر فرمائیں۔ جن میں سے فقط دو کے نام یاد رہ گئے ہیں۔ مولانا محمد شریف نوری مرحوم اور مولانا محمد بخش مسلم بی۔اے مرحوم۔ حسن اتفاق سے مولانا مسلم مرحوم میرے ساتھ والی نشست پر تشریف فرما تھے اور ہر تقریر پر تحسین و تبصرہ فرماتے۔ جس سے مجھے محظوظ ہونے کا خوب

Marfat.com

موقع میسر آیا۔ 1ے

پہلی کانفرنس باران رحمت کا پہلا قطرہ تھی۔ پاکستان کے طول وعرض میں مجدد کانفرنسیں منعقد ہونے لگیں۔ بلکہ بعض مشہور شہروں مثلاً لاہور، اسلام آباد، کراچی میں ہر برس کئی ایک کانفرنسیں انعقاد پذیر ہوتی رہیں۔ دس پندرہ برس کے بعد جب حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی برطانیہ آئے تو مانچسٹر، راچڈیل، برمنگھم اور لندن میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر جلسوں کا آغاز ہوا۔ یہ سلسلہ اب پچیس تیس برس سے برطانیہ کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گیا ہے۔ 2ے

پہلی مجدد کانفرنس شیخوپورہ میں منعقد کرانے کے ضمن میں شیخوپورہ کا انتخاب غالباً اس لیے عمل میں لایا گیا کہ عارفِ حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور پیرِ طریقت حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مسکن اور روحانی مرکز شرقپور شریف تھا۔ جہاں ہزاروں لاکھوں افراد ان کے فیضان روحانی سے فیضیاب ہوئے تھے اور سرزمینِ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ شیخوپورہ کی ایک نسبت جہانگیر سے بھی ہے۔ چنانچہ جہانگیر آباد شیخوپورہ سے فیضانِ مجدد کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ وہ رواں دواں اطراف واکناف عالم تک وسیع ہو رہا ہے۔ 3ے

مخدومی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے پہلی مجدد کانفرنس منعقد کرنے کے بعد بجا طور پر یہ محسوس فرمایا کہ کتابی صورت میں بھی فیضان مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں تک پہنچایا جائے۔ یہ دنیا چونکہ عالم اسباب بھی ہے۔ ایک فوری سبب پیدا ہو گیا۔ جس سے وقت کا تقاضا ابھرا کہ جلد از جلد اشاعت عمل میں آئے۔ چنانچہ معمول سے بڑھ کر متحرک اور سرگرم عمل ہو گئے اور حضرت مجدد کے عقائد

Marfat.com

وافکار جن کے حوالے مکتوبات پر پہلے ہی سے نوٹ فرما چکے تھے پر مشتمل آپ نے ''ارشاداتِ مجددؒ'' کے عنوان سے کتاب شائع فرمائی اور لوگوں میں مفت تقسیم فرمائی۔4

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو شروع ہی سے اشاعت کا ذوق وشوق اور جذبہ کارفرما رہا ہے۔ آپ نے کچھ کتابیں خود تحریر کیں، کچھ زیورِ طباعت سے آراستہ مفید کتابیں بازار سے خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کیں۔ بعض کتابوں کو اپنے زیرِ سرپرستی شائع فرمایا۔ اہل علم وفضل پر یہ بات مخفی نہیں کہ دینی کتب کی اشاعت میں تبلیغ کا پہلو غالب ہوتا ہے اور مادی پہلو کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

آپ نے مندرجہ ذیل کتب چھاپ کر مفت تقسیم فرمائیں:

نمبر شمار	عنوان	نام مصنف/مؤلف/مرتبہ	مقامِ اشاعت	صفحات	سنِ اشاعت
1	ماہنامہ نورِ اسلام (شیرِ ربانی نمبر)	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف	184	1969ء
2	ماہنامہ نورِ اسلام (امامِ اعظم نمبر)	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف	280	1975ء
3	ماہنامہ نورِ اسلام (اولیائے نقشبند نمبر۔ دو جلدیں)	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف	1007	1979ء

Marfat.com

4	ماہنامہ نور اسلام (مجدد الف ثانی نمبر۔ تین جلدیں)	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف	1158	1988ء
5	حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نمبر	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف	160	1999ء
6	ماہنامہ نور اسلام (پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر۔ تین جلدیں)	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف	985	2006ء
7	فضائل سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	184	1981ء
8	مختصر حالات امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف	32	س۔ن
9	ارشاداتِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	256	س۔ن
10	مسلک مجدد رحمۃ اللہ علیہ (اردو)	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	80	س۔ن

Marfat.com

11	مسلک مجدد رحمۃ اللہ علیہ (پشتو)	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	56	1998ء
12	مقالاتِ یومِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	32	س۔ن
13	الجذبۃ الشوقیۃ الی الحضرۃ المجددیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	47	1976ء
14	مدنی تاجدار ﷺ کا تحفہ نماز	میاں جمیل احمد شرقپوری	آستانہ عالیہ شرقپور شریف	220	س۔ن
15	مناسک حج	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	16	1393ھ
16	صدائے حق	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	64	1952ء
17	تنویرِ حرم	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف	120	س۔ن

Marfat.com

18	لمحہ فکریہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف	8	س۔ن
19	شجرہ شریف	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	40	س۔ن
20	تعلیماتِ اسلام	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	8	س۔ن
21	تذکرہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	24	س۔ن
22	حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	184	1981ء
23	دعائے ماثورہ فی گنجینہ رحمت	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	32	س۔ن
24	نمونخ (پشتو)	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	30	س۔ن

Marfat.com

25	مجموعہ حالات و مقامات امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	56	1998ء
26	آسان جدید عربی گرائمر	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب، شرقپور	88	1952ء 2002ء
27	نماز نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز	میاں جمیل احمد شرقپوری	دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	143	1992ء
28	روداد حوزہ نقشبندیہ	محمد عالم مختار حق (مرتب)	لاہور حوزہ نقشبندیہ شرقپور	32	2003ء
29	روداد حوزہ نقشبندیہ	محمد عالم مختار حق (مرتب)	حوزہ نقشبندیہ شرقپور	48	2006ء
30	ہفت مجالس علمیہ	محمد عالم مختار حق (مرتب)	حوزہ نقشبندیہ لاہور	80	2009
31	مجالس جمیل	محمد عالم مختار حق (مرتب)	حوزہ نقشبندیہ لاہور	77	2010ء

Marfat.com

32	احترامِ مُرشد	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	95	2010ء
33	تذکرہ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	میاں جمیل احمد شرقپوری	دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور	298	1994ء 5

مکتبہ نوراسلام شرقپور شریف کی دیگر مطبوعات:

1۔خزینہ معرفت — صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ

2۔حضرت مجدد اوران کے ناقدین — حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی

3۔المنتخبات من المکتوبات (عربی) — مرتبہ حسین حلمی ایشیق بن سعید استانبولی

4۔سرہند شریف (تلخیص از کتابچہ) — مرتبہ حسین حلمی ایشیق بن سعید استانبولی

5۔تتمہ معارج النبوۃ (فارسی) — حضرت ملا معین واعظ کاشفی ہروی

6۔دی نقشبندیز (بزبان انگریزی) — سردار علی احمد خان

7۔پاتھ ویز (بزبان انگریزی) — سردار علی احمد خان

8۔مراۃ المحققین — قطب عالم حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفیؒ

9۔نعتیہ قصیدہ — حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

10۔تائید اہل سنت — (رسالہ در۔ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان ردروافض کا اردو ترجمہ معہ اصل متن)

Marfat.com

11۔ مختصر حالات حضرت شیر ربانی و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہما اللہ تعالیٰ	میاں جلیل احمد شرقپوری
12۔ منبع انوار	میاں جلیل احمد شرقپوری
13۔ تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	پروفیسر منور حسین
14۔ تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
15۔ فضائل حضرت عائشہ صدیقہؓ	مولانا منصب علی شرقپوری۔
16۔ باغ و بہار شرق پور شریف (منقبت و تحسین منظوم)	قدر آفاقی ایم اے (صدارتی ایوارڈ یافتہ)
17۔ نظام مصطفےٰ ﷺ اور ہماری زندگی	غلام سرور نقشبندی
18۔ حضرت شیر ربانی کا پیغام عصر حاضر کے نام	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
19۔ حیات شیر ربانی سنت نبی ﷺ کا بہترین مرقع	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
20۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
21۔ شمائل و معمولات مصطفےٰ ﷺ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
22۔ حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ بحیثیت آئینہ سنت مصطفےٰ ﷺ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

23۔حالات و تعلیمات حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
24۔انوار شیر ربانیؒ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
25۔درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
26۔اوصافِ حمیدہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی
27۔نماز کی اہمیت	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
28۔شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
29۔اسلام میں نماز کی اہمیت	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
30۔حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، اخبارات، رسائل و جرائد کی روشنی میں	ماسٹر احمد علی شرقپوری
31۔آفتاب سرہند	علامہ قاضی ظہور احمد اختر
32۔حیات جاوید	ملک حسن علی جامعی
33۔ذکر محبوب	ملک حسن علی جامعی
34۔اولیائے نقشبند شیر ربانیؒ	محمد امین شرقپوری
35۔انقلاب الحقیقت (دو حصے)	حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی
36۔کرامات شیر ربانیؒ	مولانا محمد شریف نقشبندی
37۔آفتاب ولایت	احمد علی قائد شرقپوری

Marfat.com

38۔ حدیث دلبراں — حاجی فضل احمد مونگہ شرقپور

39۔ چشمہ فیض شیر ربانی — محمد یٰسین قصوری نقشبندی 6

40۔ انوار امام اعظم — محمد منشاء تابش قصوری

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اشاعتِ اسلام کے میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں وہاں آپ نے عید میلاد النبی ﷺ، یومِ سیّدنا حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ سیّدنا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یوم سیّدنا حضرت علی المرتضےٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یومِ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، یومِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، یومِ حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سلسلے میں اجلاس منعقد کرنے کے لیے ملک بھر میں ایک منظّم تنظیم کا بھی آغاز کیا۔ آپ نے پورے ملک میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے متوسلین کے تبلیغی مراکز قائم کیے ہیں۔ ان مراکز کی وساطت سے پورے سال تبلیغی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ 7

میاں صاحبؒ معاملات کے کھرے اور کردار کے قابل رشک بزرگ تھے۔ میاں صاحبؒ اہل علم کی مجالس کا اہتمام کیا کرتے تھے اور علمی سرگرمیوں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ علمی اور دینی اداروں کے قیام میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ شرقپور میں علماء اور مبلغین کی تربیت کے لیے ایک معیاری ادارہ قائم کیا جس کے فیض یافتگان نے بہت سی علمی کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ آستانہ عالیہ شرقپور سے شائع ہونے والے ''نورِ اسلام'' کو

Marfat.com

ایک مؤثر ذریعہ تبلیغ بنایا اور اس کے کئی عظیم الشان علمی خاص نمبر نکالے۔ 8

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کی علم دوستی اور معارف پروری ارباب علم و دانش میں معروف ہے۔ کتاب سے محبت کرتے ہیں۔ کتابیں شائع کروا کر بلا قیمت تقسیم کرواتے ہیں۔ صاحبِ قلم بھی ہیں اور کتابیں جمع کرنے کے شائق ہیں۔

حامد نواز ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر آپؒ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد محترم اور میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ کے برادر اصغر جناب ثانی لا ثانی حضرت میاں غلام اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور اُن کے خلیفہ مجاز ہونے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے روحانی کمالات سے ایک عالم مستفید ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سی دینی کتب تصنیف و تالیف فرمائیں اور ان کو چھپوا کر لوگوں میں مفت تقسیم فرمائیں۔ ان میں مسائل نماز، تذکرہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ، ارشادات مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ، تذکرۂ مشائخ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ (دو جلد)' تذکرہ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (تین جلد) انتہائی قابل ذکر ہیں۔ 9

محمد یوسف حضوری آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد گرامی حضرت میاں غلام اللہ ثانی لا ثانی رحمتہ اللہ علیہ اور حضور شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے صحیح جانشین طریقت تھے۔ آپ کو اپنے اجداد کے اوصاف سے وافر حصہ ملا تھا۔ علم و ادب سے آپ کو گہرا لگاؤ اور شغف تھا۔ اسی لیے ان کی اتباع میں کتب کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دینے سے غفلت نہیں برتی۔ آپ نے کئی نادر

Marfat.com

کتب از سر نو چھپوا کر انہیں مفت تقسیم کرایا اور خود بھی تصنیف و تالیف میں بھر پور حصہ لیا۔ ان تمام پہلوؤں پر میڈیا میں چھپنے والے مضامین میں بہت سیر افزا معلومات منظر عام پر آچکی ہیں۔ 10

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

درس و تدریس کے ضمن میں آپ نے 1960ء میں ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ'' کے نام سے شرقپور شریف میں ایک ادارہ قائم کیا۔ جس میں مستند اور تجربہ کار مدرسین کو تعینات کیا گیا۔ بعد ازاں لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے 1993ء میں ''جامعہ حضرت شیر ربانی برائے طالبات'' کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ادارہ کے قیام سے علاقہ شرقپور شریف کی طالبات کو ایک بہتر اور مؤثر درس گاہ میسر آ گئی۔

نقشبندی مجددی ہونے کے ناطے آپؒ نے ایک منفرد اور جداگانہ کام کیا کہ آپ نے صفر کے مہینے میں ہر سال ''یوم مجددؒ'' منانے کی داغ بیل ڈالی۔ اس کا آغاز 1960ء میں شیخوپورہ سے ہوا۔ یہ سلسلہ آپ کے وصال تک جاری رہا۔ اسی طرح ''یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' منانے کا بھی آپ نے آغاز کیا۔ یہ سلسلہ بھی ہنوز رواں دواں ہے۔

دین متین کے فروغ کے لیے آپ نے جہاں اور بہت سی جہات میں کارہائے نمایاں ادا کیے۔ وہاں اشاعتی سلسلہ بھی کارفرما رہا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے 1955ء سے ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجراء فرمایا۔ ماہنامہ ''نور اسلام آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ آپ کی ادارت میں خصوصی نمبروں کی اشاعت نے اپنے قارئین کو تحقیقی اور مدلل تحریروں سے نوازا۔ ان میں ''شیر ربانیؒ شرقپوری نمبر''...... ''امام اعظم ابو حنیفہؒ نمبر''...... ''اولیاء نقشبندؒ نمبر''...... ''مجدد الف ثانیؒ نمبر''...... ''ثانیؒ لاثانی

Marfat.com

نمبر"...... "گولڈن جوبلی نمبر"......قابل ذکر ہیں......بعد ازاں "مکتبہ نور اسلام" قائم کر کے اس کے پلیٹ فارم سے بہت سی کتابیں شائع کیں۔ آپ خود بھی صاحب تصنیف تھے۔ بیشتر کتابیں آپ کے قلم سے نکلیں۔

ایک مدت تک آپ سال کا بیشتر حصہ مدینہ طیبہ میں گزارتے رہے۔ دینی وروحانی محافل کے انعقاد کے لیے مدینہ طیبہ میں اراضی حاصل کر کے "رباط شیر ربانی" کے نام سے ایک عمارت تعمیر کروائی۔ جس میں مہمانوں کے قیام وطعام کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا جاتا تھا۔ دینی وملی خدمات انجام دینے کے لیے آپ نے کئی ممالک کا دورہ کیا۔ ان ممالک میں ترکی، عراق، لندن، سرزمین حجاز وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی تبلیغی مساعی سے سینکڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے بہت سے دینی مدارس اور مساجد کی تعمیر میں مالی معاونت فرمائی اور ان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ 11

جمیل اطہر سرہندی صاحب آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ حضرت کے وصال کے مہینے صفر المظفر میں بلا مبالغہ ملک بھر کے بے شمار شہروں اور قصبات کا دورہ کرتے اور اہل سنت و جماعت کی مختلف مساجد میں علماء کرام اور ائمہ حضرات پر زور دیتے کہ وہ یوم مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے جلسوں اور تقاریب کا اہتمام کریں۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ لمبی گفتگو کے خوگر نہیں تھے۔ وہ بہت اختصار سے کام لیتے اور بات چیت میں اپنے اصل مقصد سے ہی غرض رکھتے۔ میں ان کو شرقپور جا کر بھی ملتا رہا اور وہ مجھے لوہاری گیٹ کے ایک پریس' داتا دربار کے قریب ایک مکان' لارنس روڈ پر ایک ہوٹل' جوہر ٹاؤن میں ایک گیسٹ ہاؤس اور بند روڈ

Marfat.com

پر اپنی قیام گاہ پر بھی بلاتے رہے۔ ان کی کوئی ملاقات اور گفتگو کبھی بے مقصد نہیں ہوتی تھی۔ آپ کبھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوتے اور کبھی کسی کتاب کے مختلف صفحات پر نشان لگا کر اپنے اعتراضات لکھ رہے ہوتے۔ آپ کے ہاتھ میں کبھی عرس کے اشتہار کا مسودہ ہوتا اور کبھی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ پر شائع ہونے والی کوئی کتاب مجھے عطا کرتے۔ یہ خاکسار سالہا سال تک حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی رہنمائی اور قیادت میں لاہور میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کانفرنس منعقد کرتے رہے۔ شیخ سرہندؒ کے عرس کے موقع پر اخبارات اور جرائد کو مضامین مہیا کرتے۔ جب سالانہ کانفرنس منعقد ہوتی اور اخبارات حضرت مجدد الف ثانیؒ کی یاد میں خصوصی رنگین ایڈیشن شائع کرتے تو حضرت میاں صاحب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ جب میری مرتب کردہ کتاب ''شیخ سرہندؒ'' شائع ہوئی تو حضرت میاں صاحبؒ بہت خوش ہوئے۔ میری حوصلہ افزائی کی اور بار بار فرماتے تھے ''آپ سرہندی ہیں اس بنا پر مجھے بہت عزیز ہیں''۔ انہوں نے کم از کم تین مرتبہ ''شیخ سرہندؒ'' ایک ایک سو کی تعداد میں خریدی جس سے میری اور کتاب کے ناشر' ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ میرے ہاں ایک صاحب عزیمت خواجہ غلام جیلانی باصر کا آنا جانا تھا جو اپنے بزرگ دوست حکیم نیرؔ واسطی کے ساتھ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرق پوری رحمتہ اللہ علیہ کی مجلسوں میں شریک ہوتے رہے تھے۔ میاں صاحبؒ جب بھی میرے ہاں تشریف لاتے خواجہ غلام جیلانی کی خیریت ضرور پوچھتے۔

12

شیخ محمد حنیف نقشبندی آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

آپ کی صدارت میں مختلف پروگرام منعقد کیے جاتے تھے۔ بالخصوص حضرت امام

Marfat.com

ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں سالانہ تقریب سعید مجدد اعظم کانفرنس مرکزی پروگرام ہوتا۔ دنیا جانتی ہے کہ آپ کا انداز اور طریقہ تبلیغ انتہائی سادہ تھا مگر بے مثال اور منفرد تھا۔ آپؒ کی ہر نشست میں دین اسلام کی سربلندی، مسلک اہل سنت و جماعت کا پرچار، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و اہل بیت پاکؓ کی عظمت، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے اجتہاد، اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے حالات و واقعات پر روشنی بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں دوقومی نظریہ کے بانی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو پھیلانے اور شیر ربانی حضرت قبلہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی فیض کو عام کرنا شامل تھا۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت کو لے کر پاکستان کے گوشے گوشے میں پہنچے اور لوگوں کو سلسلہ نقشبندیت کی تربیت دی۔ یہ ایسے حقائق ہیں جن کا زمانہ معترف ہے۔ آپؒ نے اسی نہج پر اپنے حلقہ احباب کی تربیت فرمائی اور یہی ترغیب دلائی۔ آپ کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اور آفتابِ ہند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے نظریات وافکار کی سربلندی اور تبلیغ و ترویج میں گزری۔ آپ کی ذاتِ ستودہ والا صفات منارہ نور تھی۔ آپ کا دل حضور ﷺ کی محبت سے سرشار تھا اور آنکھیں اشکبار رہتی تھیں۔ آپ حقیقی معنوں میں "جمیل احمد" تھے یعنی حضور ﷺ کے حسن و جمال کا مظہر تھے۔ آپ کے چہرے پر حضور ﷺ کی غلامی کا نور تھا۔ آپ کی محفل و مجلس اور حلقہ میں بیٹھ کر اطمینانِ قلب نصیب ہوتا تھا۔

ان کی محفل میں بیٹھ کر دیکھو
زندگی کتنی خوبصورت ہے

Marfat.com

آپ نے اپنی حیاتِ مستعار کا لمحہ لمحہ دین متین کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ آپ کی زندگی کا سرمایہ عشقِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپؒ قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کی نشانی تھے۔ آپ گفتار و کردار میں اللہ کی برہان تھے۔ آپ کا کھانا پینا، اٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا غرض ہر ساعت ہر لمحہ اسوۂ حسنہ کے مطابق تھا۔ آپ کی تربیت و ترغیب کا یہی اثر تھا کہ آپ کا ملنے والا دور سے پہچانا جاتا تھا۔ آپ خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی فرزند اور شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے حقیقی جانشین تھے۔ آپ پر یہ تینوں بزرگ سایہ فگن تھے۔ آپ بلا شک وشبہ مقام محبوبیت پر فائز تھے۔ آپ شان وشوکتِ دنیا سے بے نیاز تھے۔ آپ کی ذات لوگوں کے لیے نعمت بے بہا تھی۔ آپ ہر دل عزیز اور ہر دل کی دھڑکن تھے۔ آپ کی ذات سے بندگانِ خدا کو فیض حاصل ہوتا تھا اور تا ابد یہ فیض جاری وساری رہے گا۔ انشاء اللہ!

چشم ظاہر بیں سے گرچہ چھپ گیا یہ آفتاب
حشر تک ہوتا رہے گا ذرہ ذرہ فیض یاب

13

حواشی

1. پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی": میرے مخدوم فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، ص۔ 26
2. ایضاً
3. ایضاً، ص۔ 27
4. ایضاً

Marfat.com

5 ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، فیضان فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، ص۔192۔194

6 ایضاً، ص۔195۔197

7 ایضاً، ص۔187

8 ایضاً، ص۔269

9 ایضاً، ص۔288

10 ایضاً، ص۔303

11 ایضاً، ص۔312۔313

12 ایضاً، ص۔320۔322

13 ایضاً، ص۔324۔326

☆..................☆..................☆

Marfat.com

حضور فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ارکانِ تصوف کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے تصوف و روحانیت کے تین ارکان بیان فرمائے ہیں: علم، عمل اور اخلاص۔ ان ارکان میں جتنا رسوخ حاصل ہو گا اتنا ہی زیادہ عروج حاصل ہو گا۔ آیئے ان کی روشنی میں حضور فخر المشائخ قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کا عظیم کردار ملاحظہ فرمائیے:

ا۔ علم کی اہمیت و ضرورت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا اس پر قرآن و حدیث کے بے شمار دلائل گواہی دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اصلی اور حقیقی علم، دین برحق کا علم ہے۔ جس پر دنیوی اور اخروی حیات کا دارومدار ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے خلیفہ حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی علیہ الرحمہ سے فرمایا "علم دین حاصل کرو بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے"۔ تاریخ تصوف کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ بڑے بڑے عظیم صوفیہ علمِ شریعت اور علم طریقت کا روشن منارہ ہوا کرتے تھے۔ عصر حاضر میں ان کے وارثِ کامل حضور فخر المشائخ قبلہ عالم الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمہ بھی علمِ شریعت اور علمِ طریقت سے مالا مال تھے۔ آپؒ نے روحانی اور علمی میدان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیے کہ زمانہ عش عش کر اٹھا۔ آپؒ نے ساری زندگی مدرسے قائم فرمائے، مسجدیں بنوائیں، لائبریریاں تعمیر کیں، کتابیں لکھوائیں اور عام کیں۔ میرے جیسے بے بضاعت کی کئی کتابوں کے ایڈیشن خرید کر مفت تقسیم کیے اور علم دوستی کا ثبوت فراہم کیا۔ ماہنامہ نورِ اسلام کے خصوصی نمبر مختلف موضوعات پر مبنی ہیں اور آپ کے علم و فکر کا شاہکار ہیں۔ آپؒ کے سارے عالم

Marfat.com

اسلام کے جلیل القدر علماء کے ساتھ رابطے اور گہرے مراسم تھے اور موجودہ زمانہ کے مسائل پر گہری نظر تھی۔ مولا کریم نے آپؒ کو نگاہِ بلند سے سرفراز فرمایا تھا۔ اس لیے آپ نے تعلیماتِ مجددیہ کے فروغ اور اشاعت کی ضرورت کو محسوس کیا اور "تحریکِ یوم مجددِ الفِ ثانیؒ" کو ملک بھر میں عام فرمایا۔ یہ بہت بڑی حقیقت ہے کہ اگر اہل سنت و جماعت حضرت مجددالفِ ثانی قدس سرہ کی تعلیمات کو عام کریں تو مختلف مسالک کے درمیان قائم خلیج کو کم کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی مجددیت پر اجماع ہے۔ اس حقیقت کو حضور قبلہ فخر المشائخ علیہ الرحمہ نے خوب سمجھا اور سمجھایا۔ آپؒ نے پاکستان کی تمام تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا اور اپنے خداداد علم وفضل سے قوم وملک کی رہنمائی کی۔ آپؒ کی صورت وسیرت میں حضرات اولیاء کرام علیہم الرحمہ کا فیضان موجزن تھا۔ آپؒ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق رہے کہ مردِ کامل سورج کی طرح شفیق، سمندر کی طرح عمیق اور دریا کی طرح رفیق ہوتا ہے۔

۲۔ علم کے ساتھ عمل کا ہونا بہت ضروری ہے، بے عمل عالم کی مثال پارس کی طرح ہوتی ہے جو لوہے کو تو سونا بنا دیتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔ قرآن پاک نے اٰمَنُوْا کے ساتھ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں جو عمل کی اہمیت کو اجاگر کر رہے ہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حضور فخر المشائخ علیہ الرحمہ شریعت محمدی کی عملی تصویر تھے، صوم وصلوٰۃ کے ازحد پابند تھے، تحریکی وعملی زندگی کے علمبردار تھے۔ آپؒ نے اپنے متوالوں اور مستانوں کو سنتِ مطہرہ کا

Marfat.com

درس دیا، ہزاروں افراد کو بے عملی اور بد عقیدگی کے قعر مذلت سے نکال کر سراپا عمل بنایا اور بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ آج بھی آپؒ کے متوسلین اور مریدین کو دیکھا جائے تو غالب ترین اکثریت باریش دکھائی دے گی۔ آپ کے آستانے پر شریعت کا پہرہ نظر آئے گا، آپؒ جدھر سے گزرے شریعت کے پرچم بلند کرتے چلے گئے۔

۳۔ علم اور عمل کی روحِ رواں اخلاص ہے۔ اخلاص ایک ایسی طاقت ہے جس کے سامنے شیطان بھی بے بس اور بے کس ہے، اس نے خود اعتراف کیا ہے کہ مولا میں تیرے بندوں کو اغوا کروں گا مگر تیرے مخلص بندوں پر میرا داؤ کارگر نہیں ہوگا۔ حضور فخر المشائخ علیہ الرحمہ نے اپنے علم و عمل کو اخلاص کے نور سے منور فرمایا، آپ کا وقت، آپؒ کا مال، آپ کی اولاد حتیٰ کہ آپ کی جان دینِ برحق، عشقِ رسولؐ، ختم نبوت اور فروغِ فیضانِ ولایت کے لیے وقف تھی۔ آپؒ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں مگر اپنے اخلاص میں فرق نہ آنے دیا۔ آپؒ کا لوگوں کے ساتھ تعلق صرف اور صرف اسلام اور بزرگانِ اسلام کی خاطر تھا، ایک مرتبہ اس راقم السطور کو فون کر کے فرمایا کہ:

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میاں جمیل بول رہا ہوں، میں آپ کے ساتھ اس لیے محبت کرتا ہوں کہ آپ کے نام کے ساتھ ''مجددی'' لکھا ہوتا ہے۔'' اس کے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔ میں آج تک اس بندہ پروری پر حیران بھی ہوں اور نازاں بھی ہوں۔ آپؒ اہل سنت کے مخلص رہنما تھے اس لیے اکثر اوقات احباب کے سامنے اہل سنت کی زبوں حالی کا رونا روتے رہتے اور ان کی ترقی کے لیے دعا گو رہتے۔ مولا کریم آپؒ کے مزار پاک پر اربوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

Marfat.com

"و کونوا مع الصادقین"

اور تم سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ

از محمد اسلم حیات، سینئر لائبریرین و پی ایچ۔ڈی سکالر، جامعہ پنجاب، لاہور

خالق کائنات نے اس دنیا میں لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے انبیاء و رسل کے بعد اپنے نیک اور صالح بندوں پر دینِ متین کی طرف بلانے اور ان کی ہدایت و راہنمائی اور اصلاح احوال کی ذمہ داری سونپی ہے۔ایسی جلیل القدر ہستیاں دنیا میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ایسی ہی ایک نابغۂ روزگار ہستی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سجادہ نشین شرقپور شریف تھے۔آپؒ کی زندگی نے لاکھوں فرزندان اسلام کے دلوں میں معرفتِ الٰہی کا فیضان موجزن کر دیا اور لاکھوں عقیدت مندوں کی زندگیوں میں صالحیت اور تقویٰ کا انقلاب پیدا کیا۔اللہ کے دوست اللہ کے قُرب کا ذریعہ ہوتے ہیں۔اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ذیل میں اس کے ثبوت پر دلائل مہیا کیے جاتے ہیں تا کہ اولیائے کاملین کے مقام و مرتبہ کا بخوبی اندازہ ہو سکے اور اس تناظر میں حضرت میاں صاحبؒ کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے۔

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین۔ (التوبہ:۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ سچے، متقی اور اللہ کے دوست اور صالح لوگ کون ہیں۔جن کے بارے میں رب کریم نے مومنوں کو ان کے ساتھ ہونے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

یہ جو لفظ سچے، متقی، اللہ کے دوست اور صالح لوگ ہیں ان سے مراد کون سے لوگ مراد ہیں۔ان کی وضاحت خود قرآن کریم نے فرمائی ہے۔

Marfat.com

و من یطع اللہ و الرسول فأولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیّن و الصدیقین والشھداء و الصالحین و حسن اولٰئک رفیقاً۔ (النساء۴:۶۹)

ترجمہ: اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا سو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا کہ وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت / صالح ہیں۔ اور اچھی ہے ان کی رفاقت۔ (سبحان اللہ)

اس آیت مبارکہ میں چار قسم کے لوگوں کو انعام یافتہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی، صدیق، شہید اور صالح لوگ۔

پھر ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا۔

ھدًی للمتّقین۔ (البقرہ۲:۲)

ترجمہ: ہدایت متقین کے لئے ہے۔

یعنی جو اللہ کا خوف رکھتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں۔ وہ متقی ہیں اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں۔

الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (یونس۱۰:۶۲)

ترجمہ:۔ خبردار بے شک جو لوگ اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اب یہاں دو باتوں کا ذکر ضروری ہے۔ خوف آنے والی چیز کا ہوتا ہے جیسے امتحان آنے کا خوف کسی مصیبت کا خوف وغیرہ اور غم اس بات کا ہوتا ہے جو چیز گزر چکی ہو یعنی کوئی واقعہ ہو چکا۔ اب اس پر ہمیں خوف نہیں بلکہ غم ہوگا۔ تو جو اللہ کے دوست ہیں وہ ان دونوں چیزوں سے

Marfat.com

بے نیاز ہیں اور ہونگے۔ اس کی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں کہ اللہ کے دوستوں کی مزید کیا صفات ہیں۔ ان چار لوگوں کے حوالے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے ان کے بارے میں چند مثالیں پیش کرتے ہیں ان میں سب سے پہلے انبیاءؑ کا ذکر کرتے ہیں۔

انبیاء اکرامؑ کے بارے میں قرآن مجید میں صدیق ہونے کے بارے میں ارشادات ہیں۔

مثلاً حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

و اذ کر فی الکتاب ابراھیم انه کان صدیقاً نبیاً۔ (مریم ۱۹:۴۱)

اور یاد کرو ابراھیم کو اس کتاب میں بے شک وہ ایک سچے نبی تھے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

واذ کر فی الکتاب ادریس انه کان صدیقاً نبیاً۔ (مریم ۱۹:۵۲)

اور اس کتاب میں ادریس کا ذکر کرو وہ ایک راست باز انسان اور نبی تھے۔

حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کے بارے میں فرمایا

وامه صدیقه۔ اوران کی والدہ صدیقہ تھیں۔

سچے اور صالح لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔ تو سب سے پہلے میں اس صادق و امین جس کو خالق ارض و سماء نے رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اُن کے صدق کی چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔ جن کے بارے میں کفار و مشرکین اعلانِ نبوت سے قبل بھی گواہی دیتے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ہم نہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں نہ دروغ گو کہتے ہیں اور نہ ہی تم ہم لوگوں میں جھوٹی بات کرتے ہو۔ حالانکہ ہم تمہیں جھٹلاتے ہیں دین کی باتوں میں جو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ اس کا یہ قول کتنا لغو، بے ہودہ اور متناقض و نامعقول ہے۔ اس لئے کہ جب تم آپ ﷺ کو صادق اور راست گو سمجھتے ہو تو پھر تو تمہیں آپ ﷺ کے ہر قول و فعل کی تصدیق کرنی چاہیے۔ محض یہ عناد اور تکبر کب تک؟

نضر بن حارث کا اعلان

نضر بن حارث نے روسائے قریش سے کہا: محمد ﷺ تمہارے سامنے جوان ہوئے۔ تمام کاموں میں تمہارے محبوب ٹھہرے۔ ان کی ہر بات کو تم نے پسند کیا۔ عہد و مواعید میں پورا پورا وفادار سمجھا۔ ہر معاملے میں صادق اور امانت و دیانت میں عظیم ترین پایا اور اب جب کہ ان کی کنپٹیوں میں بالوں کی سفیدی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ پیری میں قدم رکھ چکے ہیں اور وہ تمہارے پاس دین و ملت کی صحیح ترین باتیں لائے ہیں تو تم انہیں جادو گر گردانتے ہو؟ نہیں نہیں! اللہ کی قسم! وہ جادوگر یا ساحر نہیں۔ خیال رہے کہ یہ نضر بن حارث کافر ہونے کے باوجود وہ عقل مند اور سمجھ دار ہونے کی بنا پر سچی اور انصاف پر مبنی باتیں کہہ رہا تھا لیکن دوسرے کافروں پر تو اس سے بھی زیادہ دبیز اور غلیظ پردے پڑ چکے تھے۔ جب کبھی ان سے حجاب اتر جاتے تو پہلے سے زیادہ غلیظ پڑ جاتے۔ ختم اللہ علی قلوبھم....

یہودی اور عیسائی اہل کتاب ہونے کی بناء پر نبی کریم ﷺ کو خوب جانتے پہچانتے تھے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یعرفونه کما یعرفون ابنائھم:

وہ آپ ﷺ کو ایسے پہچانتے تھے جیسے وہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں اور یہ پشت در پشت نبی آخر الزماںؐ کے منتظر تھے۔ مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت نامے تحریر کر کے دیے

Marfat.com

کہ جب خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ جلوہ افروز ہوں تو ہمارا سلام پیش کیجئے اور گزارش کریں کہ ہم نے انتظار کرتے کرتے آپ ﷺ پر اپنی جانیں نثار کر دیں۔ ہمارے سلام قبول فرمایئے اور اپنے غلاموں میں شمار کیجئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اکرم ﷺ نے صدیق کا لقب عطا فرمایا۔

یہ واقعہ حدیث کی کتابوں میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان ہوا کہ ابوجہل نے واقعہ معراج کے موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ دیکھو اب آپ کے دوست نئی بات کر رہے ہیں کہ راتوں رات ہی مسجد اقصیٰ سے اور آسمانوں کی سیر کر آئے ہیں۔ آپؓ نے کہا کہ اگر یہ سب آپؐ کہہ رہے ہیں تو سچ ہے جس پر آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو صدیق کا لقب عطا کیا۔

غرض بہت سے مقامات پر صادقین کے بارے میں ارشادات موجود ہیں اب عرض یہ کرنا ہے کہ ہر دور میں صادق اور صالح لوگ موجود ہوتے ہیں آج کے دور میں صالح، متقی، سچے اور صادق لوگ کون سے ہیں جن کے ساتھ ملنے کو باری تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

تو وہ متقی، سچے اللہ کے دوست اور صادق لوگ ہیں جن کی رفاقت بہترین قرار دی گئی ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اور دوسرے شعر میں فرمایا:۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

Marfat.com

تو یہ لوگ جو ولی، کامل، سچے، متقی اور صادق ہوتے ہیں ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم ہے۔ فارسی زبان میں ہے:

صحبت صالح ترا صالح کند

اسی کو غالباً پنجابی میں کہا گیا ہے:

چنگیاں دے لڑ لگیاں میری جھولی پھل پئے
منداں دے لڑ لگیاں میرے اگلے وی ڈھل گئے

سچائی اور راست گوئی کو فضائل اخلاق میں شمار کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب: ''میرے مخدوم'' میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:۔

''اخلاق فاضلہ کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین تک جاری رہا۔ اس کے بعد اولیاء کرام صالحین مومنین نے اس سلسلے کو قائم رکھا۔

عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری مجددیؒ چونکہ اتباع سنت کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے اور آپ کی پوری زندگی اتباع سنت کی آئینہ دار ہے۔ یہی موقف حضرت ثانی صاحبؒ نے اختیار کیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے چونکہ ثانی لاثانی شرقپوری نقشبندی مجددی کے فیضان سے بہرہ وافر حاصل کیا تھا لہٰذا حضرت میاں صاحب قبلہ فضائل اخلاق کا ایک خوش منظر گلدستہ ہیں اور آپ سے ملنے والے اور آپ کی سیرت سے واقف لوگ اس بات کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ کس قدر حسن اخلاق سے لوگوں سے پیش آتے۔ گویا حسن اخلاق آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ (صفحہ 208)

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اپنی کتاب: ''فیضان فخر المشائخ'' میں زیر حوالہ

Marfat.com

موضوع کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

''۔۔۔۔آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں محمد ﷺ کی بجائے'' ''الامین'' اور'' الصادق'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (صفحہ 76)

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے فخر المشائخ کے حوالے سے دو واقعات محولہ بالا کتاب میں لکھے ہیں۔ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

''ایک آدمی جس کے لاہور میں کئی کارخانے تھے اور صاحب ثروت تھا۔اپنی مالی پریشانیوں کا ذکر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی بارگاہ میں لے بیٹھا۔آپ نے اس کی بات بڑے غور اور اطمینان سے سنی۔اس کی گفتگو کا حاصل یہ دعا کرانا تھا کہ وہ اور امیر بن جائے۔آپ نے اس کی خواہش کو بھانپتے ہوئے سنت نبوی ﷺ کے مطابق بڑی نرمی سے اسے فرمایا: انسان کو اس دنیا میں خواہ کتنا ہی پیسہ کیوں نہ مل جائے وہ کبھی سیر نہیں ہوتا۔اتنا کہہ کے آپ خاموش ہوگئے اور اس کی مہمان نوازی کر کے اسے رخصت کر دیا۔آپ کی تلقین کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ دولت مند بننے کا لالچ اس کے ذہن سے نکل گیا۔ (صفحہ 76)

اس بارے میں شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے:۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور

حق گوئی کے عنوان کے ذیل میں ڈاکٹر صاحب ایک اور واقعہ اپنی محولہ بالا کتاب میں لکھتے ہیں:۔

''ایک امیر آدمی راقم کی موجودگی میں آپ کے پاس آیا اور دعا کے لیے عرض گزار ہوا۔حضرت صاحب دعا کریں کہ میرا قرض اتر جائے۔آپ نے ہاتھ اٹھا کے سب

Marfat.com

حاضرین کے لیے دعا کی۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ اس آدمی کے کئی کارخانے ہیں اور یہاں اور کارخانے لگانے کے چکر میں ہے۔ اسے چاہیے کہ ایک کارخانہ فروخت کرے اور اپنا قرض اتارلے مگر لالچ کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کرنا خواہ عزت ہی کیوں نہ جاتی رہے''۔ (صفحہ 76۔77)

حضرت فخر المشائخ کے ایسے ملفوظات حق گوئی اور راست گوئی کی تعلیم دیتے ہیں۔ مزید برآں اس سے حضور ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہونے کی تعلیم بھی ملتی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں بھی متقی، صالح اور صادق بنائے اور ان صادق لوگوں کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

ماہنامہ نورِ اسلام کے منتخب اداریے

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

اداریہ ایڈیٹر یا مدیر کی طرف سے حالاتِ حاضرہ پر لکھا جاتا ہے اور یہ اخبار، رسالہ، مجلّہ، اور جریدہ وغیرہ کی جان ہوتا ہے۔ اس سے ایڈیٹر/مدیر کی تعلیمی صلاحیت اور شعور اُجاگر ہوتا ہے۔ مَیں (راقم الحروف ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے ماہنامہ "نورِ اسلام" میں تحریر کردہ چند اداریوں کا انتخاب کیا ہے تاکہ قارئین کرام اور علمی ذوق رکھنے والے حضرات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ اداریوں کے نمونے پڑھ کر اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دینی صحافت کا آغاز نومبر 1955ء میں ماہنامہ "نور اسلام" کے اجراء سے کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر قسم کے مسائل کو اپنے اداریوں کا موضوع بحث بنایا۔ مثلاً ثقافتی مسائل، دینی مسائل، سیاسی مسائل، معاشرتی اور روحانی مسائل وغیرہ۔

آپ فرماتے ہیں:

"اپنے آباؤ اجداد بالخصوص اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پڑھ کر شوق ہوا کہ مَیں بھی ان کی تقلید میں اپنی استطاعت کے مطابق دین کی خدمت کرنے کی کوشش کروں۔ اگرچہ مَیں اس کا اہل نہیں تاہم اپنے جذبہ صادقہ کے سہارے ایزدیکتا کے بھروسہ پر کمربستہ ہوگیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بندہ ناچیز نے نماز، زکوٰۃ اور تعلیمات بزرگانِ دین کے چند پوسٹر اور دو پمفلٹ، صدائے حق اور فتنہ انکار حدیث مرتب کیے۔ جن کو اہلِ سنت اور بالخصوص یارانِ طریقت نے تحسین و آفرین سے نوازا۔ اس سے ناچیز کی ہمت افزائی ہوئی تو بندہ کو خیال آیا کہ سرزمین شرقپور (جو منبع فیوض و برکات

Marfat.com

ہے) سے ایک صاف ستھرے جریدہ کا اجراء کیا جائے۔ (ماہنامہ ''نورِ اسلام'' شرقپور شریف: اکتوبر 1956ء)

منتخب اداریے بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ آپ ان اداریوں کو پڑھیں! اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ثقافتی، سماجی، سیاسی، روحانی اور علمی پرواز کا مطالعہ کیجئے۔

1۔ دینی مسائل

آج کل کی پیری مریدی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں: ''میدانی کہ پیر کیست پیر آں کس است اور طریق وصول بجناب، قدس خداوندی جلِ شانہ، استفادہ نمائی ومدد ہا واعانت دریں طریق یابی'' یعنی کیا تُو جانتا ہے کہ پیر کون ہے؟ پیر وہ شخص ہے کہ اس سے تُو اللہ جلَّ شانہٗ کی بارگاہ سے حدیث سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ سیکھے (guidance) اور اس سلسلے میں اُن سے امداد واعانت حاصل کرے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد عالیہ سے پیر طریقت کی صحیح تعریف کا پتہ چلتا ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھ کر طالبانِ طریق مولا اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا دامن تھامتے ہیں تا کہ انہیں حصول مقصد میں دشواریاں لاحق نہ ہوں۔ اس چیز کو عارف روم رحمۃ اللہ علیہ اپنے الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں:

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر ہست پُر از آفت وخوف وخطر

مدعا یہ ہے کہ جب پیر منتخب کر لیا جائے تو اولین شرط یہ ہے کہ مرید پیر کے نقائص نہ نکالے۔

Marfat.com

تنقید رکھنے والا مرید فیض سے محروم رہتا ہے۔ البتہ پیر قائم کرتے وقت یہ ضرور خیال کرلینا چاہیے کہ جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جارہا ہے۔ کیا وہ پابندِ صوم وصلوٰۃ اور تابع سنت بھی ہے یا نہیں؟ نیز اس کا صحیح العقیدہ ہونا معلوم کرنا چاہیے کہ بدعقیدہ چکڑالوی، خارجی وغیرہ تو نہیں۔ حضور پُرنور ﷺ اور اولیائے کرام کا گستاخ تو نہیں۔ کیونکہ آج اکثر ایسے لوگوں نے شکم پروری کا سامان (as profession) مہیا کرنے کی خاطر پیروں کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو عارف روم رحمۃ اللہ علیہ نے ابلیس کا خطاب دیا ہے۔

چوں بسے ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نشاید داد دست

افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ آج کل بعض لوگ صرف کرامات ہی کو بزرگی کا معیار گردانتے ہیں۔ حالانکہ بزرگی کے لیے کرامات لاینفک نہیں۔ ہاں البتہ عوام کو بزرگوں کا گرویدہ کرنے کے لیے کرامات کا ظہور ضروری ہے۔ بزرگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز اتباعِ سنت ہی ہے۔

مپندار سعدی کہ راہِ صفا تواں رفت جز در پئے مصطفٰے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

سنا گیا ہے کہ ایک صاحب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیعت ہونے کے لیے گئے۔ چونکہ اُس کے نزدیک کرامات کا ظہور بزرگی کا معیار تھا۔ وہاں جا کر انہوں نے اپنے ارادے کا اظہار تو نہ کیا۔ لیکن حضرت کی خدمت میں رہنا شروع کردیا۔ تقریباً دس سال رہے۔ اس کے بعد جب واپس آنے لگے تو اُن سے کہا کہ حضرت میں تو آپ کے یہاں بیعت ہونے آیا تھا۔ چونکہ میں نے دس سال کے عرصہ میں آپ سے کوئی کرامت نہیں دیکھی تو میں حصولِ مقصد کے بغیر خالی ہاتھ واپس جارہا ہوں۔ حضرت

Marfat.com

نے فرمایا: ''اچھا آپ یہ بتائیں کہ اس دوران آپ نے مجھ سے کوئی کام خلافِ سنت ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے؟'' اُس نے عرض کیا نہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بس یہی میری سب سے بڑی کرامت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جس کے پاس دولت ہو یا وہ مکانات وغیرہ کا مالک ہو۔ وہ بزرگ نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ یہ نظریہ بھی سراسر باطل ہے۔ لارھبانیۃ فی الاسلام۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ خدا سے تغافل کو دنیا کا نام دیتے ہیں:

چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے زہد وارتقاء کا شہرہ سُنا تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقکم کو مدنظر رکھ کر بیعت ہونے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آپ کے شاہانہ ٹھاٹ ہیں۔ یہاں تک کہ گھوڑوں کے کھونٹے بھی سونے کے ہیں۔ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کے دِل میں یہ خیال آیا ''غلط بود آنچہ ماپنداشتیم'' یہ تو بہت دار ہیں۔ الغرض حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ یہ مصرع کہہ کر چلے آئے۔ ''نہ مرد آں کس کہ دنیا دوست دارد''۔

مگر رات کو حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ قیامت برپا ہے۔ نفسانفسی کا عالم ہے۔ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوتا ہے۔ آپ جنتی قرار دیئے جاتے ہیں۔ اتنے میں ایک قرض خواہ آتا ہے اور قرضے کا مطالبہ کرتا ہے۔ حضرت کے پاس کچھ ہوگا نہیں۔ اس لیے حضرت کی نیکیاں قرض خواہ کو مل جاتی ہیں۔ حضرت بہت متحیر ہوئے۔ اتنے میں حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا ادھر سے گزر ہوتا ہے۔ حضرت دریافت کرتے ہیں کہ جامی متحیر ہونے کا کیا سبب ہے؟ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ عرض

Marfat.com

کرتے ہیں کہ یہ ماجرا ہے۔ اس پر حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جامی گھبرانے کی کیابات ہے۔ میرے سونے کے ڈھیروں سے قرضہ چکادیتے۔ اس پر مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوتے ہیں اوراپنے خیال سے تائب ہوکر حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے کاشانۂ فیض پر حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اچھا جامی اس دن والا مصرعہ تو سناؤ۔ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نہ مرد آں کس کہ دنیا دوست دارد

اس پر حضرت عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اچھا اس کے ساتھ اس مصرعہ کا اضافہ کرلو۔

اگر دارد برائے دوست دارد

گویا یہ مکمل شعر یوں ہوا۔

نہ مرد آں کس کہ دنیا دوست دارد اگر دارد برائے دوست دارد

سبحان اللہ ! کیا خوب فرمایا ہے۔ اس جگہ ایک چیز قابل غور ہے کہ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ مصرع کہا تھا تو دل میں کہا تھا۔ کسی نے سنا نہ تھا تو حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کو کس طرح پتہ چلا؟ اس کا جواب عارف روم یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے دلوں کے بھید جانتے ہیں۔

بندگان خاص علام الغیوب در جہاں جاں جواسیس القلوب
در درون دل درآید چوں خیال پیش شاں مکشوف باشد سرِّ حال

اب مقام فکر ہے کہ اس دور میں بعض لوگ کس زعم میں حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

واصحابہ وسلم کے علم غیب پر انگشت نمائی کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کو کشف وکرامات کی دولت سے نوازا ہے۔ خیر بات دور نکل گئی۔ آمدم برسرِ مطلب۔ طالب طریق مولا رہنمائی کے لیے اللہ کے نیک بندوں کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ لیکن آج معاملہ اس کے برعکس ہو رہا ہے۔

کریں کیا ہم کہ ہے سب کار الٹا ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اکثر لوگ خدا کی وحدانیت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کے قائل تو ہیں لیکن کلمہ طیبہ تک نہیں جانتے۔ انہوں نے خاندانی مشائخ کی فاسق وفاجر اولاد کی بیعت کر رکھی ہے۔ جو خود اوامر ونواہی سے بے خبر ہوں وہ ان کی کیا رہنمائی کر سکتے ہیں۔ او کہ خود گم است کرا رہبری کند۔

یہ پیر مریدوں کا دیوالیہ نکالنے کے لیے سال میں ایک دو مرتبہ آنکلتے ہیں اور اپنا کام نکال کر چل دیتے ہیں۔ مرید خیال کرتے ہیں کہ ہماری برائی، بھلائی سب پیر کے ذمہ ہے۔ ہم کو نہ نماز کی ضرورت، نہ روزہ کی حاجت، نہ عقائد سے کام، نہ اعمال سے غرض۔ اس پر طرہ یہ کہ بعض نادان اپنے بداخلاق لٹریچر کی کامیابی کو بزرگانِ دین کی دعا سے منسوب کرنے سے نہیں گھبراتے۔ مشائخ کرام اور پیرانِ عظام کا کام تبلیغ کرنا اور لوگوں کو حق و باطل سے روشناس کرنا ہے۔ لیکن مقامِ افسوس ہے کہ بعض بزرگوں کے سجادہ نشینان اور خلفاء نے محض زراندوزی ہی کو مطمع نظر بنا رکھا ہے۔ ان کے پیش رووں (Predecessors) نے صدائے حق بلند کر کے قید وبند کی صعوبتوں کا سامنا کیا۔ لیکن انہوں نے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے فضول مدافعت ومصلحت کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔

حضرت امام عالی مقام شہید کربلا نوجوانانِ جنت کے سردار امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے بڑھ کر کون شیخِ طریقت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یزید کے فسق و فجور کے خلاف صدائے احتجاج (Protest) بلند کی اور اپنی قربانی سے نخلِ اسلام کی آبیاری کی۔ اگر امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلحت سے کام لیتے تو دنیوی ناز و نعمت سے متمتع ہوسکتے تھے۔ نقشبندیوں کے سرتاج حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''دین الٰہی'' ''اکبر شاہی'' کے خلاف آواز بلند کی۔ ایک سال تک قلعہ گوالیار میں قید رہے اور اس وقت باہر تشریف لائے جب اکبر شاہی کی عمارت منہدم ہوچکی تھی۔ ان دو واقعات کے برعکس ان کی جانشینی کے دم بھرنے والوں کو دیکھئے کہ وہ اپنے مریدین کو گانجے، بھنگ کے گندے کاروبار کے مضرات سے آگاہ تک نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ ان کا فرضِ اولین امر و نہی کی تبلیغ کرنا ہے۔ سب سے بڑے پیر طریقت حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''الکریم اذا وعد وفی'' یعنی مومن جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔

حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے متعلق واقعہ مذکور ہے کہ ایک آدمی نے ان سے ایک معیّنہ جگہ پر معیّن وقت پر ملنے کا وعدہ کیا۔ لیکن وہ بھول گیا۔ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تین روز تک اُسی جگہ کھڑے اُس کا انتظار کرتے رہے۔ حتّٰی کہ اس کا ادھر سے گزر ہوا تو اُسے اپنا وعدہ یاد آیا تو بہت پشیمان ہوا اور معذرت خواہی کی۔ (مشکوٰۃ وغیرہ)

....

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 4، شمارہ 9 (ستمبر 1958ء)، ص 5-7

Marfat.com

تبلیغِ اسلام

کائنات کا سب سے بڑا روگ مادیت کا جنون ہے۔ آج ہر ایک کو یہ فکر ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹ لے اور اونچے منصب پر متمکن ہو جائے۔ اس زہر کا تریاق روحانیت ہے۔ یہ نسخہ صرف شفاخانہ محمدیؐ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام روحانی معالج بھی ہیں۔ اس لیے عہدِ حاضرہ میں انسانیت کی سب سے بڑی خدمت دین و آئینِ اسلام کی نشر و اشاعت ہے۔ صدر مملکت پاکستان نے اپنی حالیہ تقریر میں واضح کیا ہے کہ پاکستان کا مدعا حیاتِ اسلامی ہے۔

انہوں نے بتایا ہے کہ اسلام کی مخالف قوتیں برسرِ پیکار ہیں۔ صورتِ حال کا تقاضا یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کے لیے زیادہ سے زیادہ جدوجہد کی جائے۔ دنیا بھر کے ہنود، نصاریٰ، دہریے، مادہ پرست اور یہود اسلام کے مقابلے پر صف آرا ہو گئے ہیں۔ وہ اسلام کے نور کو بجھانے کے لیے اربوں روپے بے دریغ خرچ کر رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی نگاہیں دُنیائے اِسلام پر ہیں کہ وہ مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب اور ہم مشرب بنانے میں کامیاب ہوں۔ جہاں توحید کی تسبیح کا سب سے بڑا گوہر نمایاں پاکستان ہے، ان کی نگاہیں پاکستان پر ہیں۔ لہٰذا پاکستان کے ہر فرزندِ توحید کا فرض ہے کہ روحانیت، اخلاق، طہارتِ معاشرہ، معاملہ کی صفائی اور انسانیت کے فروغ کے لیے دین اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کرے۔ سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود مسلمان بن جائیں تاکہ ہم سے اثر پذیر ہو کر دنیا گرویدۂ اسلام ہو جائے اور خدا کی مخلوق خدا کے آستانہ پر جھک جائے۔

اس کارِ خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینے کے لیے فقیر نے جو برگزیدہ

Marfat.com

اولیاء اللہ کے نقوش قدم کی یادگار ہے بنام ''دار المبلغین'' شرقپور شریف میں ایک ادارہ قائم کیا ہے اور اسلام کے پیام کی نشر و اشاعت کے لیے ماہنامہ ''نور اسلام'' اور روزنامہ ''نوائے پاکستان'' کا ہفتہ وار ایڈیشن جاری کر رکھا ہے۔ عامۃ المسلمین سے بالعموم اور برادرانِ طریقت سے بالخصوص التماس ہے کہ اس نیک، اہم اور نہایت ہی ضروری کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ ادارہ کو اپنی دُعاؤں اور مالی امداد سے نوازیں۔ ''نور اسلام'' اور جریدہ کی اشاعت کے حلقہ کو وسیع تر کریں۔ اس کے خریدار بنیں اور دوسروں کو اس کی خریداری کی رغبت دلائیں۔

اُمید ہے کہ میرے کرم فرما اور احباب میری اس استدعا پر خاص توجہ فرمائیں گے۔

فقط والسلام

فقیر جمیل احمد شرقپوری

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 5، شمارہ 2 (فروری 1959ء)، ص 5

2۔ سماجی مسائل:

اخبار و آراء

عائلی زندگی کی تنظیم و اصلاح:

صدر پاکستان نے مسلمانوں کی عائلی زندگی کی تنظیم اور اصلاح سے متعلق ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جسے مسلم فیملی لاز آرڈیننس مجریہ 1961ء کا نام دیا گیا ہے۔ اس آرڈیننس کا مقصد شادی بیاہ اور عائلی زندگی کے کمیشن کی بعض سفارشات کو عملی جامہ پہنانا بیان کیا گیا ہے۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے ایک پریس کانفرس میں کہا ہے کہ اس آرڈی ننس کا بنیادی مقصد مسلمان خاتون شہریوں کو وہ حقوق دلوانا ہے جو قرآن کے احکام

Marfat.com

کے تحت اُنہیں دیے گئے ہیں۔ مسلمان خواتین کو یہ حقوق دلوانے کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں سے کام لیا جائے گا۔

ا۔ تعدادِ ازواج کے حق کے غلط استعمال کی روک تھام کی جائے گی۔ اسلام میں متعدد بیویوں کی اجازت صرف اس شرط پر دی گئی ہے کہ جب کسی آدمی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو وہ تمام بیویوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کرے گا۔ لیکن عام طور پر اس کا عمل نہیں ہوتا۔ آرڈیننس نے اس کی اجازت دی ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ شرط عائد کی ہے کہ جو شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں شادی کرنا چاہے۔ اسے اس کے لیے ''ثالثی کونسل'' سے اجازت لینی ہوگی۔ اگر وہ کونسل کی اجازت کے بغیر شادی کرے گا تو اسے اس کے نتائج بھگتنے ہوں گے، جو یہ ہیں:

ا۔ اسے اپنی موجودہ بیوی یا بیویوں کے واجب الادا حق مہر کی پوری رقم ادا کرنی ہوگی۔ یہ رقم عدم ادائیگی کی صورت میں مال گذاری کے واجبات کے طور پر وصول کی جائے گی۔

ب: یہ کہ اسے ایک سال قید محض یا پانچ ہزار روپے تک کا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

ج: موجودہ بیوی یا بیویاں اس بناء پر شوہر کے خلاف تنسیخِ نکاح کا مقدمہ دائر کرنے کی مجاز ہوں گی۔

۲۔ مسلم قانون طلاق کے اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ جب کبھی شوہر اور بیوی کے درمیان اختلافات ہوں تو قریبی رشتہ دار اور دوسرے افراد کو ان میں اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ علیحدگی کے سلسلہ میں جلد بازی کی روک تھام ہو سکے۔ اس آرڈیننس کی رو سے طلاق دینے کا حق تسلیم کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

لیکن شوہر پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے علاقے کی یونین کونسل کے چیئرمین کو نوٹس دے جو فریقین کے نمائندوں کے ہمراہ مصالحت کرانے کی کوشش کرے گا۔ کوشش میں ناکامی کی صورت میں طلاق تین ماہ بعد یا بیوی کے حاملہ ہونے کی صورت میں بچے کی پیدائش کے بعد نافذ ہوگی۔ اس مدت کے دوران شوہر کو آزادی حاصل ہوگی کہ وہ ثالثی کونسل کی کوششوں کے علاوہ طلاق منسوخ کر دے۔ لیکن اسے تیسری طلاق دینے کے بعد دوبارہ شادی کرنے کا حق ختم ہو جائے گا۔

۳۔ شادیوں کی رجسٹریشن ضروری ہوگی۔

۴۔ اس آرڈیننس کی رو سے سولہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی نہیں ہو سکے گی۔

۵۔ دوسرے طریقوں کے علاوہ آرڈیننس میں بیوی کے لیے گذارے کی رقم ''ثالثی کونسل'' کے ذریعہ بآسانی وصول کرنے کا طریقہ بھی وضع کیا گیا ہے۔

اس آرڈیننس میں بار بار ''ثالثی کونسل'' کا ذکر آیا ہے۔ یہ کونسل تین افراد پر مشتمل ہوگی۔ اس میں ایک تو مقامی یونین کونسل کا چیئرمین ہوگا اور دو نمائندے فریقین کے ہوں گے۔

عائلی کمیشن نے جب اپنی سفارشات مرتب کی تھیں تو خود کمیشن کے ایک عالم دین رکن نے ان کے خلاف اختلافی نوٹ لکھا تھا۔ اس کے علاوہ عام لوگوں نے بھی انہیں ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا تھا۔ البتہ ایک طبقے میں ان کا خیر مقدم ضرور کیا گیا تھا اور وہ ''روشن خیال'' خواتین کا طبقہ تھا۔

اب حکومت نے ان سفارشات میں سے کچھ کو قبول کر کے ایک آرڈیننس کی صورت میں نافذ کر دیا ہے۔ اس آرڈیننس کے مندرجات پر دینی اور اسلامی نقطہ نظر سے

Marfat.com

بحث کرنے کے تو ہم کچھ زیادہ اہل نہیں۔ لیکن بعض مسائل ایسے ہیں جنہیں حکومت کے نوٹس میں لانا ضروری ہے۔

ہمیں اس حقیقت سے بالکل انکار نہیں کہ مسلمانوں کی عائلی زندگی میں کچھ انحرافات پیدا ہو گئے ہیں، جن کی کانٹ چھانٹ ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم یہ بات بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ انسان کے انتہائی نجی معاملات کی اصلاح کے لیے جو قدم اٹھایا جائے اس میں غایت درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

ہمارے نزدیک اس آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے اس پر ان لوگوں کو غور کرنے کا ایک آخری موقعہ دینا چاہیے تھا جو اس مسئلہ پر شریعت حقہ کے نقطہ نظر سے کوئی بات کہنے کے اہل ہیں۔ کیونکہ حکومت کا مقصد اصلاح ہے نہ کہ اپنی کسی خواہش کا نفاذ۔

اس بنا پر ہم توقع رکھتے ہیں کہ اگر اس سلسلہ میں غیر سرکاری حلقوں کی طرف سے کوئی اعتراض یا کوئی تعمیری اور اصلاحی تجویز سامنے آئے، تو حکومت ان پر پوری فیاضی کے ساتھ غور کرے گی۔

خوش قسمتی سے پاکستان میں تعدّد ازواج کوئی مسئلہ نہیں، کیونکہ ہمارے ہاں ہزاروں میں ایک دو حضرات ایسے ہوں گے، جن کی بیک وقت ایک سے زیادہ بیویاں ہوں گی۔ اسی طرح یہاں حرم رکھنے والوں کا بھی کوئی طبقہ نہیں۔ عام لوگوں کی اقتصادی حالت کا یہ عالم ہے کہ وہ ایک بیوی کے اخراجات کے بھی اچھی طرح متحمل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح پاکستان دنیا کے ان خوش قسمت ملکوں میں ہے جہاں طلاق کی شرح انتہائی کم ہے۔ اس کی وجہ کچھ تو اسلامی معاشرہ کا حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد پر عمل ہے جس میں طلاق کو مباحات میں سے مکروہ چیز قرار دیا گیا ہے اور دوسری وجہ ہمارا خاص طرز زندگی ہے۔ ہمارے

Marfat.com

ہاں طلاق کا یا تو پڑھے لکھے طبقے میں محدود حد تک رواج ہے یا پھر دیہات میں خاندانی عداوتوں اور بعض ناگوار قسم کی رسوم کی وجہ سے اس کے اکا دکا واقعات ہو جاتے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں شادی صرف ایک عمرانی معاہدے کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ اس کی حیثیت ایک ایسے ادارے کی ہے جو زوجین کا نکاح کے مقدس نظام کے ذریعہ زندگی کا ایک خاص ضابطہ دیتا ہے۔ اس میں عصمت، پاکیزگی، وفاداری، اطاعت، اولاد کے حقوق، تربیت اور خدا ترسی اور خدا خوفی، جنہیں حدود الٰہی کہا گیا ہے۔ ان کی فریقین سے پابندی کرائی جاتی ہے۔

شریعت حقہ نے طلاق کی بھی اجازت دی ہے اور دوسری شادی کی بھی۔ لیکن اس اجازت کو اخلاقی حدود کے ذریعہ اس طرح مشروط کر دیا گیا ہے کہ دوسری شادی کے خواہش مندان ذمہ داریوں سے لرز اٹھتے ہیں جو عقد ثانی کی صورت میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری شادی کی اجازت ہونے کے باوجود ہزاروں میں سے بمشکل ایک دو حضرات ایسے ملیں گے۔ جنہوں نے دوسری شادی کی ہوگی۔ دوسری شادی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ لوگ برائی کے راستے اختیار نہ کریں اور اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے وہ راستے تلاش نہ کریں، جو اہل مغرب نے تلاش کر لیے ہیں۔ اس موقع پر اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ایک اسلامی معاشرے میں بدکاری سے بڑا کوئی جرم نہیں ہے۔

اس موقع پر ہم یہ گذارش بھی کریں گے کہ حکومت نے نکاح وطلاق کے معاملات میں بنیادی جمہوریتوں کو دخل دینے کا جو موقع دیا ہے، وہ مناسب نہیں۔ ابھی بنیادی جمہوریتیں اس منزل پر نہیں پہنچی ہیں کہ ان کے معزز چیئرمین صاحبان اس طرح کے معاملات کو حسن وخوبی کے ساتھ انجام دینے کے اہل ثابت ہو سکیں۔ انہیں پہلے اس اخلاقی معیار پر لانا چاہیے، جس

Marfat.com

کے کبھی اسلام کے دور عظمت کے فقہا، مفتیانِ کرام اور قاضی صاحبان حامل تھے۔

پھر حکومت کو یہ امر بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ دیہات میں عائلی زندگی میں جو تفرقے پڑتے ہیں اور وہاں اغوا و غیرہ کی جو وارداتیں ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ تر ہاتھ انہی لوگوں کا ہوتا ہے، جن میں سے بہت سے لوگ ممکن ہے، یونین کونسلوں کے چیئرمین یا عہدیدار ہوں۔ پھر کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ اپنے انتہائی نجی معاملات کو ان کونسلوں کے سامنے رکھے۔ ہمیں عائلی مسائل پر غور کرتے ہوئے یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جن سماجی اصلاحات کو انسان کا ذہن رضا کارانہ طور پر قبول کرنے کے لیے آمادہ نہ ہو، انہیں قوانین کی قوت سے ٹھونسنے کے نتائج کچھ زیادہ مفید نہیں ہوتے۔

(روزنامہ کوہستان راولپنڈی ۵۔ مارچ ۱۹۶۱ء)

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 8، شمارہ 3 (مارچ 1961ء)، ص 5۔8

سیلاب کی تباہ کاریاں

مشرقی پاکستان کے عوام سیلاب کی حالیہ تباہ کاریوں سے سخت مصائب اور پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ ہنگامی بارشوں سے دریاؤں میں طغیانی کے باعث صوبے کا وسیع وعریض علاقہ زیرِ آب آچکا ہے۔ میمن سنگھ، رنگ پور اور لوگبرا کے علاقے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دو لاکھ افراد بے خانماں ہو چکے ہیں۔ فصلوں، مکانوں اور دوسری املاک کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بعض اضلاع سے اموات کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ بعض علاقوں میں ذرائع مواصلات منقطع ہو چکے ہیں۔ اور روزمرہ زندگی کا پورا شیرازہ درہم برہم ہو چکا ہے۔ ضرویات زندگی جو پہلے ہی کافی گراں ہیں۔ فصلوں کے شدید نقصان سے ان کی گرانی میں اضافے کا خطرہ بھی منڈلاتا نظر آرہا ہے۔

Marfat.com

دُوسرے ناگہانی مصائب کی طرح سیلاب بھی ہر سال لاکھوں انسانوں کے لیے عذاب ثابت ہوتے ہیں۔ اگرچہ مشیت ایزدی اور عناصر قدرت کے سامنے انسان بیکس ومجبور ہے۔ لیکن اللہ سبحانہٗ نے خود اِسے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے دورِ ابتلاء میں انسان نماز ودعا سے خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے حضور میں مدد کی درخواست کرے اور ساتھ ہی ساتھ صبر واستقامت، مستقل مزاجی اور پامردی سے حالات کا مقابلہ کرے اور اس اسبابی دنیا میں حتّٰی الامکان اپنے پورے ذرائع اور وسائل کام میں لاکر نقصان دہ اور ضرر رساں عوامل کا قرار واقعی انسداد کرے۔ کیونکہ حوصلہ ہار کر اپنے آپ کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا مردانہ پن نہیں۔ بلکہ انسانی عظمت کا راز اسی میں مضمر ہے کہ انسان پوری مستعدی اور مستقل مزاجی سے مصائب وآلام کو برداشت کرے۔ جو قوم بھی ایسے اسباب کے لیے کوشاں رہتی ہے اور ان کی تکالیف کا ازالہ کرے تو یقیناً ایک روز اپنے گوہر مقصود کو پالیتی ہے۔

فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خاں نے سیلاب سے متاثرہ ان مصیبت زدہ افراد سے اپنی گہری دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور حکام کو تاکید کی ہے کہ وہ امداد کا معقول انتظام کریں اور پوری مستعدی کے ساتھ حالات پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ ایسے نازک موقعے پر حکام اور عمال اگر پوری فرض شناسی اور دلی ہمدردی اور جذبہ خلوص ومحبت سے کام لے کر کوشش کریں تو حالات کافی سدھر سکتے ہیں۔ کچھ بے جانہ ہوگا اگر ایسے موقع پر فوج سے بھی مدد لے لی جاوے کیونکہ اس کی مستعدی اور تندہی ضرب المثل بن چکی ہے اور گذشتہ سالوں میں فوج نے بے بہا اور قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اُمید واثق ہے کی حکومت اپنی زرّیں روایات کو زندہ رکھے گی اور حسب سابق پوری مستعدی کے ساتھ افراد کی بحالی کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے گی۔

Marfat.com

محفوظ مقامات میں رہنے والے افراد پر بھی واجب ہے کہ وہ ان بے خانماں اور مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کو پہنچیں گے اور اُن سے گہری دلی ہمدری کا اظہار کر کے اس احساس کو زندہ جاوید بنادیں کہ سب مسلمان ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء ہیں اور اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو پورا جسم مضطرب و بے قرار ہو جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ وہ بھی اپنے بھائیوں کی تکالیف کا پورا احساس کرتے ہوئے ہر قسم کی امداد کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 8، شمارہ 8 (اگست 1962ء)، ص 5 تا 6

گُفتنی

قدرت نے ہمیں پوری فیاضی سے اس وسیع کائنات کی لاتعداد نعمتوں سے گونا گوں فائدے حاصل کرنے کا اختیار دیا ہے۔ سَخَّرَ لَکُمْ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کے ارشادِ خداوندی کے مطابق زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اس منعم حقیقی نے انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ تسخیر کائنات کا یہی وہ فطری جذبہ ہے کہ چاند اور ستاروں پر کمندیں پھینکی جا رہی ہیں۔ مگر ہمیں ایک لمحے کے لیے بھی اس امر سے غافل نہیں ہونا چاہیے کہ یہ تمام قوتیں اور توانائیاں اس خالق حقیقی کی کرم نوازیوں کا نتیجہ ہیں۔ ایک عظیم ہستی جس نے انسان کو عقل و دانش کی نعمت سے نوازا اور تسخیر و تصرف کے راستے سمجھائے۔ عقل و خرد، شعور و ادراک اور فہم انسانی کا یہ جواہر جس بزرگ و برتر ہستی کا عطا کردہ ہے۔ ہمیں اس کے حضور سجدہ شکر بجالانا چاہیے۔ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا ط۔ ترجمہ: اللہ تمہیں عذاب کر کے کیا کرے گا۔ اگر تم اس کا حق مانو اور شکر بجالاؤ اور ایمان کی نعمت سے مالا مال رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں کے شکر بجا لانے پر قدردان ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 13، شمارہ 3، 4 (مارچ، اپریل 1968ء)، ص 3 تا 4

Marfat.com

گُفتنی

اسلام کے معنی ہیں اطاعت اور فرمانبرداری میں سرِ تسلیم خم کرنا۔ مسلمان کو نہ صرف یہ کہ خداوند کریم کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی تفویض کی گئی ہے اور وہ ہے تبلیغ کا فریضہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کنتم خیر اُمّۃ اُخرجت للنّاس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

یعنی اُمّتِ مسلمہ بہترین اُمّت ہے۔ جس کا فریضہ پوری انسانیت کو نیکی کی ہدایت کرنا اور برائی سے روکنا ہے۔ کیا ہم یہ فریضہ ادا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا ہم ''بہترین امت'' کہلانے کے مستحق ہیں؟

آیئے! پورے عزم سے کام لے کر، نورِ اسلام سے خود منوّر ہو کر، پوری انسانیت کو اسلام کے نُور سے روشن کر دیں۔

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 15، شمارہ 1 (جنوری 1969ء)، ص 3

گُفتنی

عہد حاضرہ کی علمی تحقیق یہ ہے کہ ہر ایک صدی کے بعد خیالات میں تغیر رونما ہو جاتا ہے۔ اگر ایک انسان کے پڑپوتے کے لختِ جگر کو دیکھا جائے تو اس کے چہرے کے خط وخال اسی انسان کے حلیہ سے مختلف ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز میں کسی ایسی ہستی کو مبعوث فرمائے گا، کہ جو دین کی تجدید کرے گا، تجدید کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شے کو ازسرِ نو اس رنگ میں پیش کرنا کہ جو اس کی شروع زمانہ نمود وتخلیق میں تھی۔ تاریخِ اسلامیہ ہند شاہد ہے کہ عہدِ اکبر میں اس ملک میں اہلِ اسلام بڑی مصیبت میں مبتلا ہوئے۔ اکبر جو 1543ء میں پیدا ہوا۔ اس نے ہمایوں کے بعد سلطنت پر تصرف

Marfat.com

کیا۔ اس کے کاسہ لیس حواریوں نے اسے اس پر آمادہ کیا کہ وہ اس برِ اعظم کے مختلف عناصر کو ایک لڑی میں پرونے کے لیے ایک نئے نظامِ حیات کی بنیاد رکھے۔ چنانچہ نیا دین تیار کیا گیا، اسلام کو مسخ کرنے اور ہندوؤں کے عقائد کو اسلامی عقائد میں سمونے کی نامبارک سعی کی گئی۔ اس کے حواریوں کی اس سازش کو قدسی نفس، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے پامال ونیست ونابود کیا۔

زیرِ نظر رسالہ میں مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اور ان کی تعلیمات کا خلاصہ ومرقع پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس سے بہرہ ور ہوں اور ناشرین کو دُعائے خیر سے نوازیں گے۔

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 14، شمارہ 5 (مئی 1969ء)، ص۔ 3

گُفتنی

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کفر والحاد پھیلانے کے لیے نئی سازش کی جارہی ہے۔ اسلام کو ایک نامکمل اور موجودہ زمانہ کے معاشی مسائل کو حل نہ کر سکنے والا دین ظاہر کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں مختلف اِزموں کو پیش کیا جارہا ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں ہر دور کے مسائل کا شافی علاج موجود ہے۔ ہماری بدقسمتی تو یہ ہے کہ ہم اسلامی قانون نافذ کیے بغیر ہی کہہ رہے ہیں کہ اسلام موجودہ مسائل کو حل نہ کر سکے گا۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ قائداعظمؒ نے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ جہاں اسلامی آئین کے تحت لوگوں کو زندگی بسر کرنے کا موقع مہیا کیا جائے گا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ خلوص کے ساتھ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ صدیوں پہلے جس دین کو اولیاء کرام

Marfat.com

نے ناسازگار حالات کے باوجود پھیلایا تھا۔ اس کی حفاظت کی جا سکے اور خدا اور اُس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کی جا سکے۔

ہم صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کے خلاف اور پاکستان میں دونوں حصوں کے خلاف سازش کرنے والوں کو سات سال قید کی سزا دی جائے گی۔

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 15، شمارہ 8 (اگست 1969ء)، ص درج نہیں ہے

3۔ ثقافتی مسائل:

اخبار و آراء

فیشن پرستی کی وبا:

دہلی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب اور بستے تھے منتخب ہی جہاں روزگار کے، اب اس کے لیل ونہار اور رنگ ڈھنگ کا اندازہ اس خبر سے لگا لیجئے۔

ایک مقامی کالج نے ایم۔ اے کی دو طالبات کو اس بناء پر کالج سے نکال دیا کہ وہ ایک غیر ملکی نوجوان کو لڑکیوں کا لباس پہنا کر اپنے ہوسٹل کے کمرہ میں لے گئیں۔ چوکیدار کو اُنہوں نے یہ چکمہ دیا کہ یہ تیسری لڑکی ان کی مہمان ہے اور چوکیدار کو شام کے اندھیرے میں یہ شبہ بھی نہیں ہوا کہ ان کے ساتھ زنانہ لباس میں لڑکی نہیں لڑکا ہے۔

گئی رات تک ان لڑکیوں کے بند کمرے میں ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کا ہنگامہ ہوتا رہا۔ شروع شروع میں دوسرے کمروں میں رہنے والی لڑکیوں کو شبہ بھی نہ ہوا کہ ساتھ والے بند کمرے میں کیا معاملہ ہے۔ مگر جب لڑکیوں کی آوازوں کے ساتھ مردانہ آواز بھی سنائی دینے لگی تو بالکل ساتھ والے کمرے میں جمع ہو کر کچھ لڑکیوں نے میز پر کرسی اور کرسی

Marfat.com

پر سٹول رکھا اور اس طرح روشندان سے جھانک کر اندر کا اخلاق سوز منظر دیکھ لیا۔ اس اِنکشاف پر ہوسٹل کی لڑکیوں نے چپکے سے ان دونوں لڑکیوں کے کمرے کو باہر سے بند کر دیا اور ہوسٹل کے منتظمین کو اطلاع دے دی۔ جب دروازہ کھولا گیا تو لڑکیوں نے جلدی سے لڑکے کو اپنے کپڑوں کی الماری میں چھپا دیا۔ مگر بھانڈا پھوٹ چکا تھا۔ بعدازاں تحقیقات کے بعد ایم۔اے کی ان طالبات کو جو بڑے ہی شریف اور معزز گھرانوں کی سپتریاں ہیں۔ کالج سے نکال دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی جو غیر ملکی لڑکا تھا اس کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ بھی ایک مقامی کالج کا طالب علم ہے۔

یہ خبر بڑے ہی دردناک المیے کا پتہ دیتی ہے۔ دہلی میں بے حجابی مخلوط تعلیم اور مرد وزن کے مجلسی تعلقات کی آزادی کی جو فضا پیدا کر رکھی ہے۔ وہ ہمارے ہاں بھی موجود ہے اور اس کے جو نتائج دہلی میں ظاہر ہو رہے ہیں وہی ہمارے معاشرے میں بھی ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

ستم کی بات یہ ہے کہ بے حجابی مرد وزن کے آزادانہ مجلسی تعلقات اور مخلوط تعلیم کے خلاف آواز اٹھانا اب بدترین رجعت پسندی شمار کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ جس روشن خیالی اور ترقی پسندی کو عام کیا جا رہا ہے۔ اس نے اخلاقی بگاڑ کی کون کون سی صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ زنانہ ہوسٹلوں سے باہر چوری چھپے کی ملاقاتیں، ڈنر، ڈانس اور فیشن کے پروگراموں میں شرکت، سینماؤں کے آخری شو کے بعد ویران سڑکوں پر چلتے ہوئے رومان، شادی بیاہ کے مواقع پر لڑکوں اور لڑکیوں کی والدین سے رنجش، الغرض وہ کون سی خرابی ہے جو ظہور میں نہیں آ رہی۔

کراچی کے ایک کارٹونسٹ نے یہ دلچسپ سوال اٹھایا ہے کہ ''برقعہ اُڑ گیا، دوپٹہ

Marfat.com

گیا، قمیص گھٹ گئی، پتلون سکڑ گئی لیکن اس روز افزوں کفایت شعاری کے باوجود اخراجات ہیں کہ بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں''۔

یہ سوال اس لحاظ سے دلچسپ ہے کہ جس فیشن پرست طبقے نے لباس میں تخفیف کی ہے وہ خود بے حجابی اور نیم عریانی کا ایک جواز کفایت شعاری بھی قرار دیتا ہے۔ مگر کپڑے میں چند گرہ کپڑے کی کفایت کرنے والا یہ طبقہ آرائش جمال کے دوسرے پہلوؤں پر جو خرچ کرتا ہے وہ بدترین قسم کا اسراف ہے اور اس کا بار دوسرے شریکِ زندگی کی جیب پر پڑتا ہے۔

دراصل گھر کا بجٹ اس دور کا سب سے دُشوار مسئلہ بن گیا ہے۔ متوسط طبقے کے لوگ بھی بچوں کے دُودھ، گھی اور خوراک کی دوسری مدوں میں ایک ایک پیسہ خرچ کرتے وقت اپنی غریبی کا رونا روتے ہیں۔ مگر نہ میاں کے پان سگریٹ اور چائے کے خرچ میں کوئی کفایت ہوتی ہے۔ نہ بیوی کے سنگھار کے سامان میں۔ حد یہ ہے کہ سو روپے کی تنخواہ لینے والے کلرک کی بیگم بھی ہونٹوں پر لِپ سٹک، گالوں پر روج اور انگلیوں پر نیل پالش اور جوڑے میں نائیلون کے پھولوں کا گجرا پہنے بغیر باہر نکلنا اپنی نسوانیت کی توہین خیال کرتی ہیں۔

پہلے زمانے میں عورتیں آرائش جمال کا شوق کرتی بھی تھیں تو بدن کو تر و تازہ بنانے کے لیے ابٹن، ہونٹوں کے لیے مِسّی، ہتھیلیوں کے لیے مہندی اور آنکھوں کے لیے کجلا استعمال کر لیتی تھیں اور یہ سبھی چیزیں مفید بھی تھیں۔ مگر اس دور میں جدید تہذیب جو تکلفات لائی ہے وہ جلد کی فطری نرماہٹ اور تر و تازگی کو بھی ضائع کرتے ہیں اور انتہائی مہنگے بھی ہیں۔

اعلیٰ طبقے کے لوگ اس مہنگے فیشن کے اخراجات شوق سے پورے کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

مگر متوسط اور نچلے متوسط طبقے کے افراد محض اوپر والوں کی ریس میں گھر پھونک کر تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ عورتوں کو تزئین و آرائش سے روکنا زیادتی کی بات ہے۔ عورت کے نزدیک اس کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے اور اگر کوئی عورت اس پہلو کی زیادہ شائق نہ ہو تو اس کا شوہر اس کا شوقین ہو سکتا ہے۔اس طرح کم وبیش ہر عورت اپنی تزئین و آرائش پر تھوڑی بہت توجہ تو ضرور دیتی ہے۔مگر سوال یہ ہے کہ عورتیں تزئین و آرائش کے فطری اور سستے طریقے اختیار کیوں نہ کریں اور یہی کہنا ضروری ہے کہ سو روپے کے ماہانہ بجٹ میں سے بھی بیس تیس روپے ڈریسنگ ٹیبل کی ضرورت پر خرچ کیے جائیں۔اخراجات کے معاملے میں چادر سے باہر پاؤں پھیلانے کا نتیجہ بڑا ہی دردناک ہوتا ہے اور ہماری زیب و زینت کی شوقین خواتین اور اُن کے شوہروں کو اس پہلو پر ضرور توجہ دینی چاہیے۔

(روزنامہ کوہستان 6 اپریل 1962ء لاہور)

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 8، شمارہ 4 (اپریل 1962ء)، ص 5 تا 6۔

3۔سیاسی مسائل:

بنیادی جمہورتیں

(۱) اندھیرا ہوتا ہے تو بجلی روشن کی جاتی ہے۔نور پھیل جاتا ہے۔ بلب بجھ جاتا ہے۔روشنی کافور ہو جاتی ہے۔اس پر کہہ دیا جاتا ہے نور کی علت بجلی ہے۔اس وقت برطانیہ اور امریکہ کو گہوارۂ جمہوریت کہا جاتا ہے۔دونوں مذہباً عیسائی ہیں۔

(۲) تاریخ کا بیان یہ ہے مسیح علیہ السلام کی ولادت سے قریباً ۴۰۰ سال پہلے خطہ یونان میں جمہوری نظام کا آغاز ہوا۔ یہ جمہوریت شہرہائے یونان میں پھیلی۔ اس وطنی فلسفہ کو سرزمین کے دانشوروں نے ایتھنز میں پیدا ہونے والوں کو بہتر و برتر و بہتر تصور کیا اور اسی

Marfat.com

خطہ میں رہنے والے غیر یونانیوں کو کمتر گمان کیا۔ اپنوں کو ووٹ کا حق دیا دوسروں کو محروم کیا۔ اس کا نام اپنی بخیال خویش جمہوریت کیا۔

(۳) بعد میں ترمیم ہوئی۔ اغیار کی بھی اشک شوئی کی گئی۔ یونانی نسلاً آریہ تھے۔ جرمن، ہسپانوی، اطالوی، برطانوی وغیرہ بھی آریہ ہیں۔ ان کے بھائی بند ایران میں بھی موجود تھے۔ اسکندریہ میں بھی پہنچے۔

(۴) یورپ نے علم میں ترقی کی۔ ایجادات میں کمال حاصل کیا۔ مگر اسے کبھی بھی امن نصیب نہیں ہوا۔ یورپ کے تمام ممالک عیسائی اور آریہ ہونے کے باوجود محض جغرافیائی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے دوسرے سے لڑتے ہی رہے۔ ان کی جمہوریت عیسائیت سے نہیں بلکہ یونان کے اوثان پرست ادیبوں، فلاسفروں، شاعروں اور طبیبوں سے حاصل ہوئی۔

(۵) سب سے پہلے یونانیوں نے ہی نصرانیت قبول کی۔ عیسائی ہو جانے کے بعد اس ملک میں ایک بھی شخص سقراط، بقراط، افلاطون، ہومر، ارسطو کا ہم پلہ پیدا نہ ہوا۔ مختصر یہ کہ امریکہ اور یورپ نے جمہوریت عیسائیت سے نہیں بلکہ یونان کی بُت پرستی سے سیکھی۔ نصرانیت کے علمی انحطاط کا موجب بنی۔ اس نے جو سیکھا بُت پرستی سے سیکھا۔ اس کی سیاست بُت پرستوں کی سیاست ہے۔

(۶) اسلام کا واسطہ ایران، مصر، عراق، شام سے پڑا۔ اس وقت ایران آتش پرست تھا۔ مجوسی تھا۔ دیگر ممالک عیسائی تھے۔ ان کی تاریخ شہنشاہیت تھی۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ ان ممالک نے برضا و رغبت اسلام قبول کیا۔ سب نے اسلام کا سیاسی نظام قبول کیا۔ آج تک ان کی اولاد توحید کی تسبیح کے دانوں کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری جمہوریت جیت گئی۔

Marfat.com

اس نے دِل فتح کر لیے۔اس کی وجہ سے جو انقلاب رونما ہوا۔اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(۷) عیسائی جمہوریت کے لیے یونانیوں کے شاگرد ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ عیسائیت رہبانیت ہے۔اس کا کوئی ربط وضبط حکومت وسلطنت سے نہیں ہے۔ یہ خلاف ازیں اسلام نے نظامِ خلافت پیش کیا۔ عربوں، بربروں، ترکوں وغیرہ نے جو کچھ سیکھا۔ اصحاب نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سیکھا۔ جمہوریت کے جو مناظر خلافت راشدہ میں جلوہ فرما ہوئے۔ وہ مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔ان کا عکس جہاں بھی نظر آجائے پیارا معلوم ہوگا۔

(۸) قیام پاکستان کے وقت کہا گیا۔ اسلامی نظام کا احیاء ہوگا۔ محض اس اعلان نے مسلمانوں کے ذہنوں میں جو انقلاب پیدا کیا۔اس کی مثال تاریخ اسلام کے بغیر دنیا کی کسی اور قوم کی تاریخ میں نہیں ہے۔

(۹) پاکستان کے قائم ہو جانے کے بعد تا بہ حیات قائدِ ملت امیدوں کے چراغ روشن رہے۔لیاقت علی خاں مرحوم کی آنکھیں بند ہوتے ہی صورتِ حالات بگڑ گئی اور جو کچھ ہوا اس کا تصور دلی کوفت اور روح کی اذیت کا سامان ہے۔اس کا تذکرہ نہ کرنا اس کے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۰) بے شمار بڑے لوگ اور زیادہ بڑے ہو گئے۔ایسے بھی تھے جو کچھ نہ تھے۔ مگر دغا، فریب، لوٹ، کھسوٹ، خفیہ فروشی، جعل کوشی، سمگلنگ کی گرم جوشی سے امیر کبیر بن گئے۔ دیانت کے ستارے ڈوب گئے۔ اخلاق خفا ہو گیا۔ زر طلبی زندگی کا نصب العین بن گیا۔ سیاسی جوڑ توڑ مشغلہ حیات بن گیا۔ محلات اور کوٹھیوں سے گزر کر سرحدات کے جھونپڑے بھی سازش کدہ بن گئے۔ یہ بیماری ابھی تک ہے۔ ذہن نہیں بدلے۔ دِل نہیں بدلے۔ معاشرتی اصلاح۔ اقتصادی فلاح، انتظامی نجاح کے لیے جتنا جوش وخروش ہے۔ اس کا ایک فیصد حصہ بھی اخلاقی طہارت، روحانی بلندی اور تزکیہ نفوس کے لیے نہیں ہیں۔ اسلامی اقدار آثارِ

Marfat.com

قدیمہ کی صورت اختیار کیئے ہوئے ہیں۔

(۱۱) ۲۷۔ اکتوبر کو ایک اور انقلاب آیا۔ یہ انقلاب بھی اچانک آیا۔ خون کی ندیوں کے سیلاب کے بغیر آیا۔ سازشوں کا دیا اس کی پھونکوں سے بجھ گیا۔ بلاشک اسے بھی انقلاب لاجواب کہا جاسکتا ہے۔

(۱۲) اس انقلاب نے ایک انوکھے انتخاب کی ابتداء کی ہے۔ جن اداروں کو ابتدائی جمہورتیں کہا جاتا ہے۔ وہ اسی انوکھے انتخاب کی شاخیں ہیں۔

تصویر میں یہی جلوہ فرمائیاں ہیں۔ اسی کی بنیادی اینٹ دیہات میں رکھی گئی ہے۔ دیہات میں کونسلیں ہوں گی۔ ان کے ۲/۳ ممبران چناؤ سے لیے جائیں گے۔ ۱/۳ نامزدگان ہوں گے۔ وہ مشورے دیں گے۔ انتظامی اُموران کی رائے کے مطابق ہوں گے۔ ان کی آبادی کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ وہ اپنی مدد آپ کرسکیں گے۔ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب اپنے علم، اپنے مشاہدہ اور اپنی مرضی کے مطابق کرسکیں گے۔ اس انتخابی سرگرمیوں میں روپیہ کا لالچ کارفرما نہیں ہوگا۔ ووٹ لیے جائیں گے۔ خریدے نہیں جائیں گے۔ ووٹ دیے جائیں گے۔ بیچے نہیں جائیں گے۔ لڑائیاں نہیں ہوں گی۔ سازشیں نہیں ہوں گی۔ سرکاری مداخلت نہیں ہوگی۔ بکس نہیں ٹوٹیں گے۔ سیاسی داؤ پیچ کے سرچشمے نہیں پھوٹیں گے۔ کوئی امیدوار دوسرے امیدوار کی ذات پر حملہ کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں جو کچھ کہا جارہا ہے وہ بجائے خود ایک پند اور ایک تذکیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضرورت فقط یہ ہے کہ ووٹر اچھے امیدوار کا انتخاب کریں۔ اسے اپنا نمائندہ بنائیں جو زیرک ہو۔ مخلص ہو۔ حُبِ قومی سے سرشار ہو۔ وقت دے سکتا ہو۔ جس کا ماضی اچھا ہو۔ حال اچھا ہو۔ امید ہے کہ اس کا مستقبل بھی اچھا ہوگا۔ یہ انوکھا تجربہ ہے۔ دعا ہے کہ کامیاب ہو۔

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، جلد 5 شمارہ 10، 11 (اکتوبر، نومبر 1959ء)، ص 3 تا 4

Marfat.com

حضرت میاں صاحب کا ایک علمی کارنامہ
(حوزہ نقشبندیہ کا قیام)

پروفیسر (ر) محمد اقبال مجددی

ایک نہایت خوشگوار صبح تھی جب حضرت میاں صاحب مجھ مسکین کے غریب خانہ (سبزہ زار لاہور) تشریف لائے (۱) یوں تو آپ سینکڑوں مرتبہ یہاں آئے تھے لیکن آج طبع مبارک کچھ زیادہ ہی مسرور تھی۔ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ حضرت سلسلہ نقشبندیہ کی علمی تحقیقات کے لئے ایسے ٹھوس اقدام اُٹھایئے جو دنیا کی رہنمائی کا سبب بنیں۔ فرمایا: بتا کیا کریں؟ میں نے عرض کیا ایک ایسے ادارے کی بنیاد رکھیں جو خالصتاً علمی تحقیقات کروائے اور یہ سب کچھ کتابی صورت میں شائع ہوتا رہے۔ جواب دیا کہ ہماری طرف سے تو کتابیں کچھ نہ کچھ شائع ہوتی رہتی ہیں۔ میں عرض پرداز ہوا کہ حضرت صاحب وہ تو ٹھیک ہے آپ کی یہ کتابیں تبلیغی نوعیت کی ہیں جن کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے میرا مطلب ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ کے اصل (عربی، فارسی، ترکی) مآخذ تحقیق وحواشی کے ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق شائع کئے جائیں۔ فرمایا: پھر تم ہی تجویز کرو ہم کیا کریں؟

احقر نے جواب دیا کہ پاکستان و بیرون ملک سے اس سلسلہ پر تحقیقی کام کے لئے افرادی قوت جمع کی جائے۔ انہیں اپنے ساتھ ملا کر یہ اہم فریضہ انجام دیا جائے میں نے حیدر آباد دکن میں قائم ہونے والی ایک انجمن (لجنتہ لاحیاء معارف النعمانیہ) کا ذکر کیا جو فقہ حنفی کے علمی احیاء کے لئے وجود میں آئی تھی اور اس کے ساری دنیا کے مستشرقین سے روابط تھے۔ انہوں نے فقہ حنفی کے بہت سے ایسے نادر الوجود خطی نسخے مرتب کر کے شائع کئے کہ اس سے فقہ حنفی کو نہ صرف تقویتِ علمی ملی بلکہ کئی مسلک کے علماء نے ان کی کتابیں پڑھ کر کہا کہ ہم فقہ

Marfat.com

حنفی کو محض قیاس و آراء کا مجموعہ سمجھتے تھے لیکن یہ تو سارے کا سارا حدیث پاک سے مستنبط نکلا۔اس لجنتہ کے بانی مشہور عالم دین مولانا ابوالوفا افغانی مرحوم تھے جنہوں نے چند جید علماء کی ایک مختصر سی جماعت کے ساتھ اس کار خیر کا آغاز کیا اور فقہ حنفی کی بیسیوں نادر الوجود کتابوں کو ایڈٹ کر کے شائع کیا۔نہ کوئی وسائل تھے نہ ان کی اشاعت کا کوئی بندوبست۔بس اللہ کریم کے نام سے بیٹھ گئے اور کام کا آغاز کر دیا۔ان کے شائع کردہ ایڈیشن آج مصر اور بیروت میں عکسی صورت میں طبع ہو کر عام ہو چکے ہیں۔

حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا: تم اس کا لائحہ عمل مرتب کرو کہ کن اصحاب کو اس ادارہ کا ممبر بنایا جائے اور یہ کیسے کام کا آغاز کرے۔راقم نے حکم کے مطابق مندرجہ ذیل خاکہ مرتب کیا۔

۱۔ نقشبندی سلسلہ کی تاریخ و تعلیمات سے متعلق درجہ اول کے تمام مآخذ و مراجع جمع کئے جائیں۔

۲۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے ذخیرۂ کتب مخزونہ کتاب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کو سلسلۂ نقشبندیہ کی کتب کے لئے مخصوص ذخیرہ بنا دیا جائے۔

۳۔ اس امر کے لئے ساری دنیا کے علمی مراکز سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان سے ذخیرہ کے لئے کتابیں بھیجنے کے لئے درخواست کی جائے۔

۴۔ مطبوعہ کتب جو دنیا میں طبع ہوئی ہیں (سلسلۂ نقشبندیہ سے متعلق) خرید کر جمع کی جائیں۔

۵۔ غیر مطبوعہ کتب یعنی مخطوطات دنیا میں جہاں جہاں اس سلسلہ سے متعلق محفوظ ہیں ان کے عکس کتب خانے کے لئے منگوائے جائیں۔

Marfat.com

۶۔ اس کارِ خیر کے لئے باقاعدہ علماء و محققین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو اُن مراجع کی فہارس تیار کرنے پر ان کے عکس لینے کی کوشش کی جائے۔

۷۔ پاکستان اور دنیا بھر میں نقشبندی سلسلہ کے مراکز اور خانقاہوں سے علمی رابطہ قائم کیا جائے اور ان مقامات میں اگر کتب خانے موجود ہیں تو وہاں نادر کتب و مخطوطات کے عکس بنوائے جائیں۔

۸۔ سلسلہء نقشبندیہ کے مخطوطات خریدنے کے لئے پنجاب یونیورسٹی لائبریری (ذخیرہ میاں صاحب) کو خطیر رقم دی جائے جو میاں صاحب کے نام سے بنک میں جمع رہے اور مخطوطات خریدتے وقت بنک سے ادا کی جائے۔

۹۔ روس سے آزاد ہونے والے مسلم علاقوں خصوصاً بخارا، سمرقند، تاشقند اور قزان وغیرہ میں جا کر وہاں سے نقشبندی سلسلہ کی قدیم مطبوعات اور مخطوطات حاصل کئے جائیں کیوں کہ یہ علاقے اس سلسلہ کے اولین مراکز تھے۔

اغراض و مقاصد

۱۔ سلسلہء نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشش کرنا۔

۲۔ اس سلسلے پر علمی و تحقیقی کام کرنے والوں کو ترغیب دینا۔

۳۔ اس سلسلے پر تحقیقی کام کرنے والوں کی ہر طرح سے معاونت کرنا۔

۴۔ اس سلسلہ کی تاریخ، افکار و تعلیمات سے متعلق ایک جامع فہرست مرتب کر کے شائع کرنا جو اردو اور انگریزی زبانوں میں ہونی چاہیے۔

۵۔ نقشبندی سلسلہ کے اہم مآخذ جدید تقاضوں کے مطابق ایڈٹ کر کے شائع کرنا۔

۶۔ یورپین زبانوں میں اس سلسلہ کے قدیم و اصل مآخذ کے تراجم تحقیق و حواشی کے ساتھ شائع کرنا۔

Marfat.com

یہ ادارہ باقاعدہ وجود میں آ گیا۔ اس کے اجلاس بھی ہونے لگے۔ ۳۔ اپریل ۲۰۰۳ء کو اس کا باقاعدہ پہلا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ خود میاں صاحبؒ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر اور علماء کے سامنے اس کا لائحہ عمل پڑھ کر سنایا۔ ایک اشتہار کے ذریعہ پاکستان کے اہل علم کو اس کے قیام اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ اکثر حضرات نے اس پر خوشی کا اظہار کیا جن کی آراء حوزہ نقشبندیہ کی پہلی روداد ۲۰۰۳ء میں درج کی گئی ہیں۔

خود حضرت میاں صاحبؒ اس کے صدر قرار پائے۔ محمد اقبال مجددی نائب صدر اور میاں محمد عالم مختار حقؒ اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ دیگر حضرات کے نام بھی تجویز کر دیے گئے۔ ادارہ کے سیکرٹری نے اس کی مختلف نشستوں اور اس میں ہونے والے فیصلوں سے متعلق ایک روداد مرتب کی جو حوزہ سے میاں صاحبؒ نے ۲۰۰۴ء کو شائع کی۔

راقم مسکین کو ہی حوزہ نقشبندیہ سے پہلا مخطوطہ مرتب کرنے اور شائع کرنے کی سعادت نصیب ہوئی یعنی (لطائف المدینہ) کے نام سے حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی (۱۰۰۵۔۱۰۷۱ھ/۱۵۹۶۔۱۶۶۱ء) کی سوانح آپ کے فرزند گرامی شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء) نے عربی میں آپ کے قیام حرمین الشریفین (۱۰۶۸ء) کو تالیف کی تھی۔ اس کا خطی نسخہ منحصر بفرد حاصل کر کے اس کا عکس مع ملخص ترجمہ اور مفصل مقدمہ کے میاں صاحبؒ نے زر کثیر سے طبع کروایا (۲۰۰۴ء)

اس کے بعد اس ادارہ کے باقاعدہ اجلاس اور نشستیں ہوتی رہیں۔ لاہور میں یوم حضرت مجدد الف ثانیؒ کی مختصر تقریب (منعقدہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۳ء) میں محمد اقبال مجددی نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریک احیاء دین پر ایک مفصل لیکچر دیا جس میں ملک کے نامی گرامی پروفیسروں نے شرکت کی اور اس تقریر کو بہت سراہا۔

Marfat.com

حضرت میاں صاحبؒ کی علالت اور سرمایہ کی کمی کے باعث حوزۂ نقشبندیہ سے مزید علمی و تحقیقی کتب شائع نہ ہو سکیں۔

بس کچھ روداد یں جو میاں محمد عالم مختار حقؒ نے مرتب کی تھیں طبع ہوئیں جن کا نام بعد میں ''مجالس جمیل'' کر دیا گیا کیوں کہ ان محفلوں میں اب عام باتیں ہونے لگی تھیں۔

آج کے اس ترقی پذیر دور میں جدید ذہن پیروں کو پسند نہیں کرتے کیوں کہ وہ تو صرف تعویذ دھاگہ کرتے اور پھونکیں مار کر نذرانے وصول کرتے ہیں۔ کیا آج یہ حضرات سوچ سکتے ہیں کہ ایک پیر نے اپنے سلسلہ پر علمی تحقیقات کے لئے کوئی ادارہ بنایا تھا اور اس سے کتابیں بھی شائع کی تھیں اور وہ کس قدر علمی ذوق رکھتا تھا۔

ہمارے حضرت میاں صاحبؒ میں علمی ذوق بدرجہ اتم موجود تھا، کئی کتب شائع کیں اور ساری عمر مفت تقسیم بھی کیں، کبھی کسی سے کوئی قیمت نہیں لی یہاں تک کہ اپنا قیمتی کتب خانہ بھی پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کو ہدیہ کر دیا جس کی فہرست کئی جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

فخر المشائخؒ

فضل نبی ترین امانکوٹ، پبی، ضلع نوشہرہ

جناب پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ جو کئی سال سے علیل تھے اور علالت کے باعث چلنے سے قاصر تھے جس کی وجہ سے تبلیغی دورے نہیں کر سکتے تھے لیکن پھر بھی اُنہوں نے تبلیغ کو تحریر و تصنیف کے ذریعے جاری رکھا اور اسی علالت سے 11 ستمبر 2013ء کو بروز بدھ عصر کے وقت آپؒ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپؒ کی اس جدائی کی خبر نہ صرف خاندان کے لئے بلکہ اندرون اور بیرون ملک لاکھوں مریدین اور عقیدت مندوں کے لئے نا قابل برداشت و یقین تھی۔ آپؒ کے چہرہ اقدس کی زیارت کی تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ آپ سوئے ہوئے ہیں یا اس دار فانی سے احدیّت کی طرف کوچ کر گئے ہیں کیونکہ چہرہ مبارک پر ایک ابدی تبسم اور سکون کی نیند طاری تھی۔ اس سے اگلے دن آپؒ کی نماز جنازہ میں مخلوق خدا کا ایک ہجوم تھا جس میں مشائخ عظام، علماء کرام، سیاسی قائدین اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لاکھوں عقیدت مندوں اور مریدین نے شرکت کی۔

آپؒ کی دینی خدمات۔

چونکہ آپؒ نے اولیاء کرام کی گود و مجالس میں پرورش پائی تھی اور ان کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہو چکے تھے تو ابتداء ہی سے آپؒ دین کی خدمت کی طرف مائل تھے اور دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجددؒ کی عظیم شخصیت سے گہری وابستگی حاصل تھی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ شیر

Marfat.com

ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی نقشبندی مجددیؒ کے فیوض و برکات اور ان کی علمی و روحانی فیضان سے مستفید تھے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ بفضلہ تعالیٰ آپؒ کو فارسی زبان پر دسترس اور مہارت حاصل ہونے کی بنا پر حضرت مجددؒ کی نگارشات بالخصوص مکتوبات کے گہرے اور عمیق مطالعہ کا موقع میسر آیا تھا۔

آپؒ نے ارشادات مجددؒ کا کس قدر سعی و کاوش اور وابستگی سے مطالعہ کیا اور آپ نے مکتوبات کی غواصی فرما کر اس تابناک اور سچے موتیوں کو فرزندان توحید کے لئے پیش فرمایا۔ حضرت مجدد پاکؒ نے اپنے مکتوبات میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مسلک کو افضل ترین قرار دیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتھم العالیہ اپنی رہائش گاہ پر ظہر تک قیام فرماتے اور ظہر تک زائرین شرف ملاقات کے حصول کے لئے آتے رہتے تھے اور یوں علمی و روحانی مجلس جاری رہتی تھی۔

حضرت میاں صاحبؒ کی تبلیغی سرگرمیاں:

جب سے انسان نے اس ارض کائنات میں قدم رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرامؑ کے ذریعے اس حق و باطل میں فرق و امتیاز کرنے، اس ارض کائنات میں زندگی کو کامیاب طریقے سے گزارنے، اپنے آقا و مولا سے رشتہ عبودیت کے تعلق کو استوار کرنے کے لئے انبیاء کرامؑ کے مقدس گروہ کو مبعوث فرمایا اور آخر تاجدار انبیاء عظیم رسول ﷺ پر اپنی عظیم کتاب قرآن کریم کو نازل فرمایا۔

اور فرمایا: (ترجمہ) اے میرے حبیب ﷺ جو چیز آپ کے رب کریم کی طرف سے نازل ہوئی اس کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے سرگرم ہو جاؤ۔

Marfat.com

حضور پُرنور حضرت محمد ﷺ کی تبلیغ واشاعت کا یہ سلسلہ صحابہ کرامؓ، تابعین، صوفیہ کرامؒ پھر مبلغین کے ذریعہ سے جاری وساری رہا اور قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

ہمارے مخدوم ممدوح حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ چونکہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے فیضان سے مستفید تھے لہٰذا ابتدا ہی سے ان میں تبلیغ کا ذوق وشوق چٹکیاں لے رہا تھا۔ اس کا روشن ثبوت یہ ہے کہ تبلیغ کا ایک انتہائی مؤثر ذریعہ درس قرآن ہے اور آپؒ نے اس مقصد کے لئے ایک ادارہ دارالمبلغین بنایا۔ تبلیغ کے لئے آپ نے محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کی سرپرستی فرمائی اندرون ملک (پاکستان) میں تقریباً ہر شہر میں تبلیغ کا سلسلہ جاری وساری رکھا شہروں کے ساتھ ساتھ میرے مخدوم وممدوح حضرت میاں صاحبؒ نے صوبہ خیبر پختونخواہ ضلع نوشہرہ کے ایک گاؤں امان کوٹ تک تبلیغ کے سلسلے میں رسائی حاصل کی اور فضل نبی ترین نقشبندی مجددی راقم الحروف کے ایک مکان میں جامع تعلیم القرآن کا افتتاح 1996ء میں کیا جو تا حال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چل رہا ہے۔

تبلیغ واشاعت کا یہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے آپؒ نے اپنے ایک مرید وخلیفہ خاص جناب محمد ارشد شیخ نقشبندی مجددی کو اپنا سفیر مقرر کیا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ علالت کے باوجود اس تبلیغی فریضہ کو ادا کرنے کے لئے ہر وقت متحرک رہتے تھے۔ آپؒ نے اس جامع تعلیم القرآن کو دو دفعہ شرف زیارت بخشا اور بہت سے زائرین سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اور ایک دفعہ امان کوٹ کے اس جامع میں عرس مبارک کا اہتمام کیا گیا جس میں شرقپور شریف سے دارالمبلغین کا ہیڈ مدرس اور بہت سارے مریدین شرقپور شریف سے شامل ہوئے

Marfat.com

تھے۔ یہ کار ہائے نمایاں عرس مبارک جناب گل محمد گلوزئی نقشبندی مجددی (مرحوم) جو حضرت میاں صاحبؒ کے مرید خاص تھے کے زیر نگرانی منعقد ہوئے تھے۔ جب دارالمبلغین کے اساتذہ واپس شرقپور شریف پہنچے تو اس بات کا علم حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کو ہوا تو آپؒ نے اس وقت پشاور کی پہلی فلائیٹ میں سیٹ بک کروائی اور اچانک امان کوٹ جامع کا دورہ کیا اور زائرین سے ملاقات کی اور کامیابی کے لئے دعا کی اس مدرسے کو یہ فخر حاصل ہے۔ راقم الحروف (فضل نبی ترین نقشبندی مجددی) کو حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی مجددیؒ کے ساتھ کئی مجالس میں جانے اور زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا ایک نمونہ

ڈاکٹر منور سلطانہ

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ (ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے)۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین (ترجمہ: علم حاصل کرو خواہ چین ہی کیوں نہ جانا پڑے) گویا علم کا حاصل کرنا اسلام میں فریضۂ حیات کا حکم رکھتا ہے۔ وہ اس لیے

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

ان ہی ارشادات مصطفویؐ نے حلقہ بگوشانِ اسلام کو علم کا شیدا بنا دیا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنے تحریر کے میدان میں اترنے کے بارے میں خود فرماتے ہیں: ''1951ء سے ناچیز اپنی استعداد کے مطابق دین وملت کی تحریری خدمت کر رہا ہے۔ یہ سب حضرت مرشدی قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ کرم اور ہمت افزائی (Encouragement) کا مرہونِ منت ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مجھے میرے پمفلٹوں، پوسٹروں اور مضامین کے حسن و قبح سے آگاہ فرماتے تھے۔ پیری مریدی کے متعلق میرے یہ ناقص خیالات ''عارف'' 1957ء میں چھپے۔ حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان خیالات کو سراہا اور فرمایا: اس کو علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا جائے۔ اب ان خیالات کو ترمیم واضافہ سے چھاپا جا رہا ہے۔ (ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف: ستمبر 1958ء: ص5)

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کو شروع ہی سے اشاعتِ دین کا ذوق وشوق اور جذبہ کارفرما رہا ہے۔ آپؒ نے تبلیغ کے لیے ہر شعبہ کو اپنایا اور اسے عروج تک پہنچایا۔ سب سے پہلے ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف سے جاری فرمایا اور جو انشا اللہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ آپؒ نے بہت سی کتب خود تحریر کیں، کچھ زیورِ طباعت سے آراستہ مفید کتابیں بازار سے خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کیں۔ بعض کتابوں کو اپنے زیرِ سرپرستی شائع فرمایا۔ ماہنامہ نور اسلام میں مضامین خود تحریر کرتے رہے۔ نمونے کے طور پر ذیل کا مضمون قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اسے پڑھیے اور اپنا علمی ذوق پورا کیجیے۔

سیرت مقدسہ:

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بوقتِ ولادت باسعادت آلائش سے مبرا تھے۔ جسم اطہر پاکیزہ اور خوشبو آگین تھا۔ ختنہ کیے ہوئے، ناف بریدہ اور سرمگین تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحن عالم میں جلوہ افروز ہوتے ہی بارگاہِ ایزدی کتا میں سجدہ کیا اور اپنی سیاہ کار امت کی مغفرت کی التجا کی۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ طاہرہ طیبہؓ نے حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا جان جناب عبدالمطلبؓ کو جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے بلایا۔ جب جناب عبدالمطلبؓ تشریف لائے تو اپنے یتیم پوتے کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خانہ کعبہ لے جا کر دُعا مانگی۔ اے باری تعالیٰ میرے اس یتیم پوتے کو دنیا بھر کی ستائش کا اہل بنادے اور حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام محمد (تعریف کیا گیا) رکھا اور حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ طاہرہ طیّبہ جنابہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب کا نام احمد (بہت سراہنے والا) رکھا اور قریش نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا نام امین (امانت دار) رکھا۔ گویا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم محمد، احمد اور امین تھے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی مقدس خبر پاکر ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اسی خوشی میں آزاد کر دیا۔ ابولہب کی وفات کے ایک سال بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے خواب میں بدحال پاتے ہیں۔ ابولہب نے ان کے استفسار پر بتایا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خوشی میں ثویبہ لونڈی کو آزاد کرنے کے سبب بروز دوشنبہ ابہام انگوٹھا اور سبابہ (انگوٹھے کے ساتھ والی انگشت شہادت) دونوں انگلیوں کے درمیان سے پانی مل جاتا ہے جس کے پینے سے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ جب ایک کافر کو ولادت مقدسہ کی خوشی منانے کا ثمرہ مل سکتا ہے تو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خدام مولود شریف منانے والے کیوں کر مستوجب سزا ہوں گے۔ آج کل بعض لایعقل شقی حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے شیدائیوں کو ان انعامات سے محروم رکھنے کے لیے ہی میلاد شریف سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت سے ہمکنار کرے۔ آمین!

شیر خوارگی:

حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ طاہرہ طیّبہ جنابہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نو دن پیا پھر ابولہب کی آزاد کردہ لونڈیہ ثویبہ نے آٹھ یوم پلایا، بعدہٗ شفیع المذنبین سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو دستور قریش کے مطابق

Marfat.com

دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کر دیا گیا۔ دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیّد کونین دستگیر بیکساں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو دائیں چھاتی سے لگایا۔ خشک چھاتیوں میں دودھ اتر آیا (جن کا دودھ ابن حلیمہ عبداللہ کے لیے ناکافی تھا) سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دائیں چھاتی سے دُودھ پیا اور بائیں چھاتی اپنے رضاعی بھائی عبداللہ کے لیے چھوڑ دی۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خاوند اپنی لاغر اونٹنی کو دوہنے لگا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے پائے۔ میاں بیوی نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنے رضاعی بھائی بہنوں کے ساتھ مویشی چرانے جاتے۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مویشی باوجود قحط سالی کے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی برکت سے خوب سیر ہو کر آتے اور خوب دودھ دیتے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے طفیل حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوش حال ہو گئیں۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ہر چھ ماہ بعد مکہ مکرمہ لا کر جناب کی والدہ کو ملا جاتی تھیں۔

بچپن:

جب سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر مبارک چار برس ہوئی تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اپنے پاس رکھ لیا۔ جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ اپنے شوہر جناب عبداللہ کی قبر کی زیارت کو تشریف لے گئیں اور بوقتِ واپسی مقامِ ابواء داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دادا جان جناب عبدالمطلبؓ حضور کے کفیل

Marfat.com

ہوئے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آٹھ برس کے تھے کہ جناب عبدالمطلبؓ کا بعمر 82 سال انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت ابو طالبؓ، والد جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب وصیت جناب عبدالمطلبؓ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کفیل ہوئے۔ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گیارہ برس کے ہوئے تو جناب کے چچا حضرت ابو طالبؓ حسب معمول بسلسلہ تجارت شام جانے لگے تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی ساتھ ہو لیے۔ بصرے میں بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی تو اُس نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پکڑ کر کہا آپ سارے جہاں کے سردار ہیں۔ بحیرہ راہب نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا ابو طالبؓ کو کہا کہ آپ انہیں شام مت لے جائیں۔ مبادا سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔ یہ سُن کر حضرت ابو طالبؓ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو واپس لے آئے۔

جوانی:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا زمانہ طفولیت بہت ہی مثالی گذرا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عام بچوں کی طرح کھیل کود سے مانوس نہ تھے بلکہ عزلت پسند تھے اور یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ جب کبھی بازار تشریف لے جانے لگتے تو ہمسایوں کو دستک دے کر پوچھ لیتے کہ آیا آپ نے کوئی سودا سلف منگوانا ہے۔ اگر کسی ہمسائے کو کوئی چیز منگوانا ہوتی تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انہیں لا دیتے۔

اِخلاقِ حسنہ:

ذیل میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا اجمالاً

Marfat.com

ذکر کیا جاتا ہے۔ اُمید واثق ہے کہ قارئین اسے مشعل راہ بنا کر فلاح دارین حاصل کریں گے۔ کیونکہ اگر ہم ایسے گنہگاروں کی نجات ہے تو صرف حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اتباع اور پیروی ہی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق دے۔ آمین! ثم آمین۔

سلطانہ عالم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ہمدم وہمراز سے مروی ہے کہ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کسی کو بُرا بھلا نہ کہتے اور نہ ہی کسی مرد یا عورت یا غلام اور لونڈی کو مارتے تھے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنے معاملہ میں کسی پر سختی نہیں کرتے تھے۔ ہاں البتہ شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے پر خفا ہوتے اور حد جاری فرماتے تھے۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہمیشہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دیا ہے۔

ایک مرتبہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے قیس کو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ہمراہ کر دیا۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جناب قیس ابن سعد بن عبادہ کو فرمایا کہ تم بھی ہمارے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ قیس بن سعد نے بوجہ بے ادبی تامل کیا۔ اس پر جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا اے قیس سوار ہو جاؤ یا گھر چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس چلے گئے۔

جب حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم پر ابتدائی وحی نازل ہوتی ہے تو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو قدرے بخار ہوتا ہے اور خوف طاری ہوتا ہے تو جنابہ

Marfat.com

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک واصحابك وسلم آپ ذرہ بھر بھی غمگین نہ ہوں۔ اللہ کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ حضور پیغمبری کی مسند جلیلہ پر فائض ہونے والے ہیں۔ جناب عفوو کرم کے مخزن اور جودوسخا کے معدن ہیں۔ جناب اپنے پرائے کا غم کھانے والے ہیں۔

سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ایک بدّو نہایت گستاخانہ انداز میں قرضہ طلب کرتا ہے۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس گستاخ نا ہنجار پر برہم ہوتے ہیں۔ لیکن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انہیں منع کرتے ہیں۔ نہیں یہ حق پر ہے۔ اس کا قرضہ ادا کردو۔

حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کسی سے ملتے وقت سب سے پہلے سلام کرتے اور مصافحہ فرماتے تھے۔ جب کبھی کوئی شخص جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گوش مقدسہ میں کچھ بات کہتا تو جناب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس وقت تک اس کی جانب سے رُخِ انور نہ پھیرتے تاوقتیکہ وہ خود اپنا منہ ہٹا نہ لیتا۔

ایک دفعہ نجاشی بادشاہ کے سفیر حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کی خوب مہمان نوازی کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہم ان کی خدمت تواضع کرتے ہیں۔ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: نہیں ان لوگوں نے میرے احباب کی خدمت کی ہے۔ لہٰذا میں ہی ان کی مہمان نوازی کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات کی اجازت مانگی۔ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اچھا اسے آنے دو لیکن وہ

Marfat.com

اپنے قبیلہ کا معزز فرد نہیں۔ جب وہ حاضرِ خدمت ہوا تو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس سے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ سلطانۂ عالم عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت متعجب ہوئیں تو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا اے عائشہ خدا کے نزدیک سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کی درشت روئی سے مخلوق خدا اس سے ملنا چھوڑ دے۔

ایک دفعہ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بمقام جعرانہ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک عورت نقاب پوش آئی۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس کی بہت تعظیم وتکریم کی اور اپنی ردائے مبارک اس کے لیے بچھادی۔ جب وہ عورت چلی گئی تو حاضرین مجلس نے حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ عورت کون تھی تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

اسی طرح ایک واقعہ ہے کہ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تشریف فرما تھے کہ جناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے رضاعی والد آئے تو حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کے لیے چادر کا ایک گوشہ بچھادیا۔ پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں تو جناب صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہٖ وسلم خود اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو بٹھادیا۔

حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تو اپنے رضاعی بھائیوں اور ماں کی اس قدر تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے۔ لیکن آج حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والے اپنی عورتوں کی انگشت نمائی پر اپنے والدین کو جوتے لگاتے ہیں۔ والدین کی تعظیم وتکریم نہ کرنے والوں کو جان لینا چاہیے کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ انسان کو قدرت نے جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس میں سے سب سے افضل واکمل کیا ہے؟ جنابِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قدرت کے عطیہ میں سے بہتر اخلاقِ حسنہ ہے۔

معجزاتِ عالیہ:

ذیل میں حضور پُرنُور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے معدودے چند معجزاتِ عالیہ تحریر کیئے جاتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ہمراہ ایک سو تیس افراد تھے۔ کھانے کا وقت آیا تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس طعام ہے؟ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: میرے پاس ایک صاع آٹا ہے۔ چنانچہ اسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک گڈریا بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی اور اُسے ذبح کیا اور اس کا کلیجہ بھونا یا۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کلیجی کی ایک ایک بوٹی سب حاضرین کو دی۔ باقی کو دو پیالوں میں ڈال دیا۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ لیکن کلیجہ اور روٹیاں بچ گئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے دن لشکریوں کے پاس غلہ وغیرہ ختم ہو گیا اور انہیں بھوک نے بہت ستایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے عرض کیا کہ لوگوں کو بھوک لگی ہے اور کھانا موجود نہیں۔ اس پر حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دسترخوان

Marfat.com

بچھایا اور لشکریوں کو حکم دیا کہ تمہارے پاس جو بچا ہوا توشہ ہے، اس کو لاکر اس دستر خوان پر ڈال دو۔ چنانچہ سب لشکریوں نے بچا ہوا توشہ لاکر اس دستر خوان پر ڈال دیا۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آیات کی تلاوت کر کے دعا فرمائی۔ اس کے بعد لشکریوں کو فرمایا: اپنے اپنے برتن بھر لو۔ حسب حکم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لشکریوں نے اپنے برتن بھر لیے۔

اس واقعہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں۔ ایک تکثیر توشہ اور دوسرا جواز فاتحہ (کھانے کو سامنے رکھ کر تلاوت کرنا اور دعا مانگنا)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد جناب عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد کے دن مقروض شہید ہو گئے۔ جب کھجور کا پھل توڑنے کا وقت آیا تو قرض خواہوں نے بہت تنگ کیا۔ چنانچہ مَیں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا جناب قرض خواہ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں۔ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جابر جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر لگا دو اور مَیں ابھی آتا ہوں۔ چنانچہ مَیں نے آکر کھجوروں کے ڈھیر لگا دیے۔ اتنے میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے اور ڈھیروں کے گرد تین چکر کاٹے۔ بعدہٗ حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قرض خواہوں کو کھجوریں ماپ کر دے دیں۔ میرا قرض بھی اتر گیا اور کھجوریں جوں کی توں بچ گئیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک روز رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قیامت میں جو بھی بات ہونے والی تھی بیان فرما دی۔ اس روایت کی مسلم شریف میں مزید صراحت

Marfat.com

ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فجر سے لے کر ظہر تک خطبہ فرمایا اور ظہر ادا کر کے پھر خطبہ دینا شروع کر دیا اور عصر تک فرماتے رہے۔ اس خطبہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قیامت میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات بیان فرما دیئے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ 7ھ کو ہم چار سو نفر سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ ہمارا گزر بے آب و گیاہ ریگستان میں ہوا۔ ہم سب غلامانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیاسے تھے۔ ہمارے ایک رفیقِ سفر کے پاس صرف ایک کوزہ پانی تھا۔ اس پانی کو ایک طشت میں رکھ دیا گیا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انگلیاں پھیلا کر اپنا دستِ مبارک اس طشت میں رکھ دیا۔ بحرزخار رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دست مبارک رکھنا ہی تھا کہ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے فواروں کی صورت میں پانی جاری ہو گیا۔ سب نے پی کر سیرابی حاصل کی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک غزوہ میں مَیں بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمرکاب تھا۔ میرا اونٹ ناتواں تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اونٹ کے پاس سے گزرے اور پوچھا اے جابر! اونٹ کا کیا حال ہے؟ مَیں نے عرض کیا حضور یہ تو ناتواں اور کمزور ہے۔ اس پر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا خیر فرمائی۔ چنانچہ اونٹ تیز رو اور چست ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس کہیں سے ایک پیالہ دُودھ بطور ہدیہ آیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

واصحابہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ابو ہریرہ اصحاب صفہ کو بلالاؤ۔ میرے دل میں خیال آیا یہ دودھ تو میرے لیے ناکافی ہے۔ اصحابِ صفہ کو کیوں کر کفایت کرے گا۔ لیکن مَیں حسب ارشادِ مصطفویؐ چلا گیا اور اصحابِ صفہ کو بلالایا۔ سب نے دُودھ پیا۔ لیکن پیالے سے ایک بوند بھی دُودھ کم نہ ہوا۔ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم نے مجھے ہنس کر فرمایا: اچھا ابو ہریرہ اب مَیں اور تم رہ گئے ہیں اور مجھے پینے کا حکم دیا۔ چنانچہ مَیں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ لیکن دودھ پھر اتنا ہی رہا جتنا کہ تھا۔

(ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف، جلد 2، شمارہ 2، فروری 1956ء)

Marfat.com

''یاد یار مہرباں آید ہمی''

تحریر: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

کاوش: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

نوٹ: اس مضمون میں بہت سا مواد ایسا ہے جو مشمولہ مضمون بعنوان: ''حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں'' شامل ہے۔ تنقیدی نظر سے کہا جا سکتا ہے کہ زیرِ حوالہ مضمون میں تکرار ہے، لیکن اس کو بوجوہ شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اوّلاً یہ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد لکھا گیا۔ ثانیاً یہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے جو حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی احباب میں شمار ہوتے تھے۔ ثالثاً یہ ایسی شخصیت کی تحریر ہے جن کی ''باتوں سے خوشبو آتی تھی''۔ کہا جاتا ہے کہ ''ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است'' کے مصداق قارئین کرام ''ماہنامہ جہانِ رضا''، لاہور میں چھپنے والی اس تحریر سے مستفید ہوں گے اور فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لطیف پیرایۂ بیان سے محظوظ ہوں گے۔ (ادارہ)

فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۔ ستمبر ۲۰۱۳ء) اور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹ دسمبر ۲۰۱۳ء) کا آپس میں گہرا تعلق تھا جیسا کہ خود پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا جو ''مجالس جمیل'' میں برصفحہ ۵ شائع ہوا۔ آپ نے تحریر کیا: ''اس تعلق کی بنا پر وہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کا اظہار تحریری طور پر کرتے رہے جو مختلف پمفلٹوں/رسائل

Marfat.com

وجرائد میں شائع ہوئے۔ راقم السطور (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے اُن سب تحریرات کو اکٹھا کیا جو بعنوان ''پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ۔'' ماہنامہ ''نورِ اسلام'' شرقپور شریف میں اپریل ۲۰۱۴ء (ص ۴۶ تا ۵۹) میں شائع ہوئیں۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اُن کی شخصیت تحریک یوم مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی ابتداء اور اُس کے فروغ اور اُن کی اسلام کی سربلندی کے لیے مسلسل جدوجہد کے بارے میں درج ذیل ایک مختصر مگر بہت جامع مضمون لکھا جو فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علی کی رحلت کے تقریباً ایک ماہ بعد بعنوان ''یادیار مہرباں آید ہمی'' ماہنامہ ''جہانِ رضا لاہور'' میں جنوری ۲۰۱۴ء بمطابق ربیع الاول ۱۴۳۵ھ میں شائع ہوا۔ قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ آپ بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔

''آج حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ ہمیں چھوڑ کر جنت کے باغوں کی سیر کر رہے ہیں۔ عالم ارواح میں ارواح قدسی انہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ دوسری طرف دنیا میں ان کے لاکھوں نیازمند اپنی نیازمندی کا اظہار کررہے ہیں۔ یہ آپؒ کا اعلیٰ مقام ہے۔ مگر ہم جیسے شکستہ دِل ان کی یادوں کو اپنے سینوں میں دبائے بیٹھے ہیں۔

محبت کرنے والے کم نہ ہوں گے
تیری محفل میں لیکن ہم نہ ہوں گے
اگر تو اتفاقاً مل بھی جائے
تیری فرقت کے صدمے کم نہ ہوگے

Marfat.com

مجھے صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ سے پچاس سال سے زیادہ نیازمندی کا شرف حاصل ہے۔ صاحبزادہ صاحب ابھی نوجوان تھے تو میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے اور بڑی میٹھی میٹھی باتوں سے نوازتے تھے۔ باتوں کے درمیان کبھی کبھی خانوادہ عالیہ شرقپوریہ کے بعض احوال اور فضائل پر بھی گفتگو کرتے جس سے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات سامنے آتے۔ میاں صاحب بڑے شفیق اور نفیس انسان بن کر میرے احباب کے حلقے میں آئے اور مَیں بھی ان کے ساتھ نیاز مندانہ تعلق خاطر رکھتا۔ کبھی کبھی انہیں ملنے کے لیے شرقپور شریف چلا جاتا۔ اگر وہ چند روز نہ آتے، مَیں اپنے اندر ایک بے چینی سی محسوس کرتا۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ سے بعض اوقات باتیں کرتے کرتے آدھی رات ہو جاتی اور میرے غریب خانہ ہی میں سو جاتے۔ مَیں چونکہ گورنمنٹ ملازم تھا، سارا دن دوڑ دھوپ کرتا، تھکا ماندہ گھر پہنچتا، رات کو صاحبزادہ صاحبؒ میرے پاس آتے، حضرت مجدد الف ثانیؒ کی باتیں کرتے۔ میری تھکاوٹ دور ہو جاتی۔ ایک رات سحری کے وقت میری آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ جوان سال پیرزادہ نفل پڑھ رہا ہے اور سجدے میں پڑا آہ نیم شبی میں مشغول ہے۔ صبح ہوئی ناشتے پر بیٹھے تو مَیں نے عرض کیا: ''میاں صاحب! رات کو آپ کیا ''حرکت'' کرتے ہیں؟'' انہوں نے حیران ہو کر پوچھا، مجھ سے کیا غلطی ہوگئی ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ آپ جواں سال ہیں، صاحبزادہ ہیں، آدھی رات کے وقت نفل پڑھنا اور پھر زار و قطار رونا تو بوڑھے بزرگوں کا کام ہے۔ آپؒ بہت خوش ہوئے، مسکرائے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے: ''مَیں نے

Marfat.com

تجھے بے آرام تو نہیں کیا''۔

ان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا، حتیٰ کہ وہ ایک پیرِ طریقت کی حیثیت سے سامنے آنے لگے۔ ان کے اردگرد مریدوں کا ایک وسیع حلقہ جمع رہتا۔ جو بیعت کرتے، ان کی اصلاح کرتے۔ آپؒ کچھ عرصہ بعد چوک دالگراں کے پاس ''مقبول عام پریس'' کے ایک کمرے میں قیام کرنے لگے۔ کبھی کبھی شرقپور شریف سے آتے، اپنے کمرے میں تشریف فرما ہوتے، ان کے اردگرد علماء، شعراء اور اہلِ علم کا حلقہ ہوتا اور بعض اوقات مریدین باصفا کا ہجوم رہتا۔ مَیں ان سارے حلقوں میں شریک ہوتا۔ نہ ان سے کتاب پڑھتا، نہ بیعت کرنے کی ہمت کرتا اور نہ ہی کسی روحانی مسئلے پر ان سے گفتگو کرتا۔ وہ بھی مجھے فری لانسر (آزاد منش) خیال کر کے کبھی دعوتِ بیعت نہ دیتے۔ وقت گزرتا گیا، وہ لوہاری دروازہ کے باہر ''مدینہ پریس'' کی چھت پر ایک حجرے میں اپنی مجالس قائم کرنے لگے۔ ان مجالس میں علمائے کرام، مریدانِ باصفا اور ان کے احباب آنے لگے۔ اس عرصے میں آپؒ عملی زندگی کی طرف آگے بڑھے۔ یوم مجددؒ منانے کا اہتمام کرنے لگے۔ لاہور کے علاوہ پاکستان کے تمام شہروں میں یوم مجددؒ منا کر تعلیمات مجددیہ کو عوام و خواص تک پہنچانے لگے۔ یہ ان کی روحانی اور مجلسی زندگی سے ہٹ کر عملی زندگی کا دور تھا۔ آپؒ یوم مجدد پر بڑے بڑے اشتہارات چھپواتے، انہیں دیواروں، مسجدوں اور خانقاہوں پر لگواتے، جس سے لوگوں کے اندر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے کمالات کی تحریک پیدا ہوئی۔ ہر سال ملک بھر میں متعدد مقامات پر ''یوم مجددؒ'' کے انعقاد کے علاوہ، آپ نے اشاعتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے شرقپور شریف سے آپؒ نے اپنا ادارہ ''دارالمبلغین'' سے ایک ماہنامہ ''نورِ اسلام'' کا اجرا کیا۔ جو بحمد اللہ نصف صدی (60 سال)

Marfat.com

سے زائد عرصہ سے بلاتعطل افق مجددیت پر اپنی کرنیں بکھیر رہا ہے۔ اس رسالے نے حضرت مجدد الف ثانی پر تین ضغیم جلدوں پر مشتمل یادگار نمبر شائع کیا۔ اسی طرح اولیائے نقشبند پر بھی دو جلدوں میں بے مثال نمبر شائع کیا جو آج بھی نقشبندی اسکالرز کے لیے مشعل راہ کا کام دے رہا ہے۔ میاں صاحبؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ پر خود بھی کتابیں لکھیں بلکہ مجدد صاحبؒ کے فضائل ومناقب پر بعض دیگر مصنفین کی کتابیں بھی سینکڑوں کی تعداد میں خرید کر بلا معاوضہ تقسیم کیں۔ میاں صاحبؒ کی حضرت مجدد الف ثانیؒ سے وابستگی اور عقیدت مندی کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ مَیں اگر ان کی حضرت مجددؒ کے سلسلے میں مزید خدمات کی تفصیلات بیان کرتا جاؤں تو ایک دفتر درکار ہوگا۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوں۔

میاں صاحبؒ جہاں کہیں کسی مجددی بزرگ کا سنتے، چل کر اس کے پاس پہنچ جاتے اور حضرت مجدد کے احوال وآثار پر گفتگو کرتے۔ سندھ سے لے کر خیبر تک جتنے مجددی بزرگ تھے، ان کے پاس میاں صاحبؒ چل کر جاتے، تحائف پیش کرتے اور روحانی گفتگو فرماتے۔ اب وہ ملک کے باہر مجددی نقشبندی بزرگوں کی زیارت کو نکلے۔ دیارِ حرم میں جا پہنچے۔ مدینہ منورہ میں دُنیا بھر کے پیران طریقت آتے، ان کی صحبت میں بیٹھتے۔ خصوصاً نقشبندی بزرگان دین جس ملک سے بھی آتے، انہیں میاں صاحبؒ بطور مہمان اپنی قیام گاہ پر دعوت دیتے اور عزت افزائی کرتے۔ ایک شخص حسین حلمی استانبول (ترکیہ) بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات اور کتابوں کو اپنے مکتبہ ایشیق سے شائع کرکے دنیا بھر میں تقسیم کرتا۔ دیار حبیب سے نکل کر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی بخود ترکی پہنچے، صرف اس شخص کی خدمات کو ہدیہ تحسین پیش کرنے کے لیے۔ اس کے پاس رہے،

Marfat.com

حوصلہ افزائی کی اور ان کی خدمات کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔

افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا بڑا فیضان پھیلا ہوا تھا۔ وہاں کے خانوادہ مجددیہ کے چیدہ چیدہ علمائے کرام اور اولیائے عظام میاں صاحبؒ کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔ حضرت خواجہ فضل عثمان مجددیؒ کابل کی سیاسی افراتفری سے نکل کر لاہور میں آ کر قیام پذیر ہوئے تو میاں صاحبؒ نے ان کی بڑی پذیرائی کی اور ان کے پاس اکثر وقت گزارتے۔ حضرت فضل عثمان مجددیؒ خانوادہ مجددیہ کے کابل میں ایک نہایت ہی بلند پایہ بزرگ تھے۔ ان کا انتقال ہوا تو میاں صاحبؒ ان کے جنازہ کے ساتھ اپنے رفیقِ کار حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کے ہمراہ جنازہ لے کر کابل پہنچے اور چالیس دن تک کابل میں قیام پذیر رہے اور سارا خاندانِ مجددیہ میاں صاحبؒ کا بے حد شکر گزار ہوا۔

روس کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور بہت سی مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں۔ خاص کر بلخ، بخارا اور تاشقند آزاد ہوئے تو صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ ان ریاستوں میں پہنچے بزرگانِ خانوادہ نقشبندیہ کے مزارات کی زیارتیں کیں۔ ان کے جانشینوں اور سجادہ نشینوں سے ملاقاتیں کیں۔ خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ کے بانی حضرت خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ''قصرِ عارفاں'' نزد بخارا میں قیام کیا اور ایک عرصہ وہاں گزارا اور اس علاقے میں جہاں جہاں نقشبندی بزرگوں کے مزارات واقع تھے، ان کی زیارت سے شادکام ہوئے اور ان سے روحانی فیضان بھی حاصل کیا۔ آپؒ سلسلہ مجددیہ کے بانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر کئی بار گئے۔ بعض اوقات بعض وفود کی قیادت کی اور کئی کئی دن ''حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر'' کا اعزاز حاصل کیا۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کے یہ روحانی اسفار ان کی زندگی

Marfat.com

کا بہترین سرمایہ ہیں۔ کاش کوئی مرد مجاہد ان روحانی سفروں کے مشاہدات قلمبند کرتا تو ایک بہت بڑا روحانی ذخیرہ جمع ہو جاتا۔ میرے خیال میں سجادہ نشینوں، پیرزادوں اور صاحبزادوں میں حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ واحد علم پرور انسان ہیں۔ جن کی مجالس میں مَیں نے اکثر اہل علم وفضل کو جمع ہوتے دیکھا ہے۔ وہ بعض اوقات علمائے کرام کو دعوت دیتے اور علمی گفتگو کرنے کا موقع فراہم کرتے۔ مَیں نے اکثر دیکھا کہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ ملک کے دانشوروں جن میں پروفیسر صاحبان ، کتاب شناس، علمی سکالرز حتیٰ کہ کتاب دوست حضرات شامل ہیں، کو جمع کرتے اور ان سے علمی باتیں کرتے۔ مَیں نے اپنی زندگی میں بہت سے سجادہ نشینوں کی مجالس میں حاضری دی ہے مگر وہاں عقیدت مندوں اور نذرانہ پیش کنندوں کا ہجوم تو دیکھا مگر اہل علم کو بہت کم پایا ہے۔ اس وصف سے صرف صاحبزادہ صاحب شرقپوریؒ ہی متصف تھے۔

ایک زمانہ آیا کہ صاحبزادہ صاحبؒ نے ''حوزہ نقشبندیہ'' قائم کیا جس کے اراکین میں بہت سے ارباب دانش وبینش خصوصاً مجددی اہل قلم شامل ہوتے۔ اس حوزہ کے سیکرٹری میرے بڑے عزیز دوست اور میرے علمی کاموں کے معاون محمد عالم مختار حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر جلسہ میں موجود ہوتے۔ اہل علم کی پذیرائی کرتے۔ ان کے افکار وارشاد قلمبند کرتے اور حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کے اہتمام میں انہیں شائع کرتے۔ علمی دنیا میں یہ نہایت ہی منفرد حلقہ ہے جس میں مختلف اہل قلم حاضر ہوتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ اگر کسی ملک سے کوئی مجددی اسکالر یا نقشبندی سلسلے پر کام کرنے والا دانشور آتا، تو اس کے اعزاز میں صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ ''حوزہ نقشبندیہ'' کی طرف سے دعوت کا انتظام کرتے۔ اہل علم کو دعوت دیتے اور اس اسکالر کی علمی

Marfat.com

باتیں سنانے کا اہتمام کرتے۔

اگرچہ پاکستان کے پیرانِ عظام ملکی سیاست میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے مگر بعض اوقات: "نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری!" کا حق ادا کرتے ہیں۔ تحریک پاکستان میں علمائے اہلسنّت کے ساتھ مشائخ نے بھرپور حصہ لیا تھا۔ "تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ" میں اکثر مشائخ میدان عمل میں آئے۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ ان دنوں بھرپور جوانی میں تھے۔ وہ "تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ" میں جمعیۃ العلماء پاکستان کی قیادت میں نکلے قید و بند کی صعوبتوں کو لبیک کہا اور جیل کی بارکوں کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت سے تازہ کر دیا۔ لاہور کی جیل میں سارے قیدی آپ کے دستر خوان سے مرغن کھانے کھانے لگے۔ رہا ہو کر آئے تو "جمعیۃ العلماء پاکستان" کے ٹکٹ پر قصور میں انتخاب لڑا۔ قصور میں میاں صاحبؒ کے بے شمار مرید تھے۔ پھر "نظامِ مصطفیٰ ﷺ" کے نفاذ کے لیے لوگ بے تاب تھے۔ آپؒ کو ووٹ بھی ملے اور نوٹ بھی ملے۔ آپؒ نے اس انتخابی میدان میں اپنے حریف کو پریشان کر دیا۔ میاں صاحبؒ اگرچہ پیرِ طریقت تھے، مگر سیاست اور شریعت کے نفاذ میں پیش پیش تھے۔ ہم نے انہیں جہاں روحانی سفر میں تیز گام پایا، وہاں سیاسی میدان میں بھی شہسوار پایا۔

میاں صاحبؒ بڑھاپے اور جسمانی عوارض کے باوجود اتنے باہمت اور پُرعزم تھے کہ شب و روز کام کرتے جاتے۔ بعض اوقات مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے غریب خانے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں جلوہ فرما ہیں اور شبِ تاریک میں نوافل ادا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت میاں جمیل شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی تُربت پر انوار کی بارشیں برسائے اور آپؒ کے فیضان کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔

Marfat.com

ماہنامہ نورِ اسلام کے خاص نمبر

(پس منظر و تعارف)

از سید جمیل احمد رضوی (سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لاہور)

یہ مضمون ماہنامہ نور اسلام کے گولڈن نمبر، جلد 51، شمارہ نمبر 12,11، دسمبر 2006، جلد نمبر اول، صفحات 303 تا 315 میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اس میں دو اضافے کر دیے ہیں یعنی حضرت ثانی لا ثانی رحمتہ اللہ علیہ نمبر اور پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر کا تعارف بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ یوں اس مضمون کو نئی صورت حاصل ہو گئی ہے۔ یہاں پر اس امر کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فخر المشائخؒ سے راقم السطور کی آخری ملاقات یکم ستمبر 2013ء کو شرقپور شریف میں ہوئی۔ محمد حنیف صاحب چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور بھی میرے ساتھ موجود تھے۔ اس ملاقات میں حضرت میاں صاحبؒ نے میری کتاب "حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ" (توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ نور اسلام، متعلقہ مقالات و مناقب) کا ایک غیر مطبوعہ حصہ دو بار دیکھا دوسری بار دیکھ کر فرمایا کیا اس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کا واقعہ شامل کیا ہے؟ چنانچہ آپؒ کے شامل کرنے کے ارشاد کے مطابق ایسا کر دیا گیا ہے۔

(دیکھئے کتاب محولہ بالا صفحہ 25 تا 26)

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا اجراء 1955ء میں کیا گیا۔ یہ مسلسل شائع کیا جا تا رہا۔ اب اس کی مدت اشاعت کو قریباً 60 سال ہو رہے ہیں۔ اس حوالے سے خاص شمارہ منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے سجادہ نشین حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اس رسالہ کے مدیر ہیں۔ اس طویل مدت میں اس کے چار خاص

Marfat.com

نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ شیر ربانی'' نمبر (1969ء) امام اعظم'' نمبر (1975ء) اولیائے نقشبند نمبر (دو جلدیں، 1979ء) اور حضرت مجدد الف ثانی نمبر (تین جلدیں، 1988ء)۔ ان خصوصی شماروں کو علمی اور تحقیقی دنیا میں سراہا گیا اور ان کو اُردو میں اسلامی رسائل و جرائد کے شعبہ میں گراں قدر حیثیت دی گئی۔

زیرِ نظر چار خصوصی شماروں کے تعارف سے قبل قارئین کرام کو یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نورِ اسلام کے مدیر موصوف اور حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (م: 8 شعبان المعظم 1420ھ 17 نومبر 1999ء) کے درمیان قریبی علمی رابطہ رہا۔ محترم میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی'' راقم السطور کی پہلی ملاقات حکیم صاحبؒ کے مطب میں (22۔ اکتوبر، 1989ء) کو ہوئی حضرت میاں صاحبؒ حکیم صاحب مرحوم کے ساتھ اپنے علمی رابطے کو نہایت محبت اور خلوص کے جذبات کے ساتھ بیان کیا کرتے ہیں۔ نورِ اسلام کے خصوصی شماروں کی تیاری اور اشاعت کے حوالے سے بتایا کرتے ہیں کہ اس میں حکیم محمد موسیٰ'' کا مشورہ اور مدد شامل رہی۔ جناب حکیم صاحبؒ بھی حضرت میاں صاحبؒ کے ساتھ علمی ارتباط کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک واقعہ کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ تحریک پاکستان کے ایک اہم ماخذ کی اشاعت کے متعلق ہے جو چوہدری حبیب احمد مرحوم (1919ء۔1980ء) کی تالیف ہے۔ حکیم صاحبؒ نے یہ واقعہ راقم السطور کو (15 نومبر 1989ء) کو سنایا تھا۔

آج حکیم صاحب نے چوہدری حبیب احمد مرحوم (1919ء۔1980ء) کے بارے میں بتایا کہ ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے، لیکن اس کو چھپوانے کی بساط نہیں۔ میں نے کہا آپ اس کو چھپوانے کا کام شروع کر دیں۔

Marfat.com

اس کے ساتھ ہی اشاعت کے سلسلے میں پانچ سو روپے اُن کی خدمت میں پیش کیے۔ میرے کہنے پر ایک ہزار روپے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری صاحبؒ نے اس مقصد کے لیے دیے۔ اس طرح اُنہوں نے کتاب کی اشاعت کا کام شروع کروایا۔ یہ کتاب ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے جناب رفیق احمد نے شائع کروائی۔ اس کتاب کا عنوان ہے ''علامہ اقبال، قائداعظم، پرویز، مودودی اور تحریک پاکستان''۔ مرحوم وفات سے پہلے اپنی اولاد کو بتا گئے تھے کہ اس سلسلے میں کس کس نے تعاون کیا ہے۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد مرحوم کے فرزند کتاب لے کر میرے پاس آئے تو میں نے کہا اس کی قیمت لے لیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ آپ کی رقم تو پہلے ہی آ چکی ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے محترم صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کے لئے بھی دے گئے اور کہا کہ ان کی رقم بھی آ چکی ہے۔ یہ واقعہ سنانے کے بعد حکیم صاحب نے فرمایا کہ چوہدری حبیب احمد بہت کام کے انسان تھے۔ ان میں لکھنے کی بہت صلاحیت تھی لیکن افسوس ان کی قدر نہ کی گئی اور ان کی صلاحتوں سے استفادہ نہ کیا گیا۔ حکیم صاحبؒ نے بتایا کہ چوھدری حبیب احمد مرحوم میرے بہت مہربان تھے۔ جب بھی فیصل آباد سے لاہور آتے تے مجھے ضرور مل کر جاتے۔ (1)

حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ خود بھی ایک معروف محقق تھے اور تحقیق کرنے والوں کی بھر پور مدد کرتے تھے۔ غیر ملکی محققین بھی ان کے پاس راہنمائی کے لیے آتے رہتے تھے۔ وہ ان سے خندہ پیشانی سے ملتے اور باتوں باتوں میں ان کے زیر تحقیق موضوع کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لاتے اور ضروری مواد کی نشاندہی کرتے بلکہ محقق کو وہ منگوا کر بھی دیتے۔ یہاں پروفیسر ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ کی حکیم صاحبؒ سے ملاقات اور ان کا حضرت میاں صاحبؒ سے کتابیں منگوا کر دینے کا واقعہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، میکگل یونیورسٹی، مانٹریال (کینیڈا) میں تاریخ کی پروفیسر ہیں۔ یہ نقشبندی مشائخ پر تحقیق کے سلسلے میں لاہور آئی ہوئی تھیں۔ غالباً سال 1989ء تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اس تحقیق کے سلسلے میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری (55، ریلوے روڈ، لاہور) سے ضرور ملیں۔ چنانچہ ایک روز پروفیسر صاحبہ مطب میں آ گئیں اور حکیم صاحبؒ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت فہرست سازی کے سلسلے میں راقم السطور بھی وہاں موجود تھا۔ حکیم صاحبؒ نے ان کو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے متعلقہ کتب منگوا کر دیں۔۔۔(2)

حضرت میاں صاحبؒ حکیم صاحبؒ کے مطب میں جاتے اور آپس میں علمی کاموں کے متعلق مشورے ہوتے تھے۔ اُوپر مندرجہ واقعہ کے متعلق یہ لکھنا برمحل معلوم ہوتا ہے۔

آج (16 دسمبر۔ 1989ء) حکیم صاحب نے یہ بھی بتایا کہ کل فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری آئے تھے۔ ان سے میں نے ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ کے لیے کتابوں کا کہا ہے۔ میاں صاحبؒ نے وعدہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ کے لیے شرقپور شریف سے کتابیں تین چار روز تک آپ کے پاس پہنچ جائیں گی ڈاکٹر صاحبہ مطب سے کتابیں لے لیں۔(3)

جناب محمد معروف احمد شرقپوری فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ صاحب کی رائے حکیم صاحبؒ موصوف کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

حضرت میاں صاحبؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ (متوفی 17 نومبر 1999ء، 8/ شعبان۔ 1420ھ) کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور وہ ایک عظیم کتاب شناس تھے۔(4)

Marfat.com

یہاں پر حکیم صاحبؒ مرحوم کے بارے میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی رائے لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔احقر کا 2001ء سے حضرت میاں صاحبؒ سے مسلسل علمی رابطہ ہے۔ان کی شفقت کے مختلف انداز دیکھنے کا موقع ملا۔ملاقات کے لیے خود تشریف لاتے ہیں علاوہ ازیں گاہے گاہے شرقپور شریف بھی بلا لیتے ہیں کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ راقم السطور کسی دوست کے ساتھ میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور ان کی ملاقات سے مشرف ہوتا ہے ان کی دستر خوان کی وسعت کو ذی علم حضرات بخوبی جانتے ہیں۔ان کے لنگر سے عوام و خواص تمام حاضرین بہرہ یاب ہوتے ہیں۔یہاں پر تین ملاقاتوں کا حوالہ دینا ضروری ہے جس میں آپ نے حکیم صاحب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔زیر حوالہ ملاقاتوں میں پہلی ملاقات 31 جولائی 2002ء کو شرقپور شریف میں ہوئی۔اس ملاقات میں محمد معروف احمد اور ذوالفقار علی صاحب بھی میرے ہمراہ تھے۔ دوسری اور تیسری ملاقاتیں اسی سن (2002) میں ہوئیں۔دوسری ملاقات 23 جنوری کو شرقپور شریف میں ہوئی۔(5)

تیسری ملاقات 31 جنوری کو ہوٹل بیت النور، نزد ڈاکٹر ہسپتال لاہور میں ہوئی (6)۔ان دو ملاقاتوں کو ہم علمی اجلاس سے تعبیر کر سکتے ہیں جو میاں صاحبؒ نے بلائے تھے۔ان میں حاضرین صاحبان علم و فضل تھے اور علمی باتیں ہی زیر بحث آئیں (حاضرین کے لیے حواشی ۵، اور ۶ دیکھئے)۔ان تین ملاقاتوں میں میاں صاحبؒ نے حکیم صاحب مرحوم کے متعلق جو کچھ فرمایا اس کا اجتماعی تاثر اس طرح بنتا ہے۔

حکیم محمد موسیٰ مرحوم ایک بے نظیر انسان تھے۔اپنے احباب اور قریبی تعلق والوں سے پہلی ملاقات سے لے کر آخر تک ایک سطح اور ایک انداز کے تعلقات رکھتے تھے یعنی ان

Marfat.com

میں وضع داری بہت زیادہ تھی۔ پرچہ نورِ اسلام تو میں نکالتا ہی تھا پھر کچھ مضامین اکٹھے کر کے ''شیر ربانی نمبرؒ'' نکالا۔ جب حکیم صاحبؒ کے ساتھ میرا رابطہ ہوا تو اُنہوں نے دوران گفتگو کہا کہ پرچہ تو آپ نکالتے ہی ہیں لیکن اس رسالے کا شیر ربانی نمبر بہت جاندار ہے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ اس میں میاں صاحبؒ (حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) پر مواد (Matter) تو ہے۔

پھر حکیم صاحبؒ نے کہا امام اعظمؒ نمبر نکالیں میں نے کہا کہ لکھے گا کون؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اس کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اُن کا اپنا ایک حلقہ تھا جس میں لکھنے والے بھی تھے۔ اُنہوں نے مضامین لکھوانے میں بہت مدد کی۔ چنانچہ نورِ اسلام کا ''امام اعظم نمبر'' شائع ہوا۔ میں (راقم السطور) نے 23 جنوری والی ملاقات میں حضرت میاں صاحبؒ سے استفسار کیا کہ نورِ اسلام کے جو باقی خصوصی نمبر شائع ہوئے ہیں مثلاً ''اولیائے نقشبند نمبر'' اور ''حضرت مجدد الف ثانیؒ نمبر'' کیا ان کے نکالنے میں بھی حکیم صاحبؒ کا علمی مشورہ اور مدد شامل تھی۔ اُنہوں نے اعتراف کیا کہ ہاں حکیم صاحبؒ نے علمی حوالے سے بہت مشورے دیے اور اس اعتبار سے مدد بھی کی۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے 31 جولائی 2002ء کو ہونے والی ملاقات میں مجھے (راقم السطور) کو بتایا تھا کہ ایک بار حکیم صاحبؒ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے حساب رکھا ہے کہ کتنی مالیت کی کتابیں آپ چھپوا کر تقسیم کر چکے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کبھی ایسا حساب نہیں رکھا۔ حکیم صاحبؒ نے فرمایا میرے اندازے کے مطابق آپ قریباً دو کروڑ روپے کی کتابیں بلا قیمت تقسیم کر چکے ہیں۔ اس بات کی تصدیق حضرت میاں صاحبؒ نے 23 جنوری والی ملاقات میں اس وقت کی تھی جب تمام

Marfat.com

شرکاءِ مجلس کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی صدر شعبہ تاریخ (گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور) حکیم صاحبؒ کی مجالس کے جلیس ہیں، تاریخ کے معروف اُستاد اور محقق ہیں (7) چونکہ ان کا مرحوم حکیم صاحبؒ سے بہت قریبی علمی رابطہ رہا ہے، اس لیے راقم السطور نے بھی نورِ اسلام کے خصوصی شماروں کے متعلق استفسار کیا اور ضروری معلومات حاصل کیں۔ ایک علمی کام کے حوالے سے راقم السطور مجددی صاحب کے کمرے (واقعہ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور) میں مقررہ وقت پر دوبار گیا۔ ان سے یہ دو ملاقاتیں اسی سال (2006ء) 4 جنوری اور 13 جنوری کو ہوئیں۔ میرے استفسار پر مجددی صاحب نے اس سلسلے میں جو بتایا اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

پروفیسر اقبال مجددی صاحب نے بتایا کہ نورِ اسلام کے خصوصی شماروں کی تیاری میں حکیم صاحب مرحوم نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی بہت مدد کی اور مشورے بھی دیے۔ مثال کے طور پر جب نورِ اسلام کے حضرت مجدد الف ثانیؒ (نمبر) کی تیاری شروع ہوئی تو فہرست عنوانات / موضوعات کو حتمی شکل دینے میں حکیم صاحبؒ کا مشورہ شامل تھا۔ پھر جب مقالات کے عنوانات لکھنے والوں کو تفویض کیے گئے تو اس میں بھی ان کا مشورہ شامل تھا۔ وہ مقالہ نگاروں کو یاد دہانی کے خطوط لکھتے تھے۔ بعض اوقات مقالے سے متعلق ضروری مآخذ و مصادر کی نشاندہی بھی کرتے تھے۔ اپنے ملنے والے احباب کو بار بار یاددہانی کرواتے تھے تاکہ مضامین و مقالات بروقت وصول ہو جائیں اور یہ خصوصی شمارہ وقت پر شائع کرنے کا اہتمام ہو سکے۔

اب ان خصوصی شماروں کا مختصر تعارف زمانی اعتبار سے کروایا جاتا ہے۔

Marfat.com

شیر ربانیؒ نمبر

نورِ اسلام کا شیر ربانیؒ نمبر جون، جولائی 1969ء کا مشترک شمارہ ہے، جلد 14 نمبر 7/6 ہے۔ اس کے شروع میں ''گفتنی'' کے عنوان سے ادارہ کی جانب سے یہ اہم تعارف تحریر کیا گیا ہے۔

نورِ اسلام کا یہ شیر ربانیؒ نمبر آپ کے پیش نظر ہے۔ اس میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سوانح حیات اور اُن کے اور کائنات کے آقا و مولا امام الکل خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ و سیرتِ مقدسہ کے باب میں عقیدت میں ڈوبے ہوئے مضامین شائع کیے گئے ہیں، اُمید ہے کہ ان کے مطالعہ سے ناظرین شاد کام ہوں گے اور مرتب کو دُعائے خیر سے نوازیں گے۔ (ص۔۲)

اس خصوصی شمارے کے بنیادی طور پر تین حصے ہیں جن کو ابتداء میں فہرست کے عنوان کے تحت ظاہر کیا گیا ہے:۔

(ا) تصاویر مقامات مقدسہ، ص: 1 تا 24

(ب) سیرت پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و سوانح حیات حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحبؒ (مکان شریف) حضرت خواجہ امیر الدین صاحبؒ (کوٹلہ شریف) اور سیرت حضرت قبلہ میاں شیر محمد شرقپوریؒ۔ (ص، 25 تا 152)

(ج) مناقب حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ (مختلف شعراء کرام کا نذرانہ عقیدت) (ص، 153 تا 184)

اس کے شروع میں مقامات مقدسہ کی جو تصاویر دی گئی ہیں وہ بہت اہم ہیں، کیونکہ ان میں سے بعض انہدام سے پہلے کی ہیں۔ یہ تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ عصر

Marfat.com

حاضر میں یہ تصاویر کمیاب کے زمرے میں آتی ہیں۔ان کی فہرست مع صفحہ نمبر ذیل میں دی جاتی ہے۔

1۔ مزار مقدس اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (انہدام سے پہلے) مکہ مکرمہ، ص،3

2۔ مسجد الخیف، منیٰ، ص۔4

3۔ معلیٰ کا قبرستان (انہدام سے پہلے) مکہ مکرمہ، ص۔5

4۔ بارگاہِ اہل بیتِ المطہرہؓ انہدام سے پہلے (جنت البقیع کا قبرستان، ص۔5)

5۔ مسجد نبوی گنبد خضریٰ مرکز تجلیات و مینارہ ہدایات، ص۔6

6۔ مزار مقدس حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نجف اشرف۔ص 7

7۔ محراب النبی ﷺ کا ایک منظر۔مدینہ منورۃ، ص۔8

8۔ ریاض الجنتہ مسجد نبوی کا ایک منظر (مدینہ منورۃ)، ص۔8

9۔ مسجد نبوی ﷺ کے بیرونی حصے کا ایک منظر، ص۔1

10۔ مزار حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ُ کے مزار شریف کا ایک منظر (انہدام سے پہلے)، ص۔11

11۔ شہر الخلیل کا ایک منظر، ص۔11

12۔ اُوپر: حضور ﷺ کے تیر کمان، نیچے سیدّ نا حضرت عمر فاروقؓ اور سیدّ نا عثمان غنیؓ کی تلواریں نظر آرہی ہیں، ص۔12

13۔ مسجد قباء مدینہ منورۃ سے دو میل، ص۔13

14۔ مرکز تجلیات وانوار، حرم نبوی ﷺ کے چار مینار، ص۔14

Marfat.com

15۔ حرم خیر الانام و باب السلام، ص۔145

16۔ مسجد الحرام و کعبۃ اللہ شریف معدن الطاف و برکات و کرام، ص۔15

17۔ مرکز اسلام مسجد الحرام (مکہ مکرمہ)، ص۔15

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اور نعتیں جلی خط میں ملتی ہیں، ص۔16 تا 24

اس خصوصی شمارے میں صفحہ 25 سے لیکر صفحہ 53 تک سیرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مضامین شامل ہیں۔ اس کے بعد ایک مضمون سیّد امام علی شاہ صاحبؒ کے بارے میں ہے۔ پھر برکاتِ مکان شریف کے عنوان سے ایک مضمون ہے۔ بعد ازاں کوٹلہ شریف کے متعلق ایک مختصر مضمون ہے۔ زیر حوالہ خاص نمبر کا باقی حصہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے متعلق ہے۔ پہلا حصہ منثور ہے اور آخری حصہ منظوم مناقب پر مشتمل ہے۔ نثر والا حصہ صفحہ 65 سے لیکر صفحہ 161 تک ہے۔ منظوم حصہ صفحہ 163 لے کر صفحہ 182 تک ہے۔ آخر میں دو خطوط کے عکس دیئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ حضرت کرمانوالے شریفؒ کے خط کا عکس مبارک ہے اور دوسرا حصہ تحریر خلیفہ مجاز حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ کرمانوالے۔

امام اعظمؓ نمبر

نور اسلام کا امام اعظمؓ نمبر اکتوبر 1975ء میں شائع ہوا۔ اس کے 280 صفحات ہیں۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ اس کی اشاعت کے پس منظر کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ آخری دور کے سرکردہ بزرگوں میں امتیازی حیثیت کے بزرگ تھے جنہوں نے فرنگی تہذیب کے خلاف جہاد کیا اور لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پابند بنایا۔

Marfat.com

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے دینی کتب چھپوا کر حلقہ احباب میں مفت تقسیم کیں اور بازار سے عمدہ چھپی ہوئی کتابیں خرید کر احباب کو مفت تقسیم کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ ناچیز نے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی اتباع تبلیغ کے سلسلہ میں 1955ء میں نورِ اسلام جاری کیا حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہؒ نے اس کی سرپرستی فرمائی۔

فتنہ والحاد کے اس دور میں جب لوگ مادیت کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں اور رات بھر میں تونگر تر بننے کے باطل سپنے دیکھ رہے ہیں۔ وقت کا اہم تقاضا یہ ہے کہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے برگزیدہ نفوس قدسیہ کے حالات و کمالات سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی سلسلے میں نورِ اسلام کا امام اعظمؒ نمبر اکتوبر 1975ء میں پیش کیا گیا جس نے اہل ذوق و علم نواز حضرات سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔(8)

راقم کو کتابی صورت میں یہ شمارہ دیکھنے کو ملا۔ اصل شمارہ فی الوقت دستیاب نہ ہو سکا۔ اس کی نئی طباعت کے متعلق فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ لکھتے ہیں:۔

ناچیز نے نورِ اسلام کا امام اعظمؒ نمبر نکالا تو اس کو علمی حلقوں میں بڑی مقبولیت ہوئی۔ اس کے دو ایڈیشن تذکرہ حضرت امام اعظمؒ کے نام سے چوہدری غلام رسول صاحب (پروگریسو بکس 40 اُردو بازار لاہور) نے شائع کیے اور ایک ایڈیشن (سرہند پبلکیشنز کراچی) سے شائع کیا۔ عالم اسلام میں ستر فیصد سے زائد مسلمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ ناچیز یہ تذکرہ علم دوست حضرات اور مدارس اسلامیہ میں مفت تقسیم کرنے کے

Marfat.com

لئے چھپوا رہا ہے تاکہ مدارس کے طلباء وہ حضرات جو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ مستفیض ہوسکیں۔ بندہ ان سے صرف دُعا کا طالب ہے۔ (9)

اس خاص نمبر کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ مقالات پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ منظوم مناقب پر۔ آخر میں کتابیات امام اعظم ابوحنیفہؒ ہے۔ اس میں عربی، اُردو اور فارسی کے مآخذ کی فہرست مرتب کی گئی ہے۔ اس کو عارف نوشاہی صاحب نے مرتب کیا ہے۔

اولیائے نقشبند نمبر:

یہ خصوصی شمارہ دو جلدوں میں 1979ء میں شائع ہوا۔ یہ نورِ اسلام کی جلد 24 اور شمارہ 4,3 ہے۔ پہلی جلد 512 صفحات پر مشتمل ہے اور دوسری جلد کے 495 صفحات ہیں۔ جلد اوّل کے شروع میں وہ خاکہ دیا گیا ہے جس پر کام کروانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ جن عنوانات پر مقالات وصول ہوئے ان پر ستارے کا نشان بنا دیا گیا۔ باقی عنوانات پر کام نہ ہو سکا۔ اس خصوصی شمارے کی اشاعت کے متعلق فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ لکھتے ہیں:۔

اس سلسلے میں اہل علم وفضل اور قلمکار حضرات سے قلمی تعاون کی درخواست کی گئی۔ الحمدللہ، بیشتر احباب نے ہمیں اپنے مخلصانہ تعاون سے نوازا اور مضامین کی آمد شروع ہو گئی۔ بعض عنوانات پر ایک سے زائد مضامین موصول ہوئے لیکن بقول ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

کے مصداق ہر مضمون کا اسلوب و انداز منفرد ہے، بیشتر عنوانات پر ابھی لکھنا باقی ہے اور ادارہ اس سلسلے میں انشاء اللہ العزیز مساعی جاری رکھے گا، تاہم جو کچھ موصول ہو چکا ہے وہ بفضلہٖ تعالیٰ ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل دو جلدوں میں قارئین کی خدمت میں حاضر ہے،

Marfat.com

بارگاہ رب العزت میں دُعا ہے اور (قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں) کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے مجھے اس خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ (آمین)

(10)

یہ خصوصی شمارہ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ یہ مشائخ نقشبند کے تذکرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اجتماعی تذکرہ اس آئینے کی حیثیت رکھتا ہے جس میں سلسلہ کے مشائخ و اولیاء کا عکس جمیل دیکھا جاسکتا ہے۔ تحقیق کرنے والوں کے لئے ایسے تذکرے حوالے کی کتاب کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان سے استفادہ کر کے تحقیقی کام کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

تحقیق میں موضوع کا انتخاب ایک ایسا مرحلہ ہوتا ہے جس کے لیے محقق کو بہت جاں فشانی اور دماغ سوزی سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس خاص نمبر کے شروع میں دیا گیا خاکہ ایسے عنوانات پر مشتمل ہے جس میں اکثر پر مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس خاکہ کو تیار کرنے کے لئے کس قدر محنت سے کام کیا گیا ہوگا اور جن ذی علم حضرات نے اس کو تیار کیا ہے اُنہوں نے حضرت علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں کس طرح ''سوز و ساز رومی'' اور ''پیچ و تاب رازی'' سے کام لیا ہوگا۔ اس خاکے کو دیکھ کر مزید کام کرنے کے لیے بہت راہنمائی فراہم ہوتی ہے۔

''تذکرہ نویسی'' اور ''تاریخ نویسی'' دونوں کی سرحدیں ملتی ہیں۔ اس خاص نمبر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ کی تاریخ اور اس کی اشاعت کے طریق کار کے بارے میں بہت مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں اس سلسلہ کی تاریخ جاننے کے لیے بھی یہ ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نمبر:

Marfat.com

یہ خصوصی شمارہ تین جلدوں میں 1988ء میں شائع ہوا۔ اس کی جلد 33 اور شمارہ 2,1 ہے۔ اس کے کل صفحات کی تعداد تقریباً 1158 ہے۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی اس کی اشاعت کے پس منظر اور اس کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ پر ایک مبسوط کتاب شائع کی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سوانح حیات، ان کی عظیم علمی و روحانی شخصیت اور اُن کی علمی خدمات کو نمایاں کرنے کے لیے مقالہ نگار حضرات سے رابطہ کیا گیا اور اُنہوں نے بھرپور تعاون فرمایا اور متعدد موضوعات پر عمدہ مضامین تیار کیے۔ تاہم جتنے مضامین موصول ہوئے وہ بھی گیارہ سو سے زیادہ صفحات پر پھیل گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ مجھے ان مضامین کو تین جلدوں میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

پہلی جلد حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سوانح حیات، آپؒ کی اولاد امجاد، آپؒ کے مولد و مسکن اور مرکزِ تبلیغ۔۔۔ سرزمین ہند کے ذکر پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد میں آپؒ کے علمی اور دینی گرانقدر کارناموں کا ذکر ہے۔ آپؒ کی عظیم تصانیف پر تبصرہ ہے، مقام مجدد پاکؒ کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ آپؒ کے دوقومی نظریے کے پیش کرنے اور اسلامی ملی تشخص کو اُبھارنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس تنقید کا بھی ذکر ہے جو معاندین نے آپؒ کے چہرے کو (نعوذ باللہ) داغدار صورت میں پیش کرنے کے لیے انجام دی ہے اور حضرت مجددؒ کے اوصاف حمیدہ اور فکری توانائیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن سے آپؒ کی شخصیت نکھر کر سامنے آگئی جیسے چاند کالی بدلیوں سے نکل کر پوری آب و تاب کے ساتھ دیکھنے والوں کو سکون و طمانیت بخشنے والی ٹھنڈی کرنوں سے محظوظ کرتا ہے۔

Marfat.com

تیسری جلد میں فاضل نوجوان سردار علی قادری نے حضرت مجدد الف ثانیؒ اور دو قومی نظریے۔۔۔پس منظر۔۔تحریک کے اثرات۔۔کو بڑے مضبوط انداز میں پاکستان کے قیام تک مربوط پیش کیا ہے۔ (۱۱)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فارسی اشعار جلد اوّل میں ایک صفحہ (26) پر دیے گئے ہیں۔ یہ ذکر حق کے بارے میں ہیں ان میں پہلا اور آخری شعر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

ہر روز باشی صائما ، ہر لیل باشی قائما
در ذکر باشی دائما ، مشغول شو در ذکر ہُو
مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
در راہِ حق چوں گرد شو، مشغول شو در ذکر ہُو

(حصہ اوّل، ص 26)

حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ نمبر:

نور اسلام کا یہ خصوصی شمارہ اکتوبر 1999ء کا ہے اس کی جلد 44 اور شمارہ نمبر 11-10 ہے۔ اس کے کل صفحات 160 ہیں۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری صاحبؒ اظہار حقیقت کے عنوان کے ذیل میں اس کا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں:۔

اب آپ کی خدمت میں قطب الارشاد حضرت شیر ربانیؒ کے برادر اصغر شیخ الاولیاء حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ ثانی لاثانی کی حیاتِ مقدسہ پر ایک سیر حاصل نمبر شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے جس میں آپ حضرت ثانی لاثانیؒ کی مقدس زندگی کے متعدد گوشوں کو ملاحظہ کریں گے۔ جن کی آغوش کرامت میں مجھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیمات متعارف کرانے کی نعمت عظمیٰ میسر ہوئی۔ اُن کی نگاہِ ولایت نے جس طرح

Marfat.com

وابستگان آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی ؒ کی تربیت فرمائی اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت ثانی لاثانیؒ علم وفضل کا حسین مرقع تھے۔ میں نے زندگی میں ان جیسا مخلص مربی نہیں پایا۔ یہ ان کی نگاہِ شفقت کا نتیجہ ہے کہ آج لاکھوں عقیدت مندانِ آستانہ عالیہ سنتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر سختی سے کاربند ہیں۔ (۱۲)

پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر:

ماہنامہ نورِ اسلام کا اجراء 1955ء میں کیا گیا تھا۔ 2006ء میں اس کی گولڈن جوبلی تقریبات کا انعقاد ہوا۔ اسی سال کا گولڈن جوبلی نمبر منظر عام پر آیا۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس خصوصی نمبر کا تعارف فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری صاحبؒ نے جلد اوّل کے پیش لفظ میں کروایا ہے۔ ان ہی کے الفاظ کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

نورِ اسلام کا پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں سیرت النبی ﷺ، انبیاء کرامؑ، صحابہ کرامؓ، اسلام، مشائخ نقشبندیہ، سوانح، تصوف، اخلاقیات اور نظام تعلیم کے حوالے سے ملک و بیرون ملک کے نامور محققین و دانشوروں کے مقالات شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اہل علم حضرات کی آراء بھی شامل کی گئی ہیں۔ دوسری جلد حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ذات گرامی کے حوالے سے محققین کی نئی تحقیقات کا مجموعہ ہے۔ انگریزی زبان میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی سوانح عمری اور (چھ) مکتوبات کا ترجمہ شامل کیا گیا ہے جو کہ تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک بہترین علمی ماخذ ثابت ہوگا۔ گولڈن جوبلی نمبر میں کسی بھی کتاب یا رسالے وغیرہ کا مطبوعہ مضمون شامل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔ (13)

تیسری جلد اشاریہ پر مشتمل ہے۔ اس کے متعلق حضرت میاں صاحبؒ تحریر کرتے ہیں:۔

Marfat.com

تحقیق وتدقیق میں آسانی پیدا کرنے کے لیے گزشتہ پچاس سالوں میں ''نورِ اسلام'' میں جو مضامین شائع ہو چکے ہیں ان کے (اشاریہ) کے لیے تیسری جلد مخصوص کی گئی ہے۔ تحقیق کے جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہنامہ ''نورِ اسلام'' کے اشاریہ کو اشاریہ مقالہ نگاران اور اشاریہ عنوانات کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ تمام قارئین ماہنامہ ''نورِ اسلام'' سے براہ راست استفادہ کے لیے ذخیرہ کتب فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری قائد اعظم کیمپس لاہور سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ (14)

یہاں پر اس کا ذکر تحدیث نعمت کے طور پر کرنا چاہتا ہوں کہ جب اس خصوصی نمبر کی تیاری کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا تو ادارہ نور اسلام نے اہل علم حضرات کو خطوط لکھے تھے جن میں اور باتوں کے علاوہ تجاویز بھی مانگی گئی تھیں۔ خاکسار نے پچاس سال پر مشتمل اشاریہ ترتیب دینے کی تجویز پیش کی تھی جس کو شرف قبولیت حاصل ہوا اور زیر نظر اشاریہ سازی میں راقم السطور کا مشورہ بھی شامل رہا۔ احقر کا یہ خط جلد اوّل میں شامل ہے۔ اس کا متعلقہ اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

ماہنامہ نورِ اسلام کے پچاس سالہ خصوصی نمبر میں اس کا اشاریہ (Index) شامل ہونا چاہیے۔ اس کے ذریعے سے پرچے سے استفادہ کرنا آسان ہو جائے گا، تحقیق کرنے میں مدد ملے گی اور آئندہ تحقیق کرنے والوں کا وقت بچے گا۔ میرے خیال میں تین اقسام کا اشاریہ مرتب ہونا چاہیے:

اشاریہ مقالہ نگاران، اشاریہ عنوان مقالہ اور اشاریہ موضوعات ۔ یہ نور اسلام کا ایک ایسا آئینہ ہوگا جس میں اس پرچے کا عکس جمیل نظر آئے گا۔ (15)

Marfat.com

وقت کی کمی اور دیگر تکنیکی وجوہات کی بنا پر دو اشاریے اشاریہ مقالہ نگاران اور اشاریہ مقالات مرتب ہو سکے۔ یہ دونوں اشاریے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ لائبریری سائنس کے ایک ماہر کا قول ہے۔

'Save the time of the reader'

یعنی قاری کا وقت بچائیں۔ اشاریہ محقق کا قیمتی وقت بچاتا ہے اور وہ آسانی کے ساتھ اپنی اطلاعاتی ضروریات (Information needs) کو پورا کر لیتا ہے۔

حواشی

1۔ سیّد جمیل احمد رضوی، مجالس محمد موسیٰ امرتسریؒ (یادداشتوں کے آئینے میں) (لاہور: دارالفیض گنج بخش، ۲۰۰۳ء)، ص۔ 41

2۔ ایضاً، ص۔ 87

3۔ ایضاً ص۔ 54

4۔ سیّد جمیل احمد رضوی (و) محمد معروف احمد (مرتبین) فہرست ذخیرۂ کتب فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) (لاہور، پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء) جلد اوّل ص۔ 44

5۔ اس ملاقات میں شرکاءِ مجلس کے نام درج ذیل ہیں (میر مجلس تو حضرت میاں صاحبؒ تھے)

(ا) ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، میکگل یونیورسٹی مانٹریال (کینیڈا)

(ب) پروفیسر علیم تفضّل صاحب

(ج) راقم السطور (سیّد جمیل احمد رضوی)

Marfat.com

(د) چوھدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور)

(ھ) ڈاکٹر محمد سعید نیازی صاحب (ماہر امراض چشم، ہیلتھ سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور)

(و) حاجی فیض محمد صاحب، ساکن میانوالی (ڈاکٹر محمد سعید نیازی کے ماموں جو میاں صاحبؒ سے ملنے آئے تھے)

(ز) محمد معروف احمد صاحب شرقپوری (ایڈیٹر شیر ربانی ڈائجسٹ لاہور)

(ح) شیراز فیض بھٹی صاحب (ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ لاہور)

(ط) (امام علی صاحب)، جب شرکاء مجلس کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی گئی تو وہ اس مقصد کے لئے ایک خاص کمرے میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ بھی تشریف رکھتے تھے۔ لیکن وہ پہلے کھانا کھا چکے تھے، اس بنا پر وہ کھانے میں شرکت نہ کر سکے۔ کھانا کھانے کے دوران صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری بھی تشریف لے آئے۔ کھانے میں شرکت کے بعد وہ اپنی مصروفیت کی وجہ جلد تشریف لے گئے۔

6۔ اس مجلس کے شرکاء کے نام یہ ہیں (میر مجلس حضرت میاں صاحبؒ ہی تھے)

(ا) ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ

(ب) ڈاکٹر صابر علوی صاحب، ماہر نفسیات (ریٹائرڈ پروفیسر) شوہر ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ

(ج) پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب (صدر شعبہ تاریخ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور)

(د) پروفیسر رفیق احمد صاحب (سابق صدر شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور)

(ھ) محمد عالم مختار حق صاحبؒ (معروف اسکالر اور محقق)

(ز) پروفیسر علیم تفضّل صاحب

Marfat.com

(ح) سیّد جمیل احمد رضوی (راقم السطور)

(ط) جناب محمد معروف احمد صاحب شرقپوری

(ی) امام علی صاحب

7۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب اور حکیم صاحب مرحوم کے علمی رابطے کی ایک جھلک درج ذیل مقالہ میں دیکھی جاسکتی ہے:

محمد اقبال مجددی (مجالس النفائس) مشمولہ ماہنامہ جہان رضا، لاہور، جلد 9، شمارہ 9، حکیم محمد موسیٰؒ پر خصوصی نمبر (اکتوبر، نومبر 2000ء/ شعبان، رمضان 1421ھ) ص، 193۔201۔

8۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری ''پیش لفظ'' ماہنامہ نورِ اسلام، شرقپور شریف، جلد 24، شمارہ 4۔3 اولیائے نقشبند نمبر، حصہ اوّل (مارچ، اپریل 1979ء) ص۔۵

9۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ (تذکرہ حضرت امام اعظم کی نئی طباعت) مشمولہ تذکرہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ (شرقپور شریف: انجمن حزب الرسول و دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ) 1994ء، ص۔۵

10۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری ''پیش لفظ'' مشمولہ ماہنامہ نورِ اسلام، شرقپور شریف جلد 24، شمارہ 4۔3 (اولیاء نقشبند نمبر) جلد اوّل (مارچ، اپریل 1979ء) ص۔9

11۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ (پیش لفظ) مشمولہ ماہنامہ نورِ اسلام، شرقپور شریف جلد 33، شمارہ 1-2 حضرت مجدد الف ثانیؒ نمبر، حصہ اوّل (جنوری، فروری 1988ء) ص 8۔7

Marfat.com

12۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ''اظہار حقیقت'' مشمولہ ماہنامہ نور اسلام ، شرقپور شریف ، جلد 44، شمارہ 10-11 حضرت ثانی لاثانی نمبرؒ (اکتوبر۔نومبر 1999ء) ص 5-6

13۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ''پیش لفظ'' مشمولہ ماہنامہ نورِ اسلام ، شرقپور شریف پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر ، حصہ اوّل ، ص 17-16

14۔ ایضاً ص۔17

15۔ سیّد جمیل احمد رضوی (مکتوب) مشمولہ ماہنامہ نورِ اسلام ، شرقپور شریف ، گولڈن جوبلی نمبر جلد اوّل، ص۔334

Marfat.com

ماہنامہ ”نورِ اسلام“ شرقپور شریف کے اجراء کے مقاصد اور اُن کا حصول

تحریر: محمد یٰسین قصوری نقشبندی

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے 1955ء میں ماہنامہ ”نورِ اسلام“ شرقپور شریف کا اجراء کیا۔ یہ ماہنامہ اسم بامسمّٰی ثابت ہوا۔ اس کے پہلے شمارے کو علماء، مشائخ، اہل قلم اور عوام نے تحسین کی نظر سے دیکھا۔ وطنِ عزیز کے مختلف حصوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام خطوط موصول ہوئے جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعتی جدوجہد کو سراہا گیا۔ رسالہ کے اجراء کے حوالہ سے مبارک بادیں پیش کی گئیں اور اس کی اشاعت کے مسلسل اور یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ الغرض ماہنامہ ”نورِ اسلام“ شرقپور شریف کا پہلا شمارہ ہر لحاظ سے حوصلہ افزا رہا۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے پختہ ارادہ کے بعد اس رسالہ کا اجراء کیا۔ حالات کے نشیب و فراز، مذہبی خوں ریزیوں، سیاسی کشمکش اور گرانی کے طوفانوں کے باوجود یہ رسالہ تاحال مسلسل شائع ہو رہا ہے اور اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اس کا ہر دوسرا شمارہ پہلے سے معیاری اور خوب تر شائع ہوا۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ یہ رسالہ صحافت اور معیار کے حوالہ سے وطنِ عزیز کے صفِ اول کے رسائل میں شمار ہوا۔ اس پرچہ کے اجراء کے کچھ مقاصد تھے۔ جو روزِ اول تا ہنوز پیشِ نظر رہے۔ ان میں سے چند نمایاں مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اس کا مقصد تجارت نہیں بلکہ تبلیغ دین ہے۔

Marfat.com

2۔ اس کا مقصد اغیار پر تنقید نہیں بلکہ اصلاح ہے۔

3۔ اس کا مقصد مثبت انداز میں اشاعت دین کرنا۔

4۔ افراط وتفریط سے پاک تعلیماتِ اولیاء کی اشاعت کرنا۔

5۔ فوٹو اور دیگر غیر شرعی امور سے مکمل اجتناب کرنا۔

6۔ عوام کے ذہنوں کو مذہبی تعصب کے زنگار سے پاک کرنا۔

7۔ اولیائے نقشبندیہ کی حقائق پر مبنی تعلیمات کا پرچار کرنا۔

8۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو فروغ دینا۔

9۔ حضرت شیر ربانی اور حضرت ثانی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی اشاعت وتبلیغ کرنا۔

10۔ وطنِ عزیز کے مختلف حصوں سے ماہانہ رسائل کا اجراء کروانا۔

11۔ اہل قلم اور مصنفین پیدا کرنا۔

ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف نے حصول مقاصد کے لیے چند ضخیم نمبر بھی شائع کیے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ شیر ربانیؒ نمبر
2۔ صدیق اکبرؓ نمبر
3۔ امام اعظمؒ نمبر
4۔ اولیائے نقشبند نمبر (دو جلدیں)
5۔ مجدد الف ثانیؒ نمبر (تین جلدیں)
6۔ ثانی لاثانیؒ نمبر
7۔ پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر (تین جلدیں)

ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف کے اجراء کے مقاصد میں سے ایک مقصد وطنِ عزیز

Marfat.com

کے مختلف حصوں سے ماہنامہ رسائل کا اجراء تھا۔ چنانچہ اس رسالہ کے فیض سے مندرجہ ذیل رسائل کا اجراء ہوا:۔

1...... پندرہ روزہ ''آوازِ نقشبند'' پھلروان، ضلع شیخوپورہ۔

2...... ہفت روزہ ''مجدد الف ثانیؒ'' لاہور۔

3...... ماہنامہ ''فیضِ شیر ربانیؒ'' منڈی فاروق آباد، ضلع شیخوپورہ۔

4...... سہ ماہی ''شیر ربانیؒ ڈائجسٹ'' (انگریزی) لاہور۔

ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف کے فیض سے کثیر لوگ مضمون نگار اور مصنف بنے۔

چند مصنفین کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:۔

1...... ☆ جناب قاضی ظہور احمد اختر صاحب، ضلع شیخوپورہ۔

تصانیف: (1) احوالِ مقدسہ (2) پندرہ روزہ ''آوازِ نقشبند'' پھلروان، ضلع شیخوپورہ (3) آفتابِ سرہند

2...... ☆ جناب چوہدری بشیر احمد (ابوالبقاء قدر آفاقی) (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

تصانیف: (1) مکی مدنی ماہی (2) سیرت سید لولاک ﷺ (3) منظوم نذرانہ عقیدت

3...... ☆ جناب محمد انور قمر شرقپوری

تصانیف: (1) امراء بردرِ فقراء (2) موت کی دستک (3) حکومت اور رعایا (4) نقوش شرقپور

4...... ☆ جناب ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی۔

تصانیف: (1) درسِ عمل (2) حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیتِ آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ (3) نماز کی اہمیت و فضیلت

Marfat.com

عقائدِ جمیل رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر محمد نوید ازہر

شرقپور شریف، لاہور کے مضافات میں ایک قصبہ ہے، جو تشگانِ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لیے مشہور ہے۔ اس قصبے میں کئی اہل اللہ گذرے ہیں، لیکن جو شہرت اور مقبولیت حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ (م ۲۰۔ اگست ۱۹۲۸ء) کے حصے میں آئی ہے وہ کسی اور کو نہیں ملی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی مبارک زندگی اور آپؒ کے سجادگان کی روحانی تربیت نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا، مردہ دلوں کو زندہ کیا اور عظمت میں ڈوبے ہوئے ضمیروں کو قربِ الٰہی کے راستے پر گامزن ہونے کا شعور بخشا۔ شریعت کی پاسداری، اس آستانہ فیض کا اختصاص ہے۔ اس درگاہ کے متوسلین اتباعِ سنت کے جذبے سے سرشار اور قربِ حق کی لگن میں بے قرار نظر آتے ہیں۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ (۲۳۔ فروری ۱۹۳۳ء۔ ۱۱۔ ستمبر ۲۰۱۴ء) حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے بھائی حضرت میاں غلام اللہ ثانیؒ لاثانی (۱۸۹۱ء۔ ۱۹۵۷ء) کے صاحبزادہ ہیں۔ آپؒ شب زندہ دار، مستجاب الدعوات اور دردِ دل رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپؒ کی شخصیت تعلیمی و تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے معاصر بزرگانِ دین میں ممتاز حیثیت کی مالک تھی۔ ذکر و فکر کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ آپؒ نے تعلیماتِ مجددؒ کے فروغ کے لیے یومِ صدیقِ اکبرؓ اور یومِ مجددؒ کی تحریک کو بھی فروغ دیا۔ مساجد و مدارس کی تعمیر، دینی کتب کی اشاعت و تقسیم، ماہنامہ ''نورِ اسلام'' کا اجراء اور غیر ملکی سفر اسی سلسلے کی کڑیاں تھے۔ آپؒ کو عصرِ حاضر کے اختلافی مسائل کے ضمن میں اعتدال کا راستہ، مسلکِ مجددؒ میں نظر آیا۔ اس

Marfat.com

لیے آپؒ نے حضرت مجددؒ کے عقائد و افکار کو کماحقہ، قبول کرنے پر زور دیا۔اس ضمن میں آپ نے ارشاداتِ مجددؒ اور مسلک مجددؒ کے نام سے دو تالیفات بھی مرتب کیں، جن میں تصوف اور فکری مسائل کے بارے میں حضرت مجددؒ کا نقطۂ نظر تفصیل کے ساتھ واضح کیا۔ارشاداتِ مجددؒ، مکتوبات مجددؒ کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔جس میں شرع و تصوف کی کہانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زبانی واضح کی گئی ہے۔اس انتخاب سے حضرت میاں صاحبؒ کے فکری منہاج کی وضاحت ہوتی ہے۔اس کتاب کے شروع میں ''عرض حال'' کے نام سے اس تالیف کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''دورِ حاضر میں بعض مکاتب فکر کے اہل قلم حضرات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ' کے مکتوبات اخذ و ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں لیکن انھوں نے محنت شاقہ کے باوجود مکتوبات کا صرف وہ حصہ پیش کیا ہے جو اُن کے اپنے افکار اور نقطۂ نظر کے مطابق تھا اور حضرت مجددؒ کے بیشتر مکتوبات شاید اس لیے نظر انداز کر دیے گئے ہیں کہ ان کی اشاعت سے خود اُن کے فکر و عقیدہ پر زد پڑتی تھی۔حضرت مجددؒ کے ارشادات گرامی دراصل ایک تراشے ہوئے ہیرے کی مانند ہیں جن کے ہر پہلو سے فکری اور روحانی شعاعیں نکلتی ہیں اور انسانی دِل و دماغ کو اپنی لازوال چمک سے نہ صرف متاثر کرتی ہیں بلکہ ایک مستقل انقلابی اور روحانی کیفیت پیدا کر کے آمادہ عمل کر دیتی ہیں۔قارئین ارشادات مجددؒ کے آئندہ صفحات میں حضرت کے ایسے مکتوبات ملاحظہ فرمائیں گے جنھیں مذکورہ بالا مدرسہ فکر کے حضرات نے پیش کرنے سے دانستہ گریز کیا ہے۔(حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ، ارشاداتِ مجددؒ، مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ، بار اول، س۔ن، ص ''ل'')

Marfat.com

ارشاداتِ مجددؒ اور مسلکِ مجددؒ کے بعد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کے عقائد و نظریات کو سمجھنے کے لیے جو کتاب سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے، وہ ''صدائے حق'' ہے۔ اگرچہ یہ کوئی ضخیم کتاب نہیں اور کل ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے، تاہم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے فیصلہ ہفت مسئلہ کی طرح راہِ تصوف میں پیش آنے والے چند مسائل کے بارے میں تحقیقی وضاحت پر مبنی ہے۔ ذیل میں اس کتاب کے حوالے سے آپؒ کے عقائد پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

''صدائے حق'' میں شامل موضوعات میں سرفہرست موضوع درود شریف ہے جس میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے امام ابن حجر مکی اور شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے درود شریف کی عظمت اور فضلیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اس ضمن میں نواب صدیق حسن بھوپالی کی ایک کتاب ''مسلک الختام بشرح بلوغ المرام'' کا اقتباس بھی درج کیا گیا ہے۔ اقتباس حسبِ ذیل ہے:

'' آنحضرت ﷺ مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام حالتوں اور تمام وقتوں میں خصوصاً عبادات کی حالت میں نورانیت اور انکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتا ہے۔ بعض عارفین نے کہا ہے کہ حقیقتِ محمدؐیہ موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے ہر فرد میں پائی جاتی ہے۔ پس حضورؐ نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں''۔ (حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ، صدائے حق، شعبہ نشر و اشاعت، حزب الرسول و جامع حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ، س۔ن، ص:۱۴)

مسئلہ استمداد پر روشنی ڈالتے ہوئے تحفۃ الذاکرین للشوکانی، اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم اور نشر الطیب وغیرہ کے حوالے دیے گئے ہیں۔ مولانا قاسم نانوتوی، مولانا

Marfat.com

اشرف علی تھانوی، نواب صدیق حسن بھوپالی (نفح الطیب) وغیرہ کے اشعار استمداد کے موضوع پر نقل کر کے موضوع کی وضاحت کی گئی۔ ان اشعار میں مذکورہ حضرات نے اپنے مشائخ یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد کیا ہے۔ شیخ شوکانی کے حوالے سے جو حدیث نقل کی گئی ہے، حسب ذیل ہے۔

''ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم سے کسی کا چوپایہ جنگل میں دوڑ جائے تو پکارے: ''اے اللہ کے بندو، روک لو''۔ نووی نے ابنِ سنی کی کتاب سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے اور میرے بڑے بڑے علمی مشائخ نے بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے پاس بھی ایک چوپایہ بے قابو ہو گیا تو ہم اس سے عاجز ہو گئے تو میں نے بھی وہی ''یا عباد اللہ احسبوا'' کہا تو وہ فوراً بغیر سبب کے رک گیا''۔ (ایضاً بحوالہ تحفۃ الذاکرین للشوکانی، ص:۱۵۵/ کتاب الاذکار، ص:۱۰۰)

مسئلہ عرس پر روشنی ڈالتے ہوئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے فیصلہ ہفت مسئلہ کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ جس کے صفحہ ۱۲ سے لفظ عرس کی تعریف یوں نقل کی گئی ہے کہ عرس کا لفظ نم کنومة العروس والی حدیث سے ماخوذ ہے کہ تم عروس (دلہن) کی طرح آرام کرو۔ چونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصالِ محبوب حقیقی ہے لہٰذا اس سے بڑھ کر کون سی عروسی ہوگی۔ (ایضاً ص ۲۴)

عرس کے مسئلہ کی وضاحت کرنے کے بعد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنا مشرب اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''مشرب فقیر اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر و مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہوں۔ اول قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی تو مولد پڑھا

Marfat.com

جاتا ہے۔ پھر ماحضر کھانا کھلا دیا جاتا ہے۔" (ایضاً، ۲۵، ۲۶)

مسئلہ گیارھویں شریف کی وضاحت کرتے ہوئے فتاوی اوزجندی از ملا علی قاری حنفیؒ کے حوالے سے حدیث نقل کی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم فرزندِ محمد ﷺ کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ حضرت ابوذرؓ نبی کریم ﷺ کے لیے خشک کھجور کے ساتھ دودھ لے کر آئے جس میں جو کی روٹی تھی، اور اسے نبی پاکؐ کے پاس رکھا۔ پس نبی کریمؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے منہ پر پھیرے۔ پھر رسول اللہؐ نے حضرت ابوذرؓ کو حکم دیا کہ اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا۔

(ایضاً ص ۲۹، ۳۰)

اس کے علاوہ فتاویٰ عزیزیہ سے کھانے پر فاتحہ پڑھنے کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

مسئلہ میلاد شریف پر بات کرتے ہوئے "امداد المشتاق" از حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ تذکرۃ الرشید، فیصلہ ہفت مسئلہ، فتاویٰ رشیدیہ، جلد اوّل، کتاب البدعات وغیرہ کے حوالے سے موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ امداد المشتاق کے حوالے سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا قول یوں نقل کیا گیا ہے کہ:

فرمایا: ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تو ہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے تو پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔[کیونکہ مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں] (ایضاً ص: ۳۶)

مسئلہ نذر: میں نذر ماننے اور "وما اھل بہ لغیر اللہ" کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس وضاحت میں "موضح القرآن" از شاہ عبدالقادرؒ اور فتویٰ شاہ رفیع الدینؒ کے حوالے سے لکھا

Marfat.com

گیا ہے، اس آیت کا تعلق وقت ذبح سے ہے۔ جس جانور پر وقت ذبح اللہ کے علاوہ کسی غیر (بت) کا نام پکارا جائے وہ حرام ہے۔ بعد ازاں ''انفاس العارفین'' کے حوالے سے نذر ماننے کی برکت اور جواز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مسئلہ حاضر وناظر میں قرآن وحدیث سے استنباط کرنے کے بعد ''امداد السلوک'' از مولانا رشید احمد گنگوہی، ص: ۱۰ کے حوالے سے یہ عبارت نقل کی گئی ہے:

''مرید یہ بھی یقین سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ میں قید نہیں ہے۔ مرید جہاں بھی ہو، نزدیک ہو یا دور، اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں۔۔۔ مرید واقعہ کی حالت میں پیر کا محتاج ہوتا ہے۔ شیخ کو اپنے دل میں حاضر جان کر زبان حال سے اس سے مانگے۔ پیر کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القاء کرے گی، مگر پورا تعلق شرط ہے''۔ (ایضاً، ص: ۴۳)

اس کے بعد ''السلام علیك ایها النبی'' کی وضاحت میں ''اشعۃ اللمعات'' شرح مشکوٰۃ، جلد اول، باب التشہد، حدیث شریف از عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

''بعض عارفوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب اس لیے ہے کہ حقیقت محمدیہؐ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس حضورؐ نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں، لہٰذا نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس حضوری سے غافل نہ رہے تاکہ معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے اور قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے مستفیض ہو''۔ (ایضاً، ص: ۴۵، ۴۶)

اس اقتباس کے بعد نوٹ کے عنوان سے ''امداد المشتاق'' ص: ۵۵ پر سے مولانا اشرف

Marfat.com

علی تھانوی کا قول نقل کیا گیا ہے:

''مولود شریف کے وقت سرکار دو جہاں ﷺ کا قدم رنجہ فرمانا بعید از قیاس نہیں''۔ (ایضاً)

مسئلہ علم غیب پر قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہوئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی کتاب ''شمائم امدادیہ'' سے استنباط کیا گیا ہے اور یہ قول نقل کیا گیا ہے:

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے''۔ (ایضاً ص:۵۴)

''الطاف القدس'' کے حوالے سے حضرت شاہ ولی اللہؒ کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے:

''عارف کا نفس بالکل جسم بن جاتا ہے اور عارف کی ذات بجائے روح کے ہو جاتی ہے اور وہ تمام عالم کو علم حضوری سے دیکھتا ہے''۔ (ایضاً ص:۵۵)

''فیصلہ ہفت مسئلہ'' اور ''صدائے حق'' میں ایک گونہ مماثلت نظر آتی ہے۔ دونوں کے موضوعات بھی تقریباً مشترک ہیں اور ضخامت بھی قریب قریب ایک جتنی ہے۔ البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے صرف اپنا موقف اور مشرب بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ جبکہ ''صدائے حق'' میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ نے متعلقہ موضوعات پر قرآن و حدیث اور اختلاف رکھنے والوں کے اکابرین کے اقوال سے اثبات اور استدلال کیا ہے۔ ''صدائے حق'' میں کہیں کہیں ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے حوالے بھی درج کیے گئے ہیں۔ یوں یہ کتاب راہ طریقت کے سالکوں کے لیے، اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کی وضاحت کے لیے نہایت مفید اور اہم ثابت ہوتی ہے۔

Marfat.com

انتسابات

تحقیق وترتیب: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

انتساب (Dedication) سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کوئی کتاب تصنیف کرتا ہے تو وہ انتہائی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اسے کسی نہ کسی کے نام منسوب کرتا ہے۔ مثلاً اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی، عزیز دوست اور استاد کے نام معنون کر دیتا ہے۔ بعض انتساب ایسے بھی ہوتے ہیں جو موضوع کے اعتبار سے متعلقہ شخص کے نام معنون کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص نے حضور ﷺ کی سیرت پر کوئی کتاب لکھی تو اس نے اسے آپ ﷺ کے نام منسوب کر دیا، یا پھر کسی شخص نے کتاب لکھنے میں مصنف کی بہت زیادہ مدد کی تو مصنف اسے بھی اس شخص کے نام منسوب کر دیتا ہے۔

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے اپنے پیرومرشد "فخر المشائخ" حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے نام انتسابات کو "نورِ اسلام فخر المشائخ نمبر" کے لیے مختلف کتابوں سے تلاش کیا ہے اور قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان انتسابات سے جہاں "فخر المشائخ" حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ومرتبہ پر روشنی پڑتی ہے وہاں عقیدت مندوں کی عقیدت ومحبت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: "فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (م 30 ربیع الاول 1347ھ/ 20 اگست 1928ء) کے بھتیجے اور آپؒ کے بھائی اور

Marfat.com

جانشین و خلیفہ اکبر میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (م۔1957ء) کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔

میاں عزیز الدین رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے حضرت میاں جمیل احمدؒ کی ولادت بتاریخ 27 شوال 1351ھ/ 23 فروری 1933ء بروز جمعرات صبح صادق کے وقت شرقپور شریف میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی، اوائل عمری میں ہی مولانا محمد علی صاحب سے ناظرہ قرآن پاک پڑھ لیا۔1940ء میں سکول کی تعلیم کا آغاز کیا۔امتیازی نمبروں میں میٹرک کرنے کے بعد طبیہ کالج، لاہور سے طب کی سند حاصل کی۔

آپؒ اپنے والد گرامی کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے۔خاندان اولیاء و علم و فضل سے تعلق ہونے کے باعث آپؒ کو بھی علم و علماء سے شغف رہا۔ساری زندگی اہل علم کی سرپرستی کرنے اور علم کی ترویج و اشاعت میں گزری۔

آپؒ بڑے حلیم الطبع، مہمان نواز، منکسر المزاج تھے۔ ہر ایک سے شفقت و محبت کا برتاؤ کرنا آپ کی عادت ثانیہ تھی۔ دراز قد، پر رونق چہرے اور موٹی موٹی آنکھوں والے حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے نرم گفتار تھے۔

آپؒ نے متعدد بار حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کی۔عمرے حد تواتر سے باہر ہیں۔

آپ کی اولاد امجاد میں ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادگان کے نام یہ ہیں:

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری مرحوم — صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری — صاحبزادہ میاں غلام نقشبند شرقپوری مرحوم

طویل علالت کے بعد آپؒ 11 ستمبر 2013ء بروز بدھ اس جہانِ فانی کو خیر باد

Marfat.com

کہہ گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

پیر ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ آپؒ عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مبلغ بھی تھے۔ جہاں آپ نے صوفیہ کے طریق اور اندازِ تربیت کی ترویج فرمائی وہاں تصوف کے سلاسل کی شناخت کو محفوظ رکھنے کے لیے بھی عملی اقدامات اٹھائے۔ مساجد سے لے کر مدارس تک خدمتِ خلق سے لے کر تحقیق واشاعت تک میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے تن تنہا اتنا کام کیا کہ جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ دینی کاموں کی اشاعت کے سلسلہ میں جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کو ضروری قرار دیتے تھے۔ آپؒ نے اپنی زندگی دین کی اشاعت عشقِ رسول ﷺ اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ آپ نے حضرت مجدد الفِ ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو تمام مسلمانوں کے لیے ایک متفقہ رہبر ورہنما کے طور پر پیش کیا۔ چنانچہ آپؒ نے "یومِ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ" منانے کی تحریک کا آغاز کیا۔ آپؒ کے خیال میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی پیروی کرنے والے ہر "نقشبندی" کو اپنی شناخت برقرار رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ نئے مسالک یا مکاتبِ فکر ایک ڈیڑھ صد سال پہلے متعارف ہوئے ہیں۔ جبکہ سلاسل کی ابتداء صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے ہوئی۔

سید جمیل احمد رضوی صاحب رقمطراز ہیں:

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ انسانی نفسیات کا گہرا شعور اور ادراک رکھتے تھے۔ وہ اربابِ علم وفضل سے ہر ایک کی نفسیات کے مطابق کام لینے کا ہنر جانتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ علمی اور تحقیقی کام کرنے والے خوش دلی کے ساتھ مفوضہ کام کو سرانجام دیتے، بلکہ اپنی خوش بختی

Marfat.com

سمجھتے کہ حضرت میاں صاحبؒ نے ہمیں اس کام کے لیے چن لیا ہے۔ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم سمجھتے کہ اس نے ہمیں اس علمی کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے:

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی روحانی طاقت سے نوازا تھا کہ وہ حاضر ہونے والے انسان کے ذہن کو پڑھ لیتے تھے اور پھر اشارے اور کنایے سے اس سے بات کرتے تھے۔

ایسی شخصیات دنیا سے پردہ کر جاتی ہیں، لیکن ان کا کام اور نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ ایسے آثار چھوڑ گئے ہیں جو ان کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

انتساب (1)

قابل صد احترام محترمی، مکرمی و مخدومی فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے نام جن کے علمی و روحانی فیضان سے بھرپور مستفید و مستفیض ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

احقر العباد

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

....

[ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، میرے مخدوم ''فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی

Marfat.com

مجددی'' (لاہور: سعید احمد صدیقی ایم۔اے، صدیقی پبلی کیشنز، 2006ء بمطابق جمادی الثانی 1427ھ)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆..................☆..................☆

الانتسابات (2)

اُس خداوندِ قدوس رب العالمین کے حضور جس نے نوعِ انسانی کو ہدایتِ ربانی سے بہرہ ور کرنے کیلئے انبیاء کرام بالخصوص اپنے حبیب پاک شہ لولاک ﷺ کو مبعوث فرمایا

اور

رسولِ کریم رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہِ رسالت میں جو کامل واکمل، جامع ومحفوظ ہدایت ربانی اوردینِ حق کی عالمی اور آفاقی سطح پر پہنچانے والے دائمی نمونہ عمل اور خاتم النبیین ہیں

اور

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم عالیہ کے نام جو عصر حاضر میں دینِ حق کی تبلیغ واشاعت کیلئے مستعد ومتحرک اور سرگرمِ عمل ہیں۔

....

[ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، عارفِ حقانی شیر ربانی ''اپنی نگارشات کی روشنی میں'' (لاہور: سعید احمد صدیقی ایم۔اے، صدیقی پبلی کیشنز، مئی 2009ء بمطابق)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

Marfat.com

انتساب (3)

دهغے رب العزت اورب العالمین ﭘﻪ حضور کښې چاچې تپول انسانیت ته دهدایت او ایمان ورکولو دپاره ئې انبیاء کرام بالخصوص خپل حبیب شه لولاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رالیکلے دے اوصلوۃ وسلام دے شي درسول اکرم ﷺ رحمة للعٰلمین ﭘﻪ باره رسالت کښې کم چه کامل سره سره اکمل او جامع هدایت ربانی دے او ددین حقیقي، عالمي او ﭘﻪ آفاقي ﭘﯿﻐﺎم ئې ﭘﻪ عالمي نمونے اوصورت کښې موبرته خودلے دے او ﭘﺨﭙﻠﻪ خاتم المرسلین ﷺ دے او بیاد فخرالمشائخ حضرت صاحبزاده میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتهم ﭘﻪ نوم کم چه ددے عصر

کښې ددین خدمت واشاعت کښې دیر مستعد، متحرك او سرگرم دی۔

مؤلف: ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

[ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، عارف حقانی شیر ربانی ”دخپل نگارشات پہ رنړا کښې“ (پشاور: الاسلام فاؤنڈیشن انٹرنیشنل پاکستان 2011ء)، ص5]

☆......☆......☆

انتساب (4)

محترم صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے نام جو کتابوں سے محبت کرتے ہیں، ان کو جمع کرتے ہیں اور پھر اپنے ذخیرۂ کتب میں جمع کروانے کے لیے

Marfat.com

بطور عطیہ بھجواتے ہیں۔ان کا یہ عمل نہ صرف قابلِ ستائش ہے بلکہ عصر حاضر میں خانقاہی نظام سے وابستہ دیگر روحانی پیشواؤں کے لیے قابلِ تقلید بھی ہے۔اس طرح میاں صاحب معاشرے میں علم کی روشنی پھیلاتے ہیں۔شاید ایسی ہی راہنما شخصیات کے لیئے حضرت علامہ اقبال نے کہا ہے:۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

[سید جمیل احمد رضوی ،سابق چیف لائبریرین ،پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور(نادر و کمیاب کتب کا تعارف)(لاہور: چوہدری محمد حنیف، چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، 2012ء)،ص۔3]

☆............☆............☆

انتساب(5)

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (م 4۔ ذیقعد 1434ھ / 11۔ ستمبر 2013ء) کے نام جن کی دعا اور فیض سے اس کتاب کی تکمیل کے مراحل جلدی سے طے ہوئے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے اپنی وفات سے دس روز پہلے اس کتاب کا کمپوز کیا ہوا ایک حصہ دیکھا اور خوشی کے آثار ان کے چہرے پر ظاہر ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

☆......☆......☆

Marfat.com

[سید جمیل احمد رضوی، سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ "نور اسلام"۔ متعلقہ مقالات ومناقب" (لاہور: چوہدری محمد حنیف،، چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، 2013ء)،ص۔3] (سلسلۂ اشاعت (مع شمارہ): تجلیاتِ شیر ربانیؒ (2)

☆......☆......☆

انتساب (6)

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(م 11 ستمبر 2013ء) کے نام جن میں کتاب دوستی اور علم پروری کی صفت بہت نمایاں تھی۔ انہوں نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو 2001ء میں بطور عطیہ دے دیا۔ وہ بعد میں اس کی ترقی اور نشو ونما کے لیے کتب برابر بھجواتے رہے۔ اس وقت اس ذخیرۂ کتب میں کتابوں کی تعداد بارہ ہزار کے قریب ہے۔ ان کے وصال سے علمی دنیا میں ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس کو شدت کے ساتھ محسوس کیا جاتا ہے۔ خورشید رضوی نے اس صورتِ حال کو اس شعر میں بیان کیا ہے:۔

وہ جو لوگ اہلِ کمال تھے وہ کہاں گئے
وہ جو آپ اپنی مثال تھے وہ کہاں گئے

[سید جمیل احمد رضوی، سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے

Marfat.com

میں)(لاہور: چوہدری محمد حنیف،، چیف لائبریرین ، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، 2014ء)،ص۔3]

☆......☆......☆

انتساب (7)

محترم صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے نام جنہوں نے تحریری ایثار کی صورت میں اپنا علمی سرمایہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ عنایت کر دیا کہ اس کا افادہ عام ہو اور علم و عرفان کی روشنی کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔ بے شک یہ ذخیرۂ کتب آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی جانب سے پنجاب یونیورسٹی کے لئے ایک گراں قدر علمی ارمغان کی حیثیت رکھتا ہے۔

....

[سید جمیل احمد رضوی ،سابق چیف لائبریرین ،پنجاب یونیورسٹی لائبریری ،لاہور،محمد معروف احمد شرقپوری، فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری ،لاہور(لاہور،پنجاب یونیورسٹی، 2002ء)، جلد اول،ص3]

☆......☆......☆

انتساب (8)

محترم صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے نام جو اپنا زیادہ وقت رفاہ وفلاحِ عامہ کے کاموں میں گزارتے ہیں۔ لائبریری معاشرتی ضرورت کے تحت وجود میں آتی ہے اور یہ افرادِ معاشرہ کی اطلاعاتی و معلوماتی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ میاں

Marfat.com

صاحب اپنے ذخیرۂ کتب کی ترقی اور نشو ونما کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔اس حوالے سے ان کی یہ خدمات نہایت قابلِ قدر اور قابلِ ستائش ہیں۔

[سید جمیل احمد رضوی، سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، محمد معروف احمد شرقپوری، فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (لاہور، پنجاب یونیورسٹی، 2004ء)، جلد دوم، ص 3]

انتساب (9)

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے نام جن کی شخصیت علم وعمل کا حسین مرقع ہے۔وہ اس عالمِ پیری میں بھی علم کی نشرواشاعت کے لیے جس طرح عمل پیرا ہیں وہ دوسروں کے لیے قابلِ تقلید نمونہ ہے۔آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق ان کا عمل اس کی گواہی دیتا ہے۔نظیر نیشاپوری نے شاید ایسی ہی شخصیت کے متعلق کہا ہے:۔

ز فرق تا قدمش ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کی جا این جا ست

[چوہدری محمد حنیف، حامد علی انصاری، نظر ثانی: سید جمیل احمد رضوی، فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور 2010ء (لاہور، پنجاب یونیورسٹی)، جلد سوم، ص 3]

Marfat.com

☆......☆......☆

انتساب (10)

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے نام جن کی علم پروری کی روایت بہت مضبوط اور توانا ہے۔ وہ اپنے ذخیرۂ کتب کی نشوونما کے لیے ہمیشہ نظرِ کرم سے کام لیتے ہیں۔ وہ اس کے لیے نہ صرف کتابوں کی ترسیل جاری رکھتے ہیں، بلکہ ان کی فہرست سازی کے لیے بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اس فہرست کی جلد چہارم قارئین کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ درحقیقت ایسی شخصیت معاشرے میں دانائے راز کی حیثیت رکھتی ہے۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

[چوہدری محمد حنیف، حامد علی انصاری، نظر ثانی: سید جمیل احمد رضوی، فہرست ذخیرۂ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (لاہور، پنجاب یونیورسٹی 2012ء، جلد چہارم، ص3]

☆......☆......☆

انتساب (11)

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (م4ذیقعد 1434ھ/ 11 ستمبر 2013ء) کے نام جن کا شعار علم دوستی اور معارف پروری تھا۔ وہ حیات ظاہری کے آخری دنوں میں بھی کتابوں کی اشاعت اور اپنے ذخیرۂ کتب کی

Marfat.com

باتیں کرتے رہے۔ آخر تک ان کی یہی تمنا تھی کہ جو کتب زیر تکمیل اور طباعت کے مراحل میں ہیں، وہ جلد شائع ہو جائیں۔ ان کو کتاب کے ساتھ ازحد پیار تھا، بلکہ عشق تھا۔ ایسی شخصیات کا نام اور کام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

[چوہدری محمد حنیف، حامد علی انصاری، نظر ثانی: سید جمیل احمد رضوی، فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (لاہور، پنجاب یونیورسٹی 2013ء)، جلد پنجم، ص 3]

☆......☆......☆

انتساب (12)

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (م 4 ذیقعد 1434ھ / 11 ستمبر 2013ء) کے نام جنہوں نے حقیقی تصوف کی روایات کو زندہ رکھا، شریعت وطریقت کے دامن سے نہ صرف وابستہ رہے بلکہ اپنے مریدین اور نیاز مندوں کو بھی تعلیمات اسلامیہ پر عمل پیرا ہونے کی تبلیغ کرتے رہے۔ ان کے طریق رشد وہدایت کو ایسے روشن چراغ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جو اندھیرے میں اپنے ماحول کو منور رکھتا ہے تاکہ راہِ حیات پر گامزن مسافر راستہ بھٹکنے نہ پائیں۔

Marfat.com

اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، مختصر تذکرہ فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ''انتخابِ مضامین واقتباسات''۔انتخابِ مضامین اور اقتباسات کا کام، مضامین / اقتباسات کے ساتھ حوالہ نگاری اور ضروری تعلیقات کو سید جمیل احمد رضوی نے لکھا۔(لاہور: چوہدری محمد حنیف، چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 2014ء)، ص3]

(13) DEDICATION

This book is reverently dedicated to Hazrat Mian Jamil Ahmad Sharqpuri who is one of the most venerated living sufis of the Naqshbandi Mujaddidi Order of the day.Mian Sahib,s sterling character, selfless devotion, uncommon generosity, traditional hospitality and above all his zest for Tabligh are a source of illumination and inspiration to the Pirs and Murids alike. He is steeped in the tradition of Tasawwuf and humanism, which his illustrious Pir Hazrat Mian Sher Muhammad Sahib left him to follow. Mian Jamil Ahmad Sahib has never bartered

Marfat.com

away his rectitude for worldly gains.

سردار علی احمد خان، دی نقشبندیز (لاہور: حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، چیف ایڈیٹر ماہنامہ نور اسلام اینڈ ناظم دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ ''پاکستان'' فرسٹ ایڈیشن دسمبر 1982ء، دوسرا ایڈیشن ستمبر 1992ء اس کے بعد اس کی اہمیت کے پیش نظر اور بھی ایڈیشن شائع ہوتے رہے ہیں)، صفحہ درج نہیں ہے]

انتساب (14)

مَیں اپنی اس کاوش کو جو دراصل حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ایک عاجزانہ ہدیہ عقیدت ہے اپنے پیر طریقت ولی نعمت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کے نامِ نامی سے منتسب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی فیض نگاہ نے مجھ ناچیز میں اس کتاب کے لکھنے کی لگن پیدا کی۔

[قاضی ظہور احمد اختر، آفتاب سرہند (شرقپور شریف: مکتبہ نور اسلام، 2014ء)، ص۔4]

☆......☆......☆

انتساب (15)

مَیں اپنی کاوش کو جو دراصل شیر ربانی عاشق یزدانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ایک عاجزانہ ہدیہ عقیدت ہے۔ اپنے والد گرامی

Marfat.com

قاضی ظہور ربی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے پیر طریقت ولی نعمت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرق پوری دامت برکاتہم العالیہ کے نام نامی سے منتسب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی فیض نگاہ سے یہ کتاب پائے تکمیل کو پہنچی۔

....

[قاضی ظہور احمد اختر (ایم۔اے)، احوال مقدسہ، عاشق یزدانی، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (لاہور: حضرت کرمانوالہ بک شاپ، 2000ء)، ص۔5]

☆......☆......☆

انتساب (16)

زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرق پور شریف و مبلغین احیائے شرع و سنت و رہنمایان راہ سلوک و تصوف

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب شرق پوری نقشبندی مجددی

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرق پوری نقشبندی مجددی

مدظلہ العالی و دامت برکاتہم

کے نام

جن کی کرم گستر ادائیں، نوازشانہ عطائیں اور خصوصی دعائیں بفضلہ تعالیٰ ناچیز قدر آفاقی کی کامیابیوں، کامرانیوں اور مقبولیت کا سرچشمہ بن کر ہمیشہ ناچیز کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔

فللہ الحمد ....

گر قبول افتد زہے عز و شرف

Marfat.com

ناچیز......واحقر العباد قدرؔ آفاقی عفی عنہ

....

[قدرؔ آفاقی، اسلامی اخلاق اور تصوف (لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، سن اشاعت درج نہیں ہے)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

انتساب (17)

بقیۃ السلف حجۃ الخلف بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی، بشارۃ شیر ربانی، تصویر لا ثانی فخر المشائخ حضرت قبلہ الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپور شریف پاکستان۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

سگِ آستانہ عالیہ

منصب علی شرقپوری

....

[خطیب العصر علامہ منصب علی شرقپوری فاضل علوم شرقیہ، منصب ولایت (لاہور: صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری۔ سن اشاعت درج نہیں ہے)، ص۔ ر]

☆......☆......☆

الانتساب (18)

سرتاج الاسخیاء دستگیر بیکساں وارث مسلک مجدد الف ثانی فخر المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

[فاضل شہیر علامہ مولانا منصب علی صاحب صدر مدرس دار المبلغین شرقپور شریف، فضائل عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (لاہور: ناشر صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری۔ سن اشاعت درج نہیں ہے)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

الانتساب (19)

بانی تحریکِ یوم مجدد الف ثانی فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(محمد یٰسین قصوری نقشبندی)

[کاوش: محمد انور قمر شرقپوری، ترتیب: محمد یٰسین قصوری نقشبندی، امراء بردرِ فقراء (لاہور: ادارہ علم و ادب، والٹن روڈ، 1998ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

انتسابِ جمیل (20)

ملتِ اسلامیہ کی نامور شخصیت، تحریکِ مجددیت کے بین الاقوامی مبلغ، شیخ المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری مدظلہٗ زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب، برادرِ گرامی شیر ربانی حضرت

Marfat.com

میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ کے

نام

جنہوں نے قلم کی اہمیت کو پہچانا اور پھر اس کا حق ادا کرنے کی طرح ڈالتے ہوئے "ماہنامہ نورِ اسلام" کے درج ذیل تاریخی نمبر شائع فرما کر اہل علم ودانش اور قوم پر عظیم احسان فرمایا:۔

شیرِ ربانی نمبر، امامِ اعظم نمبر، صدیقِ اکبر نمبر،

اولیاء نقشبند نمبر، 2 جلد، حضرت مجدد الف ثانی نمبر 3 جلد

نیز زیرِ نظر ترتیب میں امامِ اعظم نمبر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء ایسی روحانی وعلمی شخصیات کا سایہ عالمِ اسلام پر قائم رکھے جن کے دم قدم سے سنیت کی بہار ہے۔

محتاجِ دعا:

محمد منشا تابش قصوری

14۔اگست 1989ء

پیر 11۔محرم الحرام 1410ھ

....

[محمد منشا تابش قصوری، انوارِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ (شیخوپورہ: شعبہ نشر واشاعت انجمن حزب الرسول ودار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ "پاکستان"، اگست 1989ء)، ص 3]

☆......☆......☆

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

انتساب (21)

مَیں اپنی کتاب کو جو میری ایک حقیری کاوش ہے۔ بارگاہِ قطبِ عالم قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، شمس العاشقین، عارف اکمل، عالم مجسمۂ ہدایت، بحر فیوض و برکات، واقفِ اسرار یزدانی، عارفِ ربانی، جنید زمانی، محبوبِ سبحانی، شیر یزدانی، فنافی اللہ و فنافی الرسول، حضور قبلہ عالم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور نذرانہ عقیدت اور ان کی نسبت اپنے مرشدِ طریقت، کاشفِ اسرارِ حقیقت، پاسبان سلسلہ نقشبندیہ، ترجمانِ مسلک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، زبدۃ العارفین، فخر المشائخ صاحبزادہ الحاج حضرت میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے کرتا ہوں تا کہ میری اور میرے معاونین کی آخرت کی فلاح و بہبود اور دین و دنیا کی کامیابی کا سبب بنے۔

ماسٹر محمد طارق شرقپوری نقشبندی مجددی

[ماسٹر محمد طارق شرقپوری نقشبندی مجددی، مختصر حالات قدوۃ الواصلین، شمس العاشقین، عارف اکمل، رہبر کامل، مجسمۂ ہدایت، بحر فیوض و برکات، واقفِ اسرار یزدانی، جنید زمانی، قطب دوراں، فنافی اللہ و فنافی الرسول، حضور قبلہ عالم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دارالمطالعہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ منڈی فاروق آباد۔ تحصیل و ضلع شیخوپورہ، سن اشاعت درج نہیں ہے)، ص۔2]

☆......☆......☆

(22)

.....................حاصل عمر نثار رہ یاری کردم

شادم از زندگی خویش کہ کاری کردم

نذر عقیدت

صاحبزادہ حضرت جمیل احمد شرقپوری فرزندار جمند ولی برحق حضرت ثانی لاثانی ؒ

جن کی پاکیزہ تعلیم اور فیضان عمل سے لاتعداد قلوب کی اصلاح کا سلسلہ جاری وساری ہے اور بے شمار طالبان حق اپنی منزل مقصود حاصل کرنے میں کامیاب وکامران ہورہے ہیں۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

خاکپائے خواجگانِ نقشبند وخانوادہ شرقپور

منور حسین

[پروفیسر منور حسین، تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (لاہور: سعید احمد صدیقی، صدیقی پبلی کیشنز 40۔اے۔ ولی مارکیٹ ۔اردو بازار، 1996ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

الانتساب (23)

اپنے پیرومرشد فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری) کے نام جن کی نظر فیض نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

Marfat.com

الحمد للہ رب العالمین

احقر۔ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، انوارِ شیر ربانی (لاہور: مکتبہ نور اسلام، 1999ء

(1420ھ)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

انتساب جمیل (24)

اپنے پیرو مرشد فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری) کے نام جن کی نظر فیض بار نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الحمد للہ رب العالمین

احقر۔ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ

(لاہور: مکتبہ نور اسلام، 2003ء)، ص۔7]

☆......☆......☆

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

انتساب جمیل (25)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے نام جن کی نظر فیض بار نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الحمد للہ رب العالمین

احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1424ھ/2003ء)، ص۔10]

☆......☆......☆

انتساب (26)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب و اخلاص و احترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

Marfat.com

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت آئینہ مصطفےٰ ﷺ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1427 ہجری، 2005ء)، ص۔8]

☆......☆......☆

انتساب (27)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، شمائل ومعمولات مصطفےٰ ﷺ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1428ھ/ 2007ء)، ص۔7]

☆......☆......☆

انتساب (28)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

Marfat.com

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

....

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، حالات و تعلیمات حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1428ھ 2007ء)، ص۔ 18]

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

انتساب جمیل (29)

پیرِ طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری) کے نام جن کی نظر فیض نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

احقر۔ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

....

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، اوصاف حمیدہ، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1430ھ 2009ء)، ص۔ 1]

☆......☆......☆

Marfat.com

انتساب (30)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، تصرفات، کشف وکرامات، حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1432ھ 2011ء)، ص۔ 7]

☆......☆......☆

انتساب (31)

پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

Marfat.com

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، تجلیاتِ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول، حصہ اول، دوم، سوم (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1433ھ 2011ء)، ص۔9]

☆......☆......☆

انتساب (32)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سوانح حیات حضرت صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1433ھ/2012ء)، ص۔7]

☆......☆......☆

انتساب (33)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

....

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، حالاتِ زندگی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1434ھ 2013ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

انتساب (34)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی، ضلع شیخوپورہ)

کے نام

بصد ادب واخلاص واحترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

....

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، ''فیضانِ فخر المشائخ'' پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1434ھ/2013ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

Marfat.com

☆......☆......☆

انتساب (35)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

بصد ادب و اخلاص و احترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، ''تصرفات، کشف و کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1435ھ/ 2014ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

انتساب (36)

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ) کے نام جن کی نظر فیض نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا اور والدین مرحومین کے نام خصوص بالخصوص والدہ مرحومہ مغفورہ کے نام جن کی پرورش اور دعاؤں کی طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام

Marfat.com

عطا فرمائے۔ آمین!

....

[ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، ''تصرفات، کشف و کرامات فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور: بزم جمیل، سمن آباد، 1435ھ/2014ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆......☆......☆

انتساب (37)

یہ نیاز مند اپنی اس تحقیقی کاوش کو بصد عز و احترام فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ العالی زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ کے نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرنے کی سعادت کا اعزاز و شرف حاصل کرتا ہے:

ہر زماں اندر تنش جانے دگر
ہر زماں او راچو حق شانے دگر

(اقبالؔ)

محمد عالم مختار حق

....

[محمد عالم مختار حق ''اردو میں اربعینات'' (لاہور: کتب خانہ محمد عالم مختار حق، 2009ء)، ص3]

☆......☆......☆

نذرِ عقیدت (38)

بحضور پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب

Marfat.com

دامت برکاتہم العالیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔

گر قبول افتدز ہے عزوشرف

....

[حکیم محمد احمد امجد رضوی، ''منقبت درشان آستانہ عالیہ شرقپوری''

(پتوکی: رضوی دواخانہ، سن درج نہیں ہے)، ص درج نہیں ہے]

انتساب (39)

شیخ المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت، مخدوم ملت، محسن اہل سنت حضرت الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں جنہوں نے اپنی حیات مبارکہ کو دیگر اہم دینی و روحانی فیوض و برکات کی تقسیم کے ساتھ ساتھ اکابر اسلام کی اہم علمی و تاریخی کتب کی فری اشاعت کو اپنا مشن بنا رکھا ہے اور یہ ترتیب بھی انہیں کی خصوصی عنائت سے طباعت کا لباس پہن رہی ہے۔

....

[محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے ''تابش خورشید علم وحکمت'' (گوجرانوالہ، کامونکی، جمعہ یکم جمادی الثانی 1429ھ۔16 جون 2008ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆----☆-----☆

انتساب (40)

☆ بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اُمتِ محمدیہ ﷺ

☆ بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، برصغیر پاک وہند

☆ بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ریاست جموں وکشمیر

Marfat.com

☆ بنام جملہ اولیائے کرام، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

☆ بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، زیر تذکرہ مہینڈر (پونچھ)

☆ بنام عامۃ المسلمین اہل سنت عالم اسلام

☆ بنام جملہ معتقدین اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

☆ بالخصوص حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

....

[محمد فضل شوق نقشبندی ''تذکرہ اولیائے شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ، صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان مع تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ، جموں و کشمیر (میرپور آزاد کشمیر، کاشر پبلشرز، چوک شہیداں، میرپور آزاد کشمیر، جون 2014ء)، صفحہ درج نہیں ہے]

☆-----☆-----☆

Marfat.com

گفتنی

محمد عالم مختار حق رحمۃ اللہ علیہ

کاوش: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

فخر المشائخ حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین دربارِ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ وہ صرف رہبر طریقت ہی نہیں بلکہ مبلغ اسلام بھی ہیں اور علم کے فروغ بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیمات کی اشاعت میں آپ کی مساعی قابلِ داد ہیں۔ آپ نے خطہ پنجاب میں مجددیت کی جس تحریک کو زندہ کیا اس نے اب عالمگیر تحریک کی صورت اختیار کر لی ہے۔ آپ اس سلسلے میں مقامی طور پر بھی کوشاں رہتے ہیں اور ہر سال یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کے لیے ذرائع ابلاغ کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً وابستگان علم وفضل کو کسی موزوں موضوع پر دعوتِ خطاب بھی دیتے ہیں۔ جس سے مجددیت پر ہونے والی پیش رفت کا اندازہ بھی ہوتا رہتا ہے اور مستقبل کے پروگرام سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ آپ اس سلسلے میں اٹھنے والے جملہ اخراجات بھی برداشت کرتے ہیں اور خطابات وتقاریر میں پیش کردہ تجاویز پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح اسکالرز حضرات کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے 12 ستمبر 2009ء کو "بیت النور" (جوہر ٹاؤن لاہور) میں دعوتِ افطار کا اہتمام کیا اور پھر 2 نومبر 2009ء کو چوہدری محمد حنیف چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے اعزاز میں ان کے برطانیہ کے کامیاب دورہ سے واپسی پر بند روڈ پر واقع حبیب اللہ بھٹی صاحب کی رہائش گاہ پر ظہرانہ دیا۔ اسی طرح راقم کے غریب خانہ پر 14 جنوری 2010ء کو ایک نشست میں اپنے ماہنامہ "نور اسلام" کے اجراء کے بارے میں مفید گفتگو کی جسے اس نقطہ نظر سے

Marfat.com

محفوظ کرلیا گیا ہے کہ آئندہ جو اسکالر ماہنامہ ''نور اسلام'' پر تحقیقی مقالہ لکھنا چاہے اسے رسالہ کی بنیادی معلومات مہیا ہو سکیں۔

حضرت میاں صاحب نے عملی طور پر تعلیمات مجددیت کے فروغ کے لیے قلم وقرطاس کا بھی سہارا لیا اور متعدد کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں۔ دیگر اہل قلم سے بھی لکھوائیں۔ علاوہ ازیں پیشین و معاصرین کی بعض اہم کتابوں کے تازہ ایڈیشن شائع کر کے انہیں فی سبیل اللہ تقسیم کیا۔ ایسی کتابوں کی افادیت کے پیشِ نظر بعض کتابوں کے عکسی ایڈیشن ترکی سے بھی شائع ہوئے۔ میاں صاحب کی ان قلمی کاوشوں پر تحقیق کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ دیکھیں یہ سعادت کس خوش بخت کے حصہ میں آتی ہے۔

صدائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

پیشتر اس کے کہ میں قارئین کرام کی خدمت میں میاں صاحب کی ان علمی مجالس کی روداد پیش کروں، مَیں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ پہلے پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی مدیر ماہنامہ ''جہانِ رضا'' لاہور کی ''یاد یار مہرباں آید ہمی'' کا مطالعہ کریں۔ بعدہٗ روداد۔ پہلے پس منظر۔ میرا ایک عرصہ سے معمول ہے کہ ہر ہفتہ کو فاروقی صاحب کے مکتبہ نبویہ پر حاضری دیتا ہوں اور اس بہانے سے ان سے اور اپنے مشترکہ احباب سے شرفِ دید بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ فاروقی صاحب اپنی یادوں کو ''جہانِ رضا'' کے اوراق میں وقتاً فوقتاً مختلف عنوانات کے تحت تازہ کرتے رہتے ہیں۔ اب مَیں نے ان سے گزارش کی ہے کہ آپ کے حضرت میاں صاحب سے دیرینہ مراسم ہیں اور یہ عرصہ رفاقت کم و بیش نصف صدی پر محیط ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیتے لمحوں کی کہانی مجھے املا کرا دیں تاکہ یہ یادیں بمصداق ''نوشتہ بماند سیاہ بر سفید'' آپ کے سینہ سے صفحہ قرطاس

Marfat.com

کے سفینہ میں منتقل ہو جائیں۔ انہوں نے میری درخواست کو درخورِ اعتنا سمجھتے ہوئے مجھے ساتھ لیا اور ''مکتبہ نبویہ'' کی بغل میں واقع ''انجمن حزب الاحناف'' کے دفتر میں جا بیٹھے اور اپنی یادوں کو ''یادِ یارِ مہرباں آید ہمی'' کے عنوان سے املا کرا دیا۔ فاروقی صاحب کی یادوں کے علاوہ بھی قارئین کرام کو مطالعہ کے لیے بہت کچھ ملے گا۔ اس ''بہت کچھ'' کی تصریح متعلقہ تحریروں کے ساتھ ہی کر دی گئی ہے:

ورق گرداں تا بخوانی فکر ہائے رنگا رنگ

(مجالس جمیل (فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ کی علمی مجالس کی روداد)

مرتبہ محمد عالم مختار حق، (لاہور حوزہ نقشبندیہ، ۲۰۱۰ء) ص ۳۔۴]

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا شعری ذوق و پسندیدہ اشعار

(منتخب مطالعہ)

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی ؒ

ترتیبِ نو و اضافہ: سید جمیل احمد رضوی

(پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی ؒ نے اپنی کتاب: میرے مخدوم (فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ) میں ایک عنوان آپؒ کے: ''ذوق شعر و سخن اور پسندیدہ اشعار'' قائم کیا ہے اور اس کے ذیل میں حضرت میاں صاحبؒ کے پسندیدہ اشعار لکھے ہیں۔ اس کو ایک منتخب مطالعہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پروفیسر صاحب مرحوم نے چند اشعار حضرت میاں صاحبؒ کی زبان سے سنے، ان کو لکھ دیا ہے۔ علاوہ ازیں صدیقی صاحبؒ کو مانچسٹر میں حضرت میاں صاحبؒ کی ذاتی لائبریری کی کتابوں میں آپؒ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے اشعار ملے، ان کو بھی پروفیسر صاحبؒ نے نقل کر دیا ہے۔ کتاب کے اس باب کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اس کی پروف خوانی درست طریقے سے نہیں ہو سکی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان اشعار کو کتابوں کے اصل متون سے دیکھا گیا تو ان میں کئی مقامات پر فرق نظر آیا۔

اس باب کی پیش کش کو راقم السطور نے ترتیبِ نو دی ہے۔ اس کے علاوہ میرے ساتھ میاں صاحبؒ کی مجالس میں اشعار سے متعلقہ چند واقعات پیش آئے ہیں، ان کا اضافہ بھی کر دیا ہے اور ان کا اختصار کے ساتھ پسِ منظر بھی لکھ دیا ہے۔ ان اشعار کی درجہ

Marfat.com

بندی مختلف عناوین کے تحت کردی ہے تاکہ ایک موضوع سے متعلق اشعار اکٹھے ہو جائیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ میاں صاحبؒ نے ایک کتابچہ مرتب کیا تھا۔ اس کا عنوان ہے: ''مسعودِ ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی وفات حسرت آیات پر تعزیت نامہ''۔ اس میں آپؒ کے خطوط بھی شامل ہیں۔ ان خطوط میں میاں صاحبؒ نے جو اشعار لکھے ہیں۔ ان کو بھی اس مضمون میں شامل کر دیا ہے۔ اب موجودہ صورت حال میں اس مضمون کی پیشکش نئے انداز سے ہوگئی ہے۔ اس مضمون کے آخر میں حواشی کے زیرِ عنوان حوالے بھی درج کردیے ہیں۔

اب اختصار کے پیش نظر صدیقی صاحب کی تحریر سے چند تعارفی اقتباسات دیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اشعار کو لکھ دیا ہے۔

''ہمارے ممدوح حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کا سخن گوئی راقم الحروف کو کوئی علم نہیں، لیکن بلاشک وشبہ سخن شناسی اور سخن فہمی کا ذوق ان میں اپنے کمال پر نظر آتا ہے۔ اپنی گفتگو کے دوران آپ اکثر فارسی اور اردو اشعار پڑھتے ہیں۔ حسنِ اتفاق سے دس برس پہلے آپ کے تحریر کردہ اشعار آپ کی کتابوں میں میرے ہاتھ لگے یعنی جو شعر آپ کو کتاب میں پسند آیا آپ نے اسے تحریر فرما دیا۔ وہ آپ کے کاغذوں میں محفوظ ہو گیا۔ آپ کے ان پسندیدہ اشعار کو اپنے تاثرات کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں''۔ (۱)

پروفیسر صدیقی صاحبؒ مزید لکھتے ہیں:۔

آپؒ کے پسندیدہ شعروں میں حبِ الٰہی کی تپش، عشقِ رسول ﷺ، مرشد کامل کی محبت، اولیاءِ کرام کی عظمت، قومی حمیت، اسلامی اور دینی غیرت، شعائرِ اسلامی کا احترام،

Marfat.com

سوز و گداز، امت مسلمہ کی زبوں حالی پر تاسف اور دلِ دردمند کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ (۲)
بعدازاں صدیقی صاحب مرحوم نے ان شعراء کے نام لکھے ہیں جن کے اشعار میاں صاحبؒ پڑھتے تھے۔ متعلقہ اقتباس درج ذیل ہیں:۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے فارسی زبان پر خصوصی دسترس اور مہارت عطا فرمائی ہے، اس لیے آپ اپنی گفتگو میں مثنوی مولانا روم، گلستان، بوستان اور دوسرے فارسی شاعروں کے اشعار روانی کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔ اردو تو قومی زبان ہے، اس لئے اس میں علامہ اقبال، حالی، غالب کے اکثر اشعار آپ کے وردِ زبان ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ عارفانہ کلام سے آپ کو گہرا شغف ہے۔ چنانچہ سیف الملوک، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، حضرت بابا فریدؒ پاکپتن شریف، حضرت خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن، اور حضرت شاہ حسینؒ کا عارفانہ کلام آپ کی زبان پر ہوتا ہے۔ (۳)

اب اشعار کو موضوع کے اعتبار سے درج کیا جاتا ہے۔

مسلسل جدوجہد

کہنے لگا چاند ہم نشینو! اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جنبش سے ہے زندگی جہاں کی یہ رسم قدیم ہے یہاں کی (۴)
اس رہ میں مقام بے محل ہے پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں (۵)
کام اپنا ہے صبح و شام چلنا چلنا چلنا مدام چلنا (۶)

Marfat.com

حضرت علامہ اقبالؒ کے ان اشعار میں مسلسل جدوجہد کی تعلیم دی گئی ہے۔ اگر فخر المشائخؒ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو ان کی صفات میں یہ پہلو بہت نمایاں نظر آتا ہے۔ ان کی حیات مبارکہ مسلسل عمل سے عبارت تھی۔

یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن محبوب فطرت ہے(۷)

عقل اور عشق

پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندیش ہو عقل
عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی (۸)

اس میں عقل اور عشق کا موازنہ کس خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے اور جذبہ عشق کی فضیلت کا ذکر ہے۔

سوز و گداز اور دلِ دردمند

اے بادِ صبا کملی والے ﷺ سے جا کر کہیو پیغام مرا
قبضے سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی (۹)
عزت ہے محبت کی قائم اے قیس حجاب عمل سے

Marfat.com

عمل جو گیا عزت بھی گئی غیرت بھی گئی لیلیٰ بھی گئی (۱۰)

ان اشعار میں کس قدر سوز و گداز اور دلِ دردمند میں امت مسلمہ کی زبوں حالی پر تاسف کا اظہار ہے۔

خود شناسی

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست
وائے محرومی! خزف چینِ لبِ ساحل ہوں میں
ہے میری ذلت ہی کچھ میری شرافت کی دلیل
جس کی غفلت کو ملک روتے ہیں وہ غافل ہوں میں (۱۱)

نہ کر منت خواجہ خضر دی
تیرے اندر آب حیاتی ہو

صدیقی صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ دو چار دفعہ سننے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ آپؒ کا اشارہ میری طرف ہے۔ میں ان دنوں اپنے کام میں بڑی غفلت اور سستی کا مظاہرہ کر رہا تھا، چنانچہ یہ شعر ذہن میں بار بار گونجتا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے کچھ حد تک کام کرنے میں کامیابی ہوئی۔

دنیا دکھوں کا گھر ہے

ایک روز آپؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ کچھ تکالیف اور مصائب کا ذکر ہوا تو میں مہاتما بدھ کا یہ قول بیان کیا سروم دکھم یہ دنیا دکھوں کا گھر ہے پھر غالب کا یہ شعر پڑھا:

Marfat.com

ابن مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی (۱۲)

اس کے بعد بابا نانک کا یہ مصرع پڑھا۔

نانک دکھیا سب سنسار

تو آپؒ نے شعر کی تکمیل کردی اور فرمایا

سکھی اُہو جدا رب نال پیار

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑی اتنی کہ آساں ہو گئیں (۱۳)

آبروئے گوہر

کی ترک تگ ودو قطرے نے تو آبروئے گوہر بھی ملی
آوارگی فطرت بھی گئی اور کشمکش دریا بھی گئی (۱۴)

غلامی۔بےآبرو رہنا

بنائیں کیا سمجھ کر شاخِ گل پر آشیاں اپنا
چمن میں آہ کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا (۱۵)

محبت

پھرا کرتے نہیں مجروحِ الفت فکرِ درماں میں
یہ زخمی آپ کر لیتے ہیں پیدا اپنے مرہم کو (۱۶)

Marfat.com

رجوع اِلی اللہ

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی　جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں (۱۷)

کشادہ دستِ کرم وہ جب بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے (۱۸)

سخن میں سوزِ الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے (۱۹)

تمیز لالہ و گل سے ہے نالۂ بلبل
جہاں میں دانہ کوئی چشمِ امتیاز کرے (۲۰)

غرورِ زہد

غرورِ زہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو
کہ بندگانِ خدا پر زباں دراز کرے (۲۱)

نگاہ کی تیغ بازی

باز گیر ایں عامل بد گو ہرے
ورنہ بخشم ملکِ تو باد یگرے (۲۲)

(بوقلندر بزبان اقبال لاہور)

Marfat.com

نہیں فقرو سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی (۲۳)

حسرت دیدار

دل کو نیاز حسرتِ دیدار کر چکے
دیکھا، تو ہم میں طاقتِ دیدار بھی نہیں (۲۴)

عشق

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں
طاقت بقدر لذتِ آزار بھی نہیں (۲۵)
ہر گز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما (۲۶)

آوازِ خوش

میں چمن میں کیا گیا ،گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزلخواں ہو گئیں (۲۷)

فقر

نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے

Marfat.com

خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے (۲۸)

عمل

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے (۲۹)

اللہ تعالیٰ کی عطا

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ (۳۰)

گنجہائے گراں مایہ

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں (۳۱)

سبک سری

وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں؟
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ''ہم سے سرگراں کیوں ہو'' (۳۲)

Marfat.com

خواب وخیال

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا (۳۳)

قناعت

ای قناعت توانگرم گردان
کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
کنج صبر اختیار لقمان است
ہر کرا صبر نیست حکمت نیست (۳۴)

ترجمہ: اے قناعت مجھے تو مال دار بنادے کہ تیرے علاوہ دوسری کوئی نعمت نہیں ہے۔ لقمان جیسا دانشمند ہی صبر کا گوشہ اختیار کرتا ہے جس شخص کے اندر صبر نہیں ہے اس میں حکمت نہیں ہے۔(۳۵)

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر ، است
رفتن بپائی مردی ء ہمسایہ در بہشت (۳۶)

ترجمہ: سچ تو یہ ہے کہ عذاب جہنم سے کم نہیں ، احسان لے کے جانا غیر کا بہشت میں ۔(۳۷)

چو ں کم خوردن طبیت شد کسے را
چو سختی پیشش آید سہل گیرد

Marfat.com

و گر تن پرور ، است اندر فراخی
چو تنگی بیند ، از سختی بمیرد (۳۸)

ترجمہ: جب کھانا کسی کی عادت بن جاتا ہے تو جب کبھی اس کو سختی کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے تو وہ آسان بن جاتی ہے۔

اور اگر کوئی شخص آسودگی کے زمانہ میں تن پرور ہے، تو وہ جب سختی اُٹھاتا ہے تو تاب نہ لا کر مر جاتا ہے۔ (۳۹)

اگر حنظل خوری از دستِ خوشروئی
بہ از شیرینی از دستِ ترشروئی (۴۰)

ترجمہ: اگر کسی خوشرو کے ہاتھ سے تجھے اندرائن (تمہ) کھانے کو ملے، تو بدمزاج کے ہاتھ سے مٹھاس (مٹھائی) کھانے سے بہتر ہے۔ (۴۱)

ہر کہ نان از عملِ خویش خورد
منت حاتم طائی نبرد (۴۲)

ترجمہ: جو کوئی اپنی محنت سے روٹی کھا سکتا ہے، وہ حاتم طائی کا احسان کیوں اُٹھائے۔ (۴۳)

گربہء مسکین اگر پر داشتے
تخم کنجشک از جہان بر داشتے
ہیچ کس را گرد خود نگذاشتے

Marfat.com

این دو شاخِ گاؤ گر خر ، داشتے
عاجز باشد کہ دست قوت یابد
برخیزد ، و دست عاجزاں برتابد (۴۴)

ترجمہ: مسکین بلی کے اگر پر نکل آتے، تو چڑیوں کا بیج تو وہ دنیا سے ناپید کر دیتی۔ اپنے پاس کسی کو پھٹکنے بھی نہ دیتا اگر گائے کے دو سینگ گدھے کے ہوتے۔ جب کسی عاجز کو قوت مل جاتی ہے تو وہ اُٹھتا ہے اور دوسرے کمزوروں کے ہاتھ مروڑتا ہے۔ (۴۵)

حضرت میاں صاحبؒ کی مجالس اور ملاقاتوں میں اشعار کے متعلق چند واقعات

راقم السطور (سید جمیل احمد رضوی) کا قریباً تیرہ سال تک حضرت میاں صاحبؒ کے ساتھ علمی رابطہ رہا۔ مجھے آپؒ کی مجالس میں حاضر ہونے کا موقع ملتا رہا۔ ان مجالس اور ملاقاتوں میں اشعار کے متعلق بھی بات ہو جاتی تھی۔ میں نے واقعات کی تفصیل کو اپنی غیر مطبوعہ کتاب بعنوان: فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (یادداشتوں کے آئینے) میں لکھا ہے۔

یہ کتاب انشاء اللہ ستمبر کے آخر یا اکتوبر (2014ء) کے شروع میں شائع ہو جائے گی۔ یہاں پر مختصراً ان اشعار سے متعلق واقعات کو لکھا جاتا ہے۔

دفترِ عمل

روز حساب جب مرا پیش ہو دفتر عمل
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر (۴۶)

Marfat.com

۱۸۔ اگست ۲۰۰۳ء کو چوہدری خوشی محمد صاحب کے آفس میں میاں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں میاں صاحبؒ اپنے میمن مریدین کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ ایک مرحلے پر بات عمل کے بارے میں ہو رہی تھی۔ میں نے اس وقت حضرت علامہ اقبالؒ کا مذکورہ شعر پڑھا تو میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ شعر ایک کاغذ پر لکھ دیں۔ میں نے حسبِ ارشاد یہ شعر کاغذ پر لکھ دیا۔

چشمہ ءشیریں

حضرت میاں صاحبؒ سے ۲۳ جنوری ۲۰۰۶ کو شرقپور شریف میں ملاقات ہوئی۔ یہ ایک علمی اجلاس تھا جس میں پروفیسر ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ اور دیگر اہل علم حضرات شامل تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ڈاکٹر صاحبہ نے میاں خلیل احمد صاحبؒ سے پوچھا کہ پاکستان میں سلسلہء نقشبندیہ کی خانقاہیں کون کون سی ہیں۔ حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ نے متعدد خانقاہوں کے نام لئے۔ اپنی خانقاہ کا نام نہ لیا۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحبؒ نے فرمایا اور پنجاب میں شرقپور شریف کی خانقاہ۔

اس مرحلہ پر میاں صاحبؒ نے شیخ سعدی شیرازیؒ کا یہ فارسی شعر پڑھا۔

ہر کجا چشمہء بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد، آیند (۴۷)

ترجمہ: جہاں کہیں میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے وہیں پر لوگ، پرندے، اور چیونٹیاں جمع ہوتی ہیں۔ (۴۸)

Marfat.com

راہِ راست

حضرت میاں صاحبؒ ۲۲ فروری ۲۰۰۹ء کو احقر کے مسکن پر تشریف لائے۔ پھر ہم چوہدری محمد حنیف صاحب سے ملنے ان کی رہائش گاہ پر گئے۔ حضرت میاں صاحبؒ گاڑی میں بیٹھے رہے اور مجھے فرمایا آپ چوہدری صاحب سے زیرِ حوالہ کام کے بارے میں بات کریں۔ حسب ارشاد میں نے چوہدری صاحب سے بات کی۔ پھر ہم واپس آرہے تھے۔ راستے میں میاں صاحبؒ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے مکان پر آنے کے لیے ایک راستہ ملتان روڈ سے بھی تو جاتا ہے۔ میں نے کہا چھپڑ سٹاپ سے سیدھا راستہ ہے۔ نو ناریاں والے نالے کا پل عبور کر کے آگے مسجد حمزہ آتی ہے۔ اس کے ساتھ والی گلی میں داخل ہونا ہے اور اس کی اندرونی گلی نمبر 3 میں مکان ہے۔ اس پر حضرت میاں صاحبؒ نے مصرع پڑھا۔

راہ راست برو گرچہ دور ، است

میں نے کہا میاں صاحب اس کا دوسرا مصرع اس طرح سے ہے:۔

زنِ بیوہ مکن گرچہ حور است

اس مصرع پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیوہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ میاں صاحبؒ نے فرمایا بے شک، یہ آپ ﷺ کی سنت ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ لفظ۔ ''بیوہ'' ہے جس کا معنی بدکار عورت کے ہیں، میاں صاحب نے کہا کہ یہ پورا شعر اس کاپی پر لکھ دیں۔ حسب ارشاد میں نے یہ شعر کاپی پر لکھ دیا، میاں صاحب اس شعر کو راستے میں گنگناتے رہے۔

پیرِ روشن

۱۵۔ جنوری ۲۰۱۲ء کو حضرت میاں صاحبؒ سے حبیب اللہ بھٹی کے ڈیرہ واقع بند روڈ

Marfat.com

لاہور پر ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران ایک مرحلہ پر میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک کاغذ چاہیے۔ میں ایک شعر لکھواتا ہوں۔ آپ اس کو لکھ دیں۔ میرے پاس آدھا لکیردار کاغذ تھا میاں صاحب نے لکھنے کے لیے نیلے رنگ کا پوائنٹر مجھے دیا اور فرمایا کہ یہ شعر صاف طور پر کھلا کھلا لکھ دیں۔ شعر یہ ہے

بر مزار پیرِ روشن ہم چراغ و ہم گلے
ہم پرِ پروانہ سوزد ہم صدائے بلبلے

میں نے کہا کہ اصل شعر نور جہاں کے مقبرے پر لکھا ہوا ہے۔ اس میں کچھ ترمیم کی گئی ہے آپؒ نے اس سے اتفاق کیا۔ میں نے پوچھا یہ آپ نے کی ہے۔ فرمایا نہیں کسی اور کی ہے۔ اس نے شعر دیا ہے۔

حواشی

ا۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، میرے مخدوم، فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (لاہور: صدیقی پبلیکیشنز، ۲۰۰۶ء) ص۔ ۲۲۵

۲۔ ایضاً، ص۔ ۲۲۶

۳۔ ایضاً، ص۔ ۲۲۶

۴۔ (علامہ) محمد اقبال، بانگ درا، مشمولہ کلیات اقبال اردو (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ ۱۹۸۲ء) ص۔ ۱۱۹

۵۔ ایضاً، ص۔ ۱۱۹

۶۔ ایضاً، ص۔ ۱۱۹

Marfat.com

۷۔ ایضاً، ص۔۱۷

مسلسل جد جہد اور عمل کی اہمیت کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:۔

دما دم نقشہائے تازہ ریزد
بیک صورت قرار زندگی نیست
اگر امروز تو تصویر دوش است
بخاکِ تو شرارِ زندگی نیست

(علامہ محمد اقبال، پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال فارسی (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۹۰ء) ص۔۳۷)

مطلب: کہتے ہیں کہ زندگی کی خاصیت یہ ہے کہ وہ صفحہء کائنات پر ہر لحظ نئے نئے نقوش بناتی رہتی ہے۔ جب یہ مسلم ہے تو اے مخاطب! اگر تیرا امروز یعنی حال وہی ہے جو تیرا دوش یعنی ماضی تھا تو بلاشبہ تو مردہ ہے زندہ نہیں کیوں کہ زندگی تو کبھی ایک صورت پر قائم یا مطمئن نہیں ہوسکتی۔ وہ تو ہر لمحہ بدلتی ہی رہتی ہے۔

(یوسف سلیم چشتی، شرح پیام مشرق (لاہور: عشرت پبلیکشنگ ہاؤس، ۱۹۶۱ء)۔ص ۱۰۵)

۸۔ بانگ درا، ص۔۲۷۸

۹۔ ایضاً، ص۔۲۷۷

۱۰۔ ایضاً، ص۔۲۷۷

۱۱۔ ایضاً، ص۔۱۰۷

۱۲۔ غالب اسد اللہ خان، دیوان غالب (نئی دھلی: غالب انسٹیٹیوٹ، ۱۹۸۶ء) ص۔۱۶۷

۱۳۔ ایضاً، ص۔۹۱

Marfat.com

۱۴۔ بانگ درا، ص۔۲۷۸

۱۵۔ ایضاً، ص۔۷۵

۱۶۔ ایضاً، ص۔۷۴

۱۷۔ ایضاً، ص۔۲۸۱

۱۸۔ ایضاً، ص۔۱۰۶

۱۹۔ ایضاً، ص۔۱۰۶

۲۰۔ ایضاً، ص۔۱۰۶

۲۱۔ ایضاً، ص۔۱۰۶

۲۲۔ علامہ محمد اقبال، اسرارِ خودی مشمولہ کلیات اقبال فارسی (لاہور: غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۹۰ء) ص۔۲۶

۲۳۔ علامہ محمد اقبال، بال جبریل مشمولہ کلیات اقبال اردو (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء) ص۔۷؛ احضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (مرتب)، مسعودِ ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیت نامہ (شرقپور شریف: دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ، س۔ن) ص۔۹

۲۴۔ دیوان غالب، ص۔۹۱

۲۵۔ ایضاً، ص۔۹۱

۲۶۔ مسعودِ ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفاتِ حسرت آیات پر تعزیت نامہ، ص۔۱۷

۲۷۔ دیوان غالب، ص۔۹۰

Marfat.com

۲۸۔ بال جبریل، ص۔۴۸؛ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی وفات حسرتِ آیات پر تعزیت نامہ، ص۔۱۰

۲۹۔ بانگ درا، ص۔۲۷۴

۳۰۔ مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیت نامہ، ص۔۱۸

۳۱۔ ایضاً، ص۔۱۸

۳۲۔ دیوان غالب، ص۔۱۰۵؛ مسعود ملّت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیت نامہ، ص۔۳

۳۳۔ دیوان غالب، ص۔۱۲

۳۴۔ سعدی شیرازی، گلستان (دیوبند: کتب خانہ رحیمیہ، س۔ن) ص۔۱۷

۳۵۔ سعدی شیرازی، گلستان سعدی، محشی و مترجم از مولوی شمس الحسن شمس بریلوی (کراچی: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، س۔ن)، ص۔۱۳۵

۳۶۔ گلستان، ص۔۲۷

۳۷۔ گلستان سعدی، محشی و مترجم، ص۔۱۳۷

۳۸۔ گلستان، ص۔۳۷

۳۹۔ گلستان سعدی، محشی و مترجم، ص۔۱۴۰

۴۰۔ گلستان، ص۔۴۷

۴۱۔ گلستان سعدی، محشی و مترجم، ص۔۱۴۳

Marfat.com

۴۲۔ گلستان، ص۔ ۷۷

۴۳۔ گلستان سعدی، محشی و مترجم، ص۔ ۱۴۷

۴۴۔ گلستان، ص۔ ۷۷

۴۵۔ گلستان، محشی و مترجم، ص۔ ۱۴۸

۴۶۔ بال جبریل، ص۔ ۷

۴۷۔ گلستان، ص۔ ۲۳

۴۸۔ گلستان سعدی، محشی و مترجم، ص۔ ۴۳

یہ گلستان سعدیؒ کا ایک قطعہ ہے۔ پورا قطعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز
بر لب آب شور گرد آیند
ہر کجا چشمہء بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند

(گلستان، ص۔ ۲۳)

ترجمہ: آج تک کسی نے نہیں دیکھا کہ آب زمزم کے پیاسے کھارے پانی (سمندر) کے گرد جمع ہو گئے ہوں۔

جہاں کہیں میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے وہیں پر لوگ، پرندے اور چونٹیاں جمع ہوتی ہیں۔

(گلستان سعدی، محشی و مترجم، ص۔ ۴۳)

☆............☆............☆

Marfat.com

اسفارِ جمیل

علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری (مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

فخر المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمۃ کی نہایت پاکیزہ، مقدس اور بابرکت زندگی کے بے شمار، ان گنت، لاتعداد اسفار مبارکہ کی ایمان افروز، روح پرور اور سکون بخش روئداد کا خلاصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں، جو آپؒ نے مملکت خداداد پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے اختیار فرمائے۔ تاہم پہلے سفر پر گفتگو کی جاتی ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی۔ اس جہانِ رنگ و بُو میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں جسے سفر سے واسطہ نہ پڑا ہو، سیدنا حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بحکم رب العالمین جنت سے زمین کی طرف سفر فرمایا اور پھر مسلسل روئے زمین میں سفر کرتے رہے یہاں تک کہ دار فنا سے دار بقا کی طرف سفر فرما ہوئے۔

انہی ذوات مقدسہ سے انسانی سفر کا آغاز ہوا اور پھر جیسے جیسے اولاد آدم میں اضافہ ہوتا چلا گیا ویسے ویسے وہ سفر میں قدم بڑھاتی گئی۔ نوبت بایں جا رسید کہ انسان سفر سے متعلق ہو کر رہ گیا۔ ہر انسان جب سفر کرتا ہے تو اس کے سامنے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ کاروبار اور تجارت کے لئے، سیر و سیاحت کے لئے، عیش و عشرت کے لئے، علاج معالجہ، شادی بیاہ، اچھائی برائی کے لیے، لڑائی اور جہاد کے لئے، پھر مسلمان کا حج و عمرہ اور زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کا ایمان افروز اور عشق و محبت پر مبنی سفر، نیز اولیاء، صالحین عظام کی زیارت کا سفر، الغرض ہر ایک اپنے مطمح نظر کے مطابق سفر میں پابہ رکاب ہوتا ہے۔

مگر ہر کسی کے سفر کو موضوع سخن نہیں بنایا جاتا اور جنہیں زیبِ قرطاس و قلم بنایا جاتا ہے۔ ان کی کوئی خاص اہمیت و حیثیت ہوتی ہے۔ ان کا مخلوق خدا کے سامنے کوئی مقام و

Marfat.com

مرتبہ ہوتا ہے۔ان کے کارہائے نمایاں سے دنیا متاثر ہی نہیں ہوتی بلکہ گرویدہ ہو جاتی ہے۔ وارفتگی کے عالم میں ہر جگہ اسی کی باتیں، اسی کی حکایتیں، اسی کے قصے، اسی کے تذکرے، اسی کی داستان اور اسی کی کہانی آخر کیوں؟

اس کا مختصر سا تو جواب یہی ہے کہ اس شخصیت کے کارہائے نمایاں اُجاگر ہوئے۔ اس کے اعمال صالح کی تشہیر ہوئی۔ اس کے علوم وفنون نے نہ صرف ذاتی طور پر اسے مقبولیت سے نوازا بلکہ اس کی پر اثر آواز سے گم گشتگانِ راہ، صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔ یگانے بیگانے اس کی خدمات کے معترف ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ آفاق میں بلند مقام پر فائز ہو گئے۔

قرآن وسنت، انبیا و مرسلین، صدیقین، شہداء، صالحین، مجاہدین اور اولیائے کرام کے اسفار پر شاہد عادل ہے۔ حضور پرنور جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو سفر معراج کی نسبت سے سیاحِ لامکاں، مکین عرش علیٰ ایسے اوصاف سے پکارا جاتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اُٹھایا جانا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سفر کرنا، مسلمان مجاہدین کا گھروں سے محاذ جنگ کی طرف نکلنا اور ربّ العزت کا ان کلمات طیبات سے ان کی حوصلہ افزائی فرمانا (وَمن یخرج مِن بیته مهاجراً الیٰ اللّٰه وَرَسوله ثم یدرکه الموتُ فقد وقعَ اَجرُهُ علی اللّٰه)

ترجمہ: جو ایمان دار گھر سے اللہ اور رسول ﷺ کے لئے نکلا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

سید عالم نبی مکرم ﷺ نے بچپن میں مدینہ طیبہ اور ملک شام کا سفر فرمایا۔ پھر تجارت کے لئے حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے موصوفہ کے غلام حضرت میسرہ کے ساتھ شام گئے اور نہایت کامیاب واپس تشریف لائے، سفر ہجرت تو

Marfat.com

آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا اہم باب ہے نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کا سفر اُن کی زندگی کا روشن حصہ ہیں۔

الغرض تاریخی شخصیات کے اسفار بھی تاریخی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ صاحبان سیر و سیاحت نے اپنے اپنے سفرنامے لکھے جن کا شمار ممکن نہیں ہے۔ ممدوح اکابر، مخدوم ملّت پیر طریقت رہبر شریعت سیاح روحانیت فخر المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمتہ بھی ایسی عدیم النظیر، عظیم المرتبت، رفیع الدرجت روحانی شخصیات میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنی زندگی سے خوب استفادہ کیا اور بڑی شان سے سیاحت فرمائی، خیال رہے کہ آپؒ کا مطمع نظر محض سیر و تفریح نہیں تھا بلکہ فرمانِ خداوندی ہے (قُل سیروا فی الارض)

ترجمہ: میرے حبیب ﷺ انہیں فرما دیجیے روئے زمین کی سیر کرو۔

اگر اس آیت کریمہ کے تحت آپؒ کے اسفار کا جائزہ لیا جائے تو بلا شبہ آپؒ اس آیت کی جامع تفسیر دکھائی دیتے ہیں۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ آپؒ نے اپنی زندگی کا 1/4 حصہ شرقپور شریف میں گزارا اور باقی تین حصے اسفار مبارکہ میں رہے۔ آپؒ بہت کم سوئے۔ میرے ایک سوال کے جواب میں آپؒ نے فرمایا: الحمدللہ مجھے اللہ ربّ العزت نے بیداری کی نعمت سے خوب نوازا۔ تقریباً 36 سال تک نیند میرے قریب سے بھی نہ گزری۔

حضرت فخر المشائخ نے جب بھی آستانہ عالیہ شیر ربانی وثانی لاثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہما شرقپور شریف سے باہر قدم رکھا تو صرف اور صرف خدمت دین متین، مقامات مقدسہ، مزارات اولیاء کرام سے حصول فیض و برکت ہی کو پیش نظر رکھا۔ سفر دور کا ہو یا قریب کا کسی وقت بھی آپؒ نے اپنے مشن سے اغماض نہیں برتا۔

ذیل میں آپؒ کے چند بیرونی اسفار سے زبانِ قلم کو ترَ کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہوں۔

سرہند شریف: حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمتہ کی اس ناچیز پر

Marfat.com

ہمیشہ شفقت رہی۔ میرے غریب خانہ کو آپؒ نے کئی بار اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں آپؒ کا اکثر میرے ہاں تشریف لانا ہوا آپؒ نے جب بھی مجھے یاد فرمایا بلا تاخیر خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمتہ تصنع، ریا کاری، تکلف اور بناوٹ سے مبرا تھے۔ خود نمائی، خود ستائی سے آپؒ پاک تھے۔ کھل کر بات چیت کرتے۔ وقت کی پابندی اور قدر و قیمت خوب پہچانتے، باوجود بے تکلفی کے ناچیز نے ہمیشہ ادب و احترام کو ملحوظ رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپؒ پیار فرماتے۔ چند سال قبل راقم السطور نے آپؒ کے اسفار مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا "میری تو ساری زندگی سفر سے عبارت ہے۔ البتہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ پہلا سفر میں نے اپنے والدین کریمین اور بڑی ہمشیرہ کی معیت میں سرہند شریف کا کیا۔ اس وقت میری عمر سات، آٹھ سال تھی۔ خیال رہے ہم تین بھائی تھے جبکہ میری پانچ بہنیں تھیں۔ پاکستان ابھی معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ تاہم میرے کان تحریک پاکستان سے شناسا تھے کیونکہ میرے والد ماجد حضرت ثانی لاثانی علیہ الرحمتہ (1377ھ/1957ء) مسلم لیگ کے حامی تھے۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ کی کامیابی کے لیے نہ صرف دعا گو تھے بلکہ شرقپور شریف میں مسلم لیگ کی حمایت میں اپنی بساط کے مطابق پہلا عظیم الشان جلسہ آپؒ نے ذاتی اخراجات سے کرایا۔"

حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ نے اپنے پہلے سفر کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا "ہم نے اس سفر کو بذریعہ ریل لاہور سے شروع کیا اور دہلی پہنچے۔ جاتے ہی حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمتہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ وہاں سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، محبوب الٰہی و حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نیز دیگر اولیائے دہلی کے مزارات پر حاضری دی۔ فاتحہ خوانی کی اور پھر والد ماجد علیہ الرحمتہ نے دہلی کی جامع مسجد کے علاوہ کئی مقامات دکھائے۔

Marfat.com

دہلی سے زائرین کا یہ مختصر سا قافلہ تاجدار مجددیت قندیل نورانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ (1034ھ/1625ء) کے دربار گوہر بار میں حاضر ہوا۔ جیسے جیسے والد ماجد علیہ الرحمۃ عمل کرتے گئے ہم بھی اسی طرح کرتے رہے۔ تقریباً سرہند شریف حضور مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ہاں ہفتہ بھر قیام رہا۔ اس وقت سرہند شریف میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ پاکستان بنا تو کئی بار حضرت مجدد الف ثانیؒ علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اور آپؒ کے فیضان سے ہمیشہ مالا مال رہا۔ امید ہے (تادم زیست) ان کا کرم شامل حال رہے گا۔ سفر و حضر میں میرا تو وظیفہ انہی کا نام نامی ہے، فرمایا کرتے (جندا کھائیے اوسے دے گن گائیے)۔"

افغانستان:

افغانستان ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ اس نے بے شمار انقلاب دیکھے اور تا حال انقلاب کی زد میں ہے۔ پہلے روس سے پالا پڑا پھر امریکہ اور استعماری اتحادی طاقتوں نے ظلم کے پہاڑ توڑے۔ رہی سہی کسر دہشت گرد نکال رہے ہیں۔ افواج پاکستان کو بھی ایک عرصہ سے الجھا رکھا ہے۔ جون 2014ء میں جنرل راحیل شریف نے مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے بھرپور کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ افواج پاکستان کو ہر محاذ پر عظیم کامیابیوں سے ہم کنار فرمائے نہ صرف پاکستان بلکہ افغانستان، عراق، شام، مصر، فلسطین، یمن الغرض تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنائے اور طاغوتی ظالموں کو ناکامی کا منہ دکھائے۔ (آمین)

بات ہو رہی تھی حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ

Marfat.com

کے سفر افغانستان کی۔ آپؒ نے افغانستان کے متعدد سفر فرمائے۔ اس لئے کہ بہت سے مجددی مشائخ کرام علیہم الرحمتہ وہاں مقیم تھے۔ جب راقم الحروف نے افغانستان کے اسفار کے متعلق دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا میں اس وقت تک پانچ بار افغانستان جا چکا ہوں۔ کابل، قندھار، غزنی، ہرات وغیرہ مقامات پر بزرگان دین کے آستانوں، خانقاہوں، مزارات کی زیارت سے مستفیض ہوا خصوصاً حضرت شیخ ابراھیم مجددی علیہ الرحمتہ قلعہ جواد، حضرت ملا شور بازار میں بیس دن قیام رہا، جامع مسجد پل چرخی بھی جانا ہوا۔ قندھار میں حضور پُر نور نبی کریم ﷺ کے خرقہ شریف کی زیارت کی جس عمارت میں خرقہ شریف محفوظ ہے وہ سلطان احمد شاہ ابدالی علیہ رحمتہ کے زمانہ اقتدار میں بنائی گئی تھی ۔ یہ عمارت روضہ نما اور سب سے زیادہ قابل احترام ہے۔ غزنی بھی جانا ہوا وہاں حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد عثمان بن علی علیہ الرحمتہ کا مزار اقدس ہے۔ نیز غزنی میں حضرت حکیم سنائی غزنوی علیہ الرحمتہ بھی اپنے مزار پاک میں جلوہ فرما ہیں۔ ان کی محبوبیت و مقبولیت سے متاثر ہو کر حضرت ملا جلال الدین رومی علیہ الرحمتہ نے یوں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

عطار روح بود و سنائی دو چشم او
ما از پئے سنائی و عطار آمدیم

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمتہ کے دربار گوہر بار بھی جانا ہوا۔ اس فاتح ہندؒ کی شان و عظمت کے کیا کہنے بلا وضو نبی کریم ﷺ کا نام لینا گوارا نہ کرتے تھے۔ یکے بعد دیگرے انہوں نے ہندوستان پر سترہ حملے کر کے فاتح ہند کا لقب پایا۔ سومنات کے مندر کی تباہی پر جب ہندو راجاؤں نے زر و جواہرات کی پیش کش کی کہ اس بت کو نہ توڑیں تو آپؒ

Marfat.com

نے تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ "یہ نہیں ہو سکتا، کل بروز حشر اپنے ربّ کے حضور بت فروش نہیں بت شکن کی صورت میں پیش ہونا چاہتا ہوں"۔ حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ نے سفر افغانستان پر گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا ہرات میں جانا ہوا وہاں حضرت مولانا جامی علیہ الرحمتہ کے مزار پاک کی زیارت کی۔ اس عاشق رسُول کریم علیہ التحیتہ التسلیم کا مزار شریف بغیر گنبد کے ہے البتہ ایک بہت بڑا درخت ہر وقت سایہ کئے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ حضرت مولانا جامی نقشبندی علیہ الرحمتہ کے عشق رسُول کریم ﷺ کی خوشبو آج بھی مہک رہی ہے۔ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں کس عاجزی، انکساری اور تواضع سے عرض گزار رہے ہیں۔ یارسُول اللہ ﷺ:

سگت را ، کاش جامی نام بودے
کہ آمد بر زبانت گاہے گاہے

آپؒ نے فرمایا ہرات میں حضرت عبید اللہ احرار مرشد جامی علیہ الرحمتہ کے مزار شریف کے ساتھ ساتھ حضرت عبداللہ انصاری علیہ الرحمتہ کا بھی مزار ہے جو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں۔ وہاں بھی حاضری دی اور فیوض و برکات کی نعمت عظمیٰ سے شادکام ہوئے۔ آپؒ نے فرمایا افغانستان میں آخری مرتبہ اس وقت جانا ہوا جب حضرت نور المشائخ فضل عثمان مجددی افغانی علیہ الرحمتہ کا پاکستان میں وصال ہوا اور ان کے جسدِ اطہر کو بذریعہ ہوائی جہاز لے کر گیا۔ جملہ اخراجات اپنی گرہ سے ادا کئے۔ آپؒ کے اس عمل مبارک سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ سے والہانہ عقیدت و عشق صادق کا اظہار ہوتا ہے کہ آپؒ نے نسبتوں کا کتنا احترام کیا۔ ایسی مثالیں نوادرات میں شمار ہوتی ہیں

Marfat.com

اس موقع پر کبھی کبھی یہ شعر بھی گنگنایا کرتے۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

اُردن، فلسطین:

وہ مبارک سرزمین ہے جسے بڑے بڑے انبیاء کرام علیہم السلام، اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت کرامؓ، اور اولیاء عظامؒ نے اپنے وجود مقدس نیز قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ اُردن بڑا وسیع وعریض ملک تھا جسے مغربی، یورپی صیہونی، استعماری ظالموں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور پھر یہ مقدس سرزمین تین حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی۔ ایک حصہ تو اُردن کے نام سے قائم رہا باقی دو حصے فلسطین اور اسرائیل کے نام سے دنیا کے نقشے پر نقش ہوئے۔ اسی ملک میں بیت المقدس واقع ہے جہاں قبلہ اوّل مسجد اقصیٰ کا وجود مسعود ہے جہاں سیاح لامکان، جان ایمان سید الانس والجان صاحب التاج والمعراج جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تمام انبیاء و رسل علیہم السلام نے نمازِ شب معراج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ممدوح اکابر حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمتہ اسرائیلی قبضہ سے قبل چار بار بیت المقدس (یروشلم) جانے کی سعادت عطا ہوئی اور مسجد اقصیٰ میں بکثرت نمازیں ادا کرنے کی عظیم نعمت میسر ہوئی۔ یہاں پر تمام تاریخی، اسلامی، روحانی مقامات دیکھنے کا موقعہ ملا اُردن میں آپؒ نے وہ میوزیم (عجائب گھر) بھی دیکھا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات محفوظ ہیں نیز مزید کئی اور تاریخی یادگاریں ملاحظہ کیں۔ فلسطین میں وادی طور اور شہر الخلیل میں جانا ہوا جہاں حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب، حضرت

Marfat.com

یوسف علیہم السلام کے مزارات ہیں وہاں حاضری دی اور نذرانہ عقیدت ومحبت پیش کیا نیز فلسطین کی آزادی کے لئے دُعائیں فرمائیں۔

شام:

شام وہ مبارک ملک ہے جہاں سید عالم نور مجسم نبی کریم ﷺ بعمر 12 سال تشریف لے گئے۔ شام کی جانب آپ ﷺ کا یہ پہلا سفر تھا جسے آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالبؓ کی معیت میں فرمایا۔ مقام بصریٰ جہاں بحیرا راہب ایک مدت سے آپ ﷺ کی تشریف آوری کا منتظر تھا اپنے کلیسا میں بیٹھے ہوئے اس نے آپ ﷺ کو دُور ہی سے پہچان لیا اور نہایت ادب واحترام سے خدمت بجالایا۔ آپ ﷺ کی بسلسلہ نبوت و رسالت جو نشانیاں کتب سابقہ میں پڑھ چکا تھا وہ دیکھتے ہی حضرت ابو طالبؓ سے کہنے لگا اس شہزادے کو فوراً واپس لے جائیں اور اس کی حفاظت کرتے رہیں۔

نیز آپ ﷺ کا ملک شام کا وہ سفر بھی خاصی شہرت رکھتا ہے جسے آپ ﷺ نے اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیے برائے تجارت فرمایا۔ حضرت اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو آپؐ کے وسیلہ سے خاصا نفع حاصل ہوا جس سے متاثر ہو کر آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا اور پھر انہیں سب سے پہلے ام المومنینؓ کا اعزاز عطا ہوا۔

نبی کریم ﷺ نے ملک شام ویمن کے لئے بہت سی دعائیں فرمائیں اور آپ ﷺ کی دعا کے یہ کلمات تو شہرت تامہ رکھتے ہیں (اللھم بارك فی شامنا و یمننا)

ترجمہ: الٰہی ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔

اس بابرکت ملک میں حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ چار بار تشریف لے گئے۔ پہلی بار 1966ء میں جانا ہوا۔ ان چار مرتبہ اسفار میں ملک شام کے مشہور شہروں کی سیاحت فرمائی خصوصاً دمشق جو شام کا دارالحکومت ہے وہاں گئے اور جامع مسجد دمشق میں نمازیں ادا

Marfat.com

کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے روضہ مقدسہ پر بھی عقیدت ومحبت سے حاضری دی اورانتہائی ادب واحترام سے سلام پیش کیا۔

علاوہ ازیں حضرت سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف پر عقیدت کے پھول نچھاور کیئے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر بھی حاضری دی جس کے ساتھ حکومت نے بڑی بے اعتنائی اختیار کررکھی ہے۔

حلب: حلب شام کا بہت مشہور شہر ہے جہاں مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ وہاں بھی عاشقانہ انداز میں حاضری دی اورسلام پیش کیا اسی شہر میں حضرت سلطان نورالدین زنگی، سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات موجود ہیں جنہوں نے محاذ شام پر جہاد کرتے ہوئے شہادت کی نعمت حاصل کی یا یہیں وصال فرما ہوئے اُن کی زیارت سے بھی حظ وافر پایا۔

آہ! آج دنیائے اسلام ایسے مجاہدین کو ترس رہی ہے اور دعائیں مانگ رہی ہے۔

الٰہی پھر مسلمانوں میں پہلی شان پیدا کر
صلاح الدین غازی سا کوئی سلطان پیدا کر

وہی سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ

مصر کے ذروں نے جس کو یوسفِ خوبی کہا
وقت نے جس کو صلاح الدین ایوبی کہا
آج پھر روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کر دے ہمیں
اک صلاح الدین ایوبی عطا کر دے ہمیں

یقیناً ولی کاملؒ جن کے سفر کی غرض وغایت ہی اسلام کی ترقی، عروج تھا انہوں نے بھی آپ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری کے وقت ایسی ہی دعائیں کی ہونگی۔ بیشک وہ وقت بھی آئے گا

Marfat.com

جب حضرتؒ کی دعائیں رنگ لائیں گی اور اسلام کی عزت وعظمت بحال ہوگی۔

(انشاء اللہ العزیز)

حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ نے ملک شام کے اسفار کی روئداد بیان فرماتے ہوئے واضح کیا شہر حمص ملک شام کا قدیم شہر ہے۔اس کی قدیم تاریخی عمارات نے اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رکھا ہے جدید عمارات بھی اپنی مثال آپ ہیں۔اس شہر کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود مقدس نے چار چاند لگا رکھے ہیں۔

حمص میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی عقیدت سے سرِ نیاز خم کیا۔کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی نقشبندی مجددی فاروقی علیہ الرحمتہ کے اجداد میں شمار ہوتے ہیں حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کا شجرہ نسب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس تک پہنچتا ہے۔اسی نسبت سے آپؒ فاروقی کہلاتے ہیں جبکہ شجرہ طریقت کے باعث آپؒ صدیقی ہیں۔حمص میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں تاریخ نے خلیفہ راشد کا نام بھی دیا ہے اور آپ بھی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں۔ان کے مزار پاک پر بھی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔آپؒ نے فرمایا شام کے شہر حماۃ میں بھی جانا ہوا جہاں شاعرِ دربار رسالت ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے جسے دیکھتے ہی ان کی طرف منسوب یہ شعر زبان پر جاری ہوجاتا ہے۔

ما ان مدحت محمداً بمقالتی

لکن مدحت ،مقالتی بمحمدٍ

Marfat.com

عراق:

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ملک عراق میں جو انبیاء کرامؑ صحابہؓ و اہل بیت مصطفیٰ، تابعین و تبع تابعین اور اکابر اولیائے اسلام کی سرزمین ہے مجھے وہاں پانچ مرتبہ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بغداد شریف تو ہر بار جاتا رہا مگر دیگر شہروں کے مشہور مقامات مقدسہ کی حاضری ان سفروں کے درمیان حاصل ہوئی۔ آپؒ نے عراق میں جن مزارات پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے ان کے صرف ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بغداد شریف:

حضور سیدنا محبوب سبحانی شہباز لامکانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حضرت امام ائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سر سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت شیخ شہابُ الدین سہروردی، حضرت معروف کرخی، حضرت علامہ محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی، حضرت امام غزالی، حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت امام تقی محمد الجواد، حضرت منصور حلاج، حضرت بشر حافی، حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہم، وہاں بغداد میں ایوان کسریٰ کو بھی دیکھا جو نشان عبرت بن چکا ہے۔

نجف اشرف: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خصوصیت سے حاضری دی جب کہ کربلا معلیٰ میں حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر وقار پر عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت عباس علمدارؓ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ حضرت حسن بصریؒ، حضرت امام محمد بن سیرینؒ، حضرت سمنونؒ کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی۔

Marfat.com

اس سفر مقدس میں ان صحابہ کرام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت سیدنا انس بن مالک، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عمارہ: حضرت میاں صاحبؒ علیہ الرحمتہ عراق کے مشہور شہر عمارہ میں حضرت سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمتہ اور (موصل) میں حضرت عتیق قضیب البانی الموصلی علیہ الرحمتہ کے مزارات پر بھی عقیدت ومحبت سے حاضر ہوئے سلام پیش کیا فاتحہ خوانی کی نذر گزاری۔

مدائن: جو آج کل بستی سلمان پاک کے نام سے معروف ہے وہاں نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حق عقیدت ومودت ادا کیا۔ الغرض حضرت فخر المشائخ نے عراق کے تمام مشہور شہروں کے جملہ مقامات مقدسہ کی زیارت کی اور فیوض برکات سے دامن مراد کو بھرا۔

ترکی: فخر المشائخ حضرت میاں صاحبؒ علیہ الرحمتہ براہ ملک شام (حلب) سے بذریعہ ریل گاڑی 1966ء میں پہلی بار ترکی کے دارالحکومت (انقرہ) پہنچے اور وہاں سے امام الاصفیاء حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمتہ کے مزار اقدس (قونیہ) شہر میں زیارت کے لئے پہنچے۔ بعدہ تین بار ترکی جانا ہوا اور ہر بار حضرت جلال الدین رومیؒ کی خدمت سے حظ وافر پایا اور یہاں آپؒ نے چوبیس گھنٹے گزارے یعنی پورا ایک دن حضرت رومی علیہ الرحمتہ کے پاس رہے۔ پھر آپؒ (قسطنطنیہ) یعنی استنبول میں تشریف لے گئے وہاں حضرت مولانا خالد کردی نقشبندی مجددی، حضرت علامہ عبدالحکیم آرداسی نقشبندی مجددی خالدیؒ اور ان کے خلیفہ اعظم حضرت محمد حسین حلمی نقشبندی مجددی علیہ الرحمتہ جنہوں نے تعلیمات مجددیہ

Marfat.com

کی نشر و اشاعت کے لئے ایک عظیم ادارہ بنام ایشیق قائم فرمایا اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لئے تاریخی کردار ادا فرماتے واصل بحق ہوئے۔

حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمۃ کا ان کے ہاں صرف اور صرف تحریک مجددیہ کے استحکام و ترقی کے لیے تین بار جانا ہوا حضرت حسین محمد حلمی علیہ الرحمۃ نے بے شمار کتابیں شائع کر کے پوری دنیا میں مفت تقسیم کا نیٹ ورک قائم کیا۔ مکتوبات مجدد الف ثانیؒ کی اعلیٰ پیمانہ پر اشاعت کی حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں سے مسلک مجدد اور ارشادات مجدد کی کئی بار اشاعت فرمائی۔ آپ نے فرمایا حسین حلمی علیہ الرحمۃ یومیہ چار چار صد ضخیم پیکٹ بنوا کر لاکھوں روپے اپنی گرہ سے ڈاک خرچ ادا کر کے دنیا بھر کے اہل علم و قلم کی مفت خدمت میں بھجواتے رہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ ان کے وصال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی خصوصی رحمت سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

آپؒ نے فرمایا استنبول میں مسجد ایا صوفیہ کی زیارت کی، ترکی کا مشہور عجائب گھر (توپ کاپی) بھی ملاحظہ کیا۔ وہاں کے ایک مشہور شہر (برسہ) میں حضرت شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ صاحب تفسیر روح البیان اور حضرت علامہ نیناری علیہ الرحمۃ کی زیارت گاہیں بھی دیکھیں۔

عجائب گھر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد تبرکات خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کی زیارت کی نیز دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تبرکات کا دیدار بھی نصیب ہوا۔ اس عجائب گھر میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قرآن مجید بھی موجود ہے جسے بوقت شہادت آپؓ

Marfat.com

تلاوت فرما رہے تھے جس پر آپؒ کے خون مبارک کے چھینٹے ثبت ہو کر رہ گئے۔ بعدہٗ آپؒ نے اس قرآن مجید کے عکس مبارک کی ازبکستان کے روحانی دورہ کرتے ہوئے تاشقند کی جامع مسجد میں زیارت کی جس کا ذکر آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ دوبئی (ابوظہبی)۔

حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ سے جب دوبئی اور ابوظہبی کے اسفار سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؒ نے فرمایا تین تین باران ریاستوں میں جانا ہوا مگر اہم معلومات کا ذکر نہ فرمایا۔

تاشقند، بخارا:

حضرت شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمتہ اولیائے نقشبند علیہم الرحمتہ کے سچے محبّ اور عاشق صادق تھے۔ ان کے دل و دماغ میں ہمیشہ مجددی حضرات کے مزارات پر حاضری اور زیارت کا عشق دامنگیر رہتا۔ ان کی چاہت ہوتی کہ دُنیا جہان میں جہاں جہاں بھی مجددی اکابرؒ آرام فرما ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر زیادہ سے زیادہ فیوض و برکات حاصل کیے جائیں۔ اسی مقدس نظریہ کے پیش نظر آپؒ کے اسفار روس سے آزاد شدہ ریاست ازبکستان کے شہرۂ آفاق شہر تاشقند، بخارا، سمرقند، غجدوان، قصر عارفاں وغیرہ کا سفر کیا ہے۔

آپؒ نے سفر آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانیؒ علیہ الرحمتہ کے مولد و مسکن و مدفن شرقپور شریف سے 6 اگست 1998ء کو شروع کیا 7 اگست بروز جمعتہ المبارک اسلام آباد پہنچے اور ساڑھے پانچ بجے اسلام آباد سے تاشقند شریف کی طرف پرواز کی۔ ایک گھنٹے بعد جہاز نے تاشقند ایئرپورٹ پر لینڈ کیا، آپؒ کے رفیق سفر جناب حاجی محمد حیات نقشبندی مجددی علیہ

Marfat.com

الرحمۃ روئیداد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارا ساتھی جس نے رہنمائی کے لئے ساتھ جانا تھا وہ نہ پہنچ سکا، پریشانی لاحق ہوئی کہ یہاں کی زبان نہیں جانتے اور اجنبی ملک میں ہماری زبان سمجھنے والا بھی کوئی نہیں۔ ابھی ہم اسی شش و پنج میں تھے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری علیہ الرحمۃ کا تصرف ہمارا معاون و مددگار ہوا اور زبان کا مسئلہ بھی فوراً حل ہوگیا۔ وہ یوں کہ اسلام آباد سے ہمارے ساتھ ایک ایسے ہمسفر تھے جو وہاں کی زبان جانتے تھے انہوں نے ہماری مدد کی اور سکندر بھائی جس کا تعلق بابا صدیق میمن سے تھا۔ ہمیں لینے آیا ہوا تھا ابھی ہم سامان لیکر باہر نکلے ہی تھے کہ اس نے ہمارا خیر مقدم کیا اور ہمارا سامان اپنی گاڑی میں رکھا اور (اسکر) ہوٹل جو قریب ہی تھا ہم نے اس میں قیام کیا۔ اس ہوٹل میں پاکستانی کھانے باآسانی میسر تھے اور کھانے پکانے والے بھی سبھی مسلمان تھے۔ سکندر بھائی نے پُر تکلف کھانا کھلایا اور پھر اجازت لینے سے قبل اس نے اپنا فون نمبر دیا جس کے باعث ہمیں خاصی سہولت رہی۔ ہوٹل میں ہر آدمی بڑے اخلاق سے ملا۔

سیّد اعجاز حسین شاہ جو مردان کے رہنے والے تھے وہ کاروباری سلسلہ میں چار پانچ دن سے وہاں پر قیام پذیر تھے انہوں نے بوقت ملاقات نہایت عمدہ سلوک کیا۔ ہمارے پاس ازبکستان کی کرنسی نہیں تھی ڈالر تھے۔ شاہ صاحب نے چار ہزار سوم (وہاں کی کرنسی) دیے اور کہا یہ استعمال کریں ڈالر کیش کرائیں تو بعد میں مجھے دے دینا بالکل ناواقفیت کے باوجود ہم پر اس نے اتنا اعتماد کیا۔ یہ واضح طور پر شیر ربانی علیہ الرحمۃ کا فیض تھا۔

دوسرے روز سکندر صاحب ہمارے ہاں آئے اور عبدالحمید ملتانی جو وہاں کی زبان سمجھنے والا تھا اس نے اپنے ساتھ محمد مقیت نامی ایک شخص بھی تیار کر لیا اور ہم منزل مراد کی

Marfat.com

طرف چل دیئے اور تاشقند سے سمرقند پہنچے۔ رات شارک ہوٹل میں قیام کیا۔ صبح ہوتے ہی ناشتہ کیا ٹیکسی لی اور حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ رحمتہ کے دربار گوہر بار میں حاضری دی۔

یہاں جناب شمس الدین تاجی (محکمہ آثار قدیمہ) کی طرف سے دیکھ بھال کے لئے سرکاری طور پر مامور تھے بڑے اخلاق سے ملے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کی خوب صورت جامع مسجد اور نہایت زیب نظر مزار شریف کی زیارت اور حاضری دی۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ 1404ء کو پیدا ہوئے اور 1490ء کو وصال فرمایا۔ الغرض امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمتہ کے ہاں حاضری دی۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمتہ کے مزار گوہر بار میں بھی عقیدت کے پھول پیش کیئے فاتحہ خوانی کی اور دعا مانگی۔ بخارا شریف سے قصر عارفاں نصف گھنٹے کی مسافت پر ہے یہ شہر خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں حضرت شاہ بہاءالدین نقشبند بخاریؒ کی خدمت عالیہ میں ادب و احترام اور نہایت عاجزی سے حاضری دی اور خوب فیوض برکات سے دامن بھرے۔ اس روحانی سفر کی کیفیات الفاظ میں نہیں سمائی جاسکتیں۔

القصہ ہمیں 12-08-1998ء کو پتہ چلا کہ تاشقند کی جامع مسجد میں حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت جو قرآن پاک تلاوت فرمارہے تھے وہاں موجود ہے۔ ہم نے نماز ظہر جامع مسجد میں ادا کی اور حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت شہادت تلاوت ہونے والے قرآن کریم کی زیارت کی جو ہرن کی کھال پر مرقوم ہے۔ آپؓ کے خون کے دھبے بھی آپؓ کی شہادت کی شہادت دے رہے ہیں۔

بہر حال تفصیل کے لئے دیکھیے محمد حیات مرحوم کا سفر نامہ (روحانیت کی جستجو) جو

Marfat.com

نہایت ایمان افروز ہے۔

حرمین شریفین:

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمتہ نے کوئی بھی سفر بلا مقصد نہیں کیا اور نہ ہی محض سیر و سیاحت کے لئے آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے باہر نکلے۔ آپؒ اس خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو اپنانا اور اس کی تبلیغ کو اہم فرائض میں شمار کرنا اُن عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ میں ہوتا ہے جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آئے (اذا راؤ ذکر اللہ)۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جب بھی آپؒ کسی شہر کے بازار سے گزرتے تو لوگ دُور سے دیکھتے ہی ایک طرف احترام سے کھڑے ہو جاتے اور کئی خوش نصیب آگے بڑھ کر مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرتے تو آپؒ ہاتھ کے اشارے سے نوازتے ہوئے اسے ایک طرف کر دیتے۔ ہمیشہ آپؒ کی گردن تواضع سے جھکی رہتی پس پھر اندازہ لگایئے جس بارگاہ میں اکابر کا یہ عالم ہو اور یہ شعر ضرب المثل بن چکا ہو۔

ادب گا ہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

راقم الحروف نے اس شعر سے یوں استفادہ کیا ہے۔

نفس گم کردہ می آید ہمیشہ
جنید و بایزید ایں جا تمامی

تو آپ خود اندازہ لگایئے اور تصور کیجیے کہ حضرت میاں صاحبؒ ایسی بلند مرتبت

Marfat.com

ہستی جو کشتۂ عشق رسول کریم ﷺ تھی جب اس بارگاہ عرش پناہ میں حاضری دیتی ہوگی تو کیا کیفیت ہوگی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کیفیت کی کیفیت بیان کرنے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل سکتے عشق و محبت کو کلمات میں تولا نہیں جا سکتا (دل دریا سمندروں ڈونگے کون دِلاں دی جانے ہُو)۔

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً) مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ کے مبارک سفر کی روئداد بڑی نرالی اور طویل ہے آپؒ نے سرزمین مقدس حرمین شریفین کے متعدد سفر کئے حج و عمرہ اور زیارت سید المرسلین کے مدینہ طیبہ کی حاضریاں بکثرت ہیں۔

تاہم آپؒ کو پہلی بار 1965ء میں بذریعہ بحری جہاز کراچی سے جدہ اور پھر جدہ سے مکہ مکرمہ بس سے حاضری کی سعادت عظمٰی حاصل ہوئی۔ اُس زمانے میں وہاں قیام کے لئے خاصا وقت نصیب ہو جاتا تھا کم از کم چار ماہ تک حجاج کرام اور زائرین مدینہ منورہ سیر ہو کر زیارت کرتے عمرہ اور طواف کر کے اپنے ایمان و ایقان اور عشق و محبت کی دولت میں اضافہ کرتے رہتے۔

حضرت میاں صاحبؒ کو پانچ مرتبہ بحری جہاز کے ذریعے حرمین شریفین جانے کا شرف حاصل ہوا۔ حج و عمرہ سے پہلے اور حج و عمرہ کے بعد زیادہ تر قیام مدینہ طیبہ میں کرتے۔ مکہ مکرمہ خصوصاً حرم کعبہ، مسجد حرام، بیت اللہ شریف میں حاضری اور طواف و سعی ءصفا، مروہ میں عاجزی و تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپؒ نے اپنے عقیدت مندوں اور ملاقات و زیارت کرنے والوں کو روک رکھا تھا کہ کوئی بھی صاحب حرم پاک، مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ، روضہ مقدسہ پر حاضری کے وقت بالکل ملاقات اور سلام و دعا نہ کرے گویا کہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ

Marfat.com

میں آپؒ کی محویت بڑی عجیب تھی۔ یہی حال بارگاہِ رحمتہ للعالمین ﷺ میں تھا۔

1972ء اور 1978ء میں ناچیز محمد منشا تابش قصوری کی قسمت کا ستارہ چمکا اور حج و زیارت کی نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی حسن اتفاق کہ حضرت فخر المشائخ علیہ رحمہ کی ہر دو مرتبہ مدینہ منورہ میں زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپؒ نے قیام مدینہ طیبہ کے وقت کئی کئی دن اپنی قیام گاہ رباط شیر ربانی علیہ رحمہ میں خصوصی طور پر مدعو فرمایا۔ وہاں بھی حضرت شیر ربانیؒ کے لنگر کا نذرانہ بارگاہِ رحمتہ للعالمین ﷺ میں پیش کرنے کا معمول رہا۔ حسب معمول وہاں آپؒ کی احقر پر شفقت و اُلفت خوب رہی۔

آپؒ عموماً بعد نماز عشاء اور بوقت تہجد پھر نماز فجر کے بعد محسن اعظم نبی مکرم رسول معظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں مواجہہ شریف حاضر ہوتے مگر ادب واحترام کا یہ عالم کہ سنہری جالیوں سے تین چار قدم ہٹ کر سامنے دیوار کے ساتھ بصورت قیام سلام پیش کرتے رہتے ساتھ ہی ساتھ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام کا نذرانہ گزارتے۔ وہاں سے اجازت لیکر حضرت قطب مدینہ مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ رحمتہ کے کاشانہء اقدس میں منعقدہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں رونق افروز ہوتے واضح ہو کہ حضرت قطب مدینہؒ نے مسلسل ہر شب 80 سال تک محفلِ میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا یہاں تک کہ بوقت علالت ہسپتال میں جتنے روز رہے معمول کے مطابق بعد نماز عشاء میلاد النبی ﷺ کی محفل سجاتے رہے۔ حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ کی قطب مدینہؒ بڑی قدر فرماتے اور گاہے گاہے حضرت شیر ربانی علیہ الرحمتہ کا ذکر خیر بھی فرماتے۔

حضرت فخرالمشائخ علیہ الرحمتہ سے مدینہ طیبہ میں میری پہلی ملاقات محفل

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی۔ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمتہ کے ہاں پاک و ہند کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی اکابر علماء و مشائخ ان کی خدمت میں آتے رہتے تھے۔ حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ ان حضرات سے ملاقات کرتے اور اپنے ہاں ان کی دعوت و ضیافت فرماتے۔ مدینہ طیبہ میں جن اکابر سے آپؒ کی راہ و رسم جاری رہی ان میں سے چند اسمائے گرامی قارئین ملاحظہ فرمائیے گا۔

حضرت شیخ مولانا بخشی غلام مصطفیٰ نقشبندی، خلیفہ خاص حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی علی پوری علیہ الرحمتہ جن کی نگرانی میں رباط امیر ملت مدینہ طیبہ میں تعمیر ہوئی اب سعودی حکومت نے جدید دور کے مطابق عمارت کی توسیع کے باعث ختم کر دی ہے۔ عرصہ تک زائرین مدینہ وہاں فری قیام کرتے وہاں بھی نقشبندی لنگر کا سلسلہ قائم رہا عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بابا غلام رسول بلیاں والے، شیخ محمد حسین میمنی، شیخ فہمی ترک، مولانا عبد الغفور، شیخ شکرون عرب، شیخ محمد علی مراد شامی علیہ الرحمتہ والرضوان، حضرت شیخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی ابن قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی (خسر) مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمتہ حضرت شیخ ہاشم جان مجددی علیہ الرحمتہ ان کے ساتھ بہت عمدہ تعلقات تھے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قادری علیہ الرحمتہ رئیس اڑیسہ (انڈیا) حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمتہ (انڈیا) حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی ابن مولانا شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ

محفل ختم دلائل الخیرات شریف:

Marfat.com

مدینہ طیبہ میں شیخ الہ بخش سومرہ علیہ الرحمتہ کے دولت کدہ پر ایک شب محفل ختم دلائل الخیرات منعقد ہوئی۔ حضرت فخر المشائخ علیہ الرحمتہ نے اس مقدس محفل کی صدارت فرمائی۔ وہاں پچاس سے زائد افراد نے دلائل الخیرات شریف کا ختم پڑھا اور اس محفل میں بہت اعلیٰ قسم کے لنگر کا اہتمام حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔

1981ء سے بذریعہ ہوائی جہاز حج وعمرہ اور زیارت گنبد خضریٰ کے لئے جاتے رہے تقریباً یکے بعد دیگرے 16 حج اور بکثرت عمرے کئے۔ ناچیز کو بارگاہِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت میاں صاحبؒ کی موجودگی میں تقریباً دو ماہ تک رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ابھی حال ہی میں احقر کو (17 اپریل 2014ء تا 11 مئی 2014ء) حرمین شریفین میں حاضری نصیب ہوئی تو حضرت میاں صاحبؒ کی طرف سے ایک طواف کیا اور اس کا ثواب آپؒ کی روح مقدس کو ایصال کیا گیا۔

مدینہ طیبہ بھی آپؒ کے مراتب ومدارج کی بلندی کے لئے استغاثہ پیش کیا۔ حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمتہ کی حیات مبارکہ کے اسفار سے کما حقہ آگاہ ہونا مشکل ترین امر ہے تاہم آپؒ نے ربّ العلمین کے ارشاد قل ''سیروا فی الارض'' پر عمل کرتے ہوئے بے شمار سفر کئے، گویا آپؒ اس آیت کی چلتی پھرتی تفسیر تھے۔

جب آپؒ اپنے آخری سفر پر روانہ ہونے لگے تقریباً ایک ماہ قبل اپنے مخصوص محبین، معتقدین، مریدین و متعلقین کو کسی کو اشارۃً اور کسی کو واضح طور پر بتانا شروع کر دیا کہ جہاں تک ممکن تھا دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی اور اب اس ذات رحیم وکریم کی طرف سے بلاوا آیا ہی چاہتا ہے۔

Marfat.com

چنانچہ راقم الحروف تابش قصوری کو وصال مبارک سے ایک جمعرات پہلے حکماً فرمایا 6 بجے شام تک شرقپور شریف پہنچ جائیں۔ ناچیز حاضر ہوا اور انتہائی رقت آمیز کیفیت سے چند مخصوص باتیں کیں اور فرمایا، ''لے او تابشا''۔ اور پھر 11 ستمبر 2013ء/4 ذیقعد 1434ھ بروز بدھ اس دار فنا سے دار بقا کی طرف سفر فرما ہوئے۔ 12 ستمبر 2013ء/5 ذیقعد 1434ء بروز جمعرات بعد نماز عصر آپؒ کے پوتے حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری سلمہ اللہ کی اقتداء میں لاکھوں عوام وخواص نے آپؒ کی نماز جنازہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یوں آپؒ کے دنیوی اسفار کا اختتام ہوا اور عالم برزخ کی سکون بخش فضاؤں میں آرام فرما ہو گئے۔

آپؒ کا مزار اقدس آپؒ کے ارشاد کے مطابق آپ کی منتخب کردہ جگہ پر بنایا گیا اور یوں یہ ضرب المثل پوری ہوئی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ ﷺ آپؒ کو جوار رحمت سے نوازے آمین اور اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپؒ کے فیوض و برکات سے ہمیشہ بہرہ مند فرمائے۔

Marfat.com

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے آزاد جموں و کشمیر میں تبلیغی دورے

تحریر و تحقیق: محمد فضل شوق نقشبندی

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پنجاب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی وارث ہونے کے علاوہ عالمی مبلغ اسلام بھی تھے۔ آپؒ نے ہزاروں وابستگانِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی دینی اور روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ رسمِ خانقاہی سے ہٹ کر بیرونی ممالک ایران، ترکی، عراق، سعودی عرب، برطانیہ وغیرہ میں تبلیغی دورے فرما کر دینِ اسلام کی تعلیم میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اندرونِ مملکت خداداد پاکستان صوبہ پنجاب، سندھ، خیبر پختونخواہ، بلوچستان، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر میں متعدد تبلیغی دورے فرمائے اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسُول نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے کی سعی فرمائی۔

آپؒ نے متعدد کتابوں کو چھپوا کر مفت تقسیم کیا، مسجدیں تعمیر کروائیں فلاحی ادارے دار العلوم اور اسلامی مراکز قائم کئے مسلکِ حقہ اہل سنت و جماعت کی ترویج، صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اور اولیائے کرام کی زندگیوں کے مطابق عمل کرنے کی سعی جمیل فرمائی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تبلیغی اداروں کے علاوہ شرقپور شریف سے ماہنامہ نورِ اسلام جاری کیا جس کے متعدد نمبر شیر ربانیؒ نمبر، حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نمبر، حضرت فاروق اعظمؓ نمبر، حضرت غوث اعظمؒ نمبر، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نمبر وغیرہ شائع کر

Marfat.com

کے تقسیم کیے۔ آپؒ تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ کے بانی تھے۔

ملک کے گوشہ گوشہ میں صحابہ کرامؓ اولیاء کرام اور حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے ایام منانے کے لیے شب و روز کوشاں رہے۔ وابستگان آستانہ عالیہ شرقپور شریف کو یہ دن منانے کی تلقین کی اور ملک بھر میں تقریبات منعقد کروائیں۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے تبلیغی دوروں کا احاطہ کرنا مجھ ناچیز کے لئے ممکن نہیں۔ ریاست جموں و کشمیر اور باشندگانِ ریاست جموں و کشمیر کے لئے اولیائے شرقپور شریف کی محبت ضرب المثل ہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے لے کر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ بلکہ اُن کے صاحبزادگان عالی شان میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، میاں سعید احمد شرقپوری مدظلہ العالی، میاں جلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی آپؒ کے پوتے حضرت میاں ولید احمد جواد شرقپوری مدظلہ العالی بھی آزاد جموں و کشمیر کے ساتھ کمال محبت و شفقت رکھتے ہیں۔ جملہ صاحبزادگان تبلیغی دورے بھی فرماتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اس علاقے کے عوام اور وابستگان آستانہ عالیہ شرقپور شریف اِن دوروں سے مستفید ہوتے چلے آرہے ہیں۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے جملہ تبلیغی دورہ ہائے آزاد جموں و کشمیر کا احاطہ ممکن نہیں تاہم ماضی قریب میں چشم دید واجتماعات کا مختصر طور پر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سال 1980ء میں آزاد جموں و کشمیر میں تبلیغی دورہ کے دوران میر پور، کوٹلی، کھوئی رٹہ وغیرہ سے ہوتے ہوئے گورنمنٹ سکول گیا ہیں گوجراں میں سیدنا صدیق اکبرؓ کانفرنس میں پروفیسرز، اساتذہ کرام، طلباء اور عوام الناس سے رقت انگیز خطاب فرمایا۔ آپؒ کے ہمراہ علاقہ کے جید علمائے کرام، قراء، حفاظ حضرات بھی تھے۔ شام کو بعد نماز عشاء

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی احیائے دین اسلام کے لئے خدمات اور اُن کی تعلیمات پر مدلل بیان فرمایا۔ دوسرے روز جاہی کے مقام پر روحانی و نورانی محفل میں سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت سلف صالحین کی دینی خدمات بیان فرمائی۔

اپریل 1981ء میں آزاد جموں وکشمیر کے تبلیغی دورے میں جامع مسجد شیر ربانیؒ گیاہیں گوجراں کے افتتاح کے موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مسجد شریف میں نماز ظہر کی امامت فرمائی۔ عوام الناس کو مسلک حق اہلسنت و جماعت پر قائم رہنے اور وہابی، دیوبندی عقائد سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اسی دورہ کے دوران گیاہیں گوجراں ماسٹر فقیر محمد صاحب کے ہاں روحانی محفل میں راقم الحروف نے بتاریخ 23 اپریل 1981ء شرفِ بیعت حاصل کیا اور سلسلہ نقشبندیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اسی دورہ بھروٹ، مجوال، کھوئی رٹہ وغیرہ میں روحانی تبلیغ کے بعد جامع مسجد کھوئی رٹہ میں جمعہ شریف کے اجتماع میں خطاب کے بعد نماز جمعہ پڑھائی۔

نومبر یا دسمبر 1981ء کے دورہ آزاد جموں وکشمیر کے دوران مسلم کمرشل بنک کوٹلی کے منیجر صاحب کے ہاں روحانی محفل کا انعقاد ہوا۔ راقم الحروف کی استدعا پر علاقہ نکیال کے ایک روزہ دورہ کی منظوری ہوئی۔ رات کو منشی جان محمد خان چیئرمین ٹاؤن نکیال کی اقامت گاہ پر بعد نماز عشاء روحانی محفل منعقد ہوئی۔ اولیائے کرام بالخصوص میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات پر بیان فرمایا۔ واپسی پر کھوئی رٹہ وغیرہ سے ہوتے ہوئے گلہار شریف کوٹلی حضرت قاری محمد صادق صاحب المعروف جیہاں شریف سے ملاقات اور روحانی محفل کا انعقاد ہوا۔ راقم الحروف، ماسٹر طفیل احمد صاحب، چوہدری محمد زمان اور محمد امین لاہوری آپؒ کے ہمراہ رہے۔

اپریل 1983ء میں صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کو دورہ آزاد جموں وکشمیر آنے کا حکم فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ رحمتہ اللہ علیہ نے جامع مسجد

Marfat.com

بلیاہ کوٹلی میں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کانفرنس سے بطور مہمان خصوصی خطاب فرمایا۔ ازاں بعد نماز عشاء نکیال آ کر جامع مسجد مرکزی غوثیہ نکیال میں خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے فضائل بیان فرمائے۔ علامہ محمد یوسف خان قادری مہتمم دار العلوم اسلامیہ نکیال، قراء حضرات، اساتذہ کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔ یہ تاریخی دورہ 17 اپریل 1983ء تا 21 اپریل 1983ء رہا۔

حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کا دورہ آزاد جموں وکشمیر 22 اپریل 1986ء تا 26 اپریل 1986ء آپ رحمتہ اللہ علیہ اچانک نکیال آزاد کشمیر کے دورہ پر تشریف لائے۔ جامع مسجد غوثیہ نکیال میں نماز عصر ادا کی اور روحانی محفل کے بعد مولانا محمد یوسف قادری دیگر علمائے کرام، اساتذہ کرام کے ہمراہ غریب خانے پر موضع بنالہ کالونی تشریف لائے۔ بعد از نماز مغرب ختم خواجگان رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے بعد روحانی محفل میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات پر بیان فرمایا۔ میرے بیٹے محمد اشتیاق خان اور بھانجے صوفی محمد زمان خان نے شرف بیعت حاصل کیا۔ واپسی پر گیاہیں گوجراں ماسٹر نذیر احمد اور ماسٹر فقیر احمد صاحب کے ہاں روحانی محافل کا انعقاد ہوا۔

جامع مسجد گیاہیں گوجراں میں یوم شیر ربانیؒ کی محفل میں شرکت اور خطاب فرمایا۔ ایک گھنٹہ وہابی اور دیوبندی علماء کی مکاریوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ ماسٹر مفتی نذیر احمد صاحب کے گھر پر کتاب (مراۃ المحققین) راقم الحروف کو دے کر کوئی کتاب لکھنے کا حکم فرمایا الحمد للہ کہ آپؒ کے حکم اور دعا کی بدولت چند کتب تحریر کر چکا ہوں۔

دورہ آزاد جموں وکشمیر اپریل 1987ء

آپ رحمتہ اللہ علیہ اچانک ہی دورہ نکیال پر تشریف لائے۔ علامہ محمد یوسف خان قادری کے حجرہ میں محفل منعقد ہوئی۔ بعد ازاں دربار عالیہ حضرت سائیں بابا عکد بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ موہڑہ شریف پر حاضری کا حکم ہوا۔ وہاں پہنچ کر روحانی محفل منعقد ہوئی۔ مولانا

Marfat.com

سید محمد قادری خطیب جامع مسجد دربار عالیہ موہڑہ شریف کے حجرہ میں لنگر تناول فرمایا ۔واپسی پر مولانا محمد یوسف قادری، پروفیسر محمد اسلم ذوق، ماسٹر محمد تاج خان نکیالوی، ماسٹر محمود احمد نکیالوی، حافظ غلام رسول صدیقی، ماسٹر محمد رفیق خان، منشی جان محمد خان چیئرمین ٹاؤن نکیال وغیرہ کے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے۔ محفل پاک منعقد ہوئی۔ اگلے روز حضرت باجی (خواجہ) الف دین رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پاک حاضری دے کر محفل سے خطاب فرمایا۔ علامہ علاء الدین صدیقی سجادہ نشین نیریاں شریف پونچھ، باجی (خواجہ) کالو اور باجی (خواجہ) قاسم مدظلہ العالی کے علاوہ دیگر سجادہ نشیناں سیارہ شریف کوٹلی وغیرہ نے استقبال کیا۔ آپؒ رحمتہ اللہ علیہ 21 مئی 1989ء کو اچانک علاقہ نکیال کے دورہ پر تشریف لائے۔ مختلف جگہوں پر تبلیغی پروگرام کے بعد جامع مسجد گیاہیں گوجراں میں نماز جمعہ پڑھائی خطاب فرمایا۔

29 نومبر 1993ء میں دورہ آزاد جموں وکشمیر میرپور کوٹلی سے ہوتے ہوئے 29 نومبر کو جامع مسجد غوثیہ نکیال میں نماز عصر اور مغرب کے بعد بیان فرمایا۔ یوم مجدد الف ثانیؒ منانے کی تاکید فرمائی۔ رات کو راقم الحروف کے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر سعادت بخشی۔ مولانا محمد یوسف خان قادری ممبر اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں وکشمیر بلبل کشمیر مولانا علی محمد آف گیاہیں گوجراں، مفتی نذیر احمد گورسی، چوہدری طفیل احمد صابر، ٹھیکیدار صوفی محمد خان کیانی نکیالوی، ہیڈ ماسٹر سردار محمد رفیق خان، حافظ غلام رسول صدیقی، ماسٹر محمد تاج خان نکیالوی، پروفیسر محمد معروف چوہان ڈگری کالج نکیال، سردار ظفر احمد خان ایڈووکیٹ اساتذہ کرام اور عوام الناس نے محفل میں شرکت کی، تبلیغی بیان ہوا۔ اسی محفل میں مولانا محمد یوسف خان قادری نے حضرت ممدوح سے وظائف حاصل کیے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں شرف بیعت حاصل کیا۔

خواب میں نکیال آزاد کشمیر کا آخری دورہ:

Marfat.com

خواب میں نکیال کا آخری دورہ فرمایا۔ راقم الحروف ایک جگہ خالصہ رقبہ پر مکان تعمیر کر رہا تھا۔ اہل دیہہ دیگر نے اعتراض کر کے عذرداریاں وغیرہ عدالتوں میں شروع کر دیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خواب میں راقم الحروف کے گھر پر تشریف لائے۔ بڑے خوش وخرم نظر آرہے تھے۔ شوق صاحب! ''فکر نہیں کرنا اللہ تعالیٰ ساریاں مشکلات آسان کرسی''، اور آنکھ کھل گئی۔ بعدازاں سارے فیصلے میرے حق میں ہوئے۔

آخری ملاقات:

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں عرس مبارک کے موقع پر راقم الحروف کو حکم فرمایا تھا کہ کسی ذریعہ خانقاہ نقشبندیہ محلہ خواجہ بازار خانیار سرینگر سے حضرت سید خاوند محمود المعروف حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ کی قائم کردہ خانقاہ نقشبندیہ اور اُن کے بیٹے حضرت معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ پاک کی تصاویر و دیگر کتب مواد متعلقہ فراہم کر دیں۔ چنانچہ آپؒ کی دعا سے سرینگر جا کر مواد، تصاویر، کتب لا کر 10 مارچ 2013ء کو شرقپور شریف حاضری دے کر اشیاء پیش کیں۔ آپؒ صاحب فراش تھے۔ انتہائی خوش ہوئے ایک رات قیام کرنے کا حکم فرمایا۔ اگلے روز حجرہ شریف بلا کر ناشتے میں انڈے پراٹھے مٹھائی وغیرہ جو مجھے ڈاکٹروں نے منع فرمائے تھے اپنی نگرانی میں حکم دے کر کھلائے۔ دعا فرمائی۔ آپؒ کی خصوصی دعا سے دل کی بیماری جاتی رہی۔

حوالہ جات:

میری یادیں از محمد شوق نقشبندی
تذکرہ اولیائے شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے طوفانی دورے

محمد رفیق شرقپوری

حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری چشتی سیالوی صاحب لکھتے ہیں: ''آپ نے تحریک مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا جب آغاز فرمایا تو عشق کی حد تک اس سے لگاؤ رکھا۔ اس تحریک نے بڑی شاندار کامیابی حاصل کی اور جگہ جگہ اس تحریک کے زیر انتظام محافل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یوم فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یوم شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، یوم شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ، عرس حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ایامِ مبارکہ کو نہایت کامیابی سے مناتے رہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اس تحریک کے اثرات نے اہل محبت کو ان ایام کو شانِ شایان طریقہ سے منانے کی راہ پر گامزن فرمایا۔ آپؒ نے اس سلسلہ میں ہندوستان، افغانستان، تاشقند، بخارا، روس، چیچنیاں، ایران، عراق، ترکی، شام، اردن، فلسطین، مراکش، یمن، جیسے اسلامی ممالک کے ساتھ ساتھ یورپین ممالک برطانیہ، امریکہ، ہالینڈ، جرمنی، فرانس اور چین وغیرہ کے بھی دورے فرمائے اور تحریک مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بامِ عروج تک پہنچایا۔ نیز آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں بے شمار عمرے اور متعدد حج کیے۔ حجاز مقدس، حرمین شریفین، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ میں جہاں جہاں قیام فرما ہوئے موقعہ بہ موقعہ ختم شریف مجددیہ، نقشبندیہ کا اہتمام فرماتے۔ محمد منشاء تابش

Marfat.com

قصوری کو مدینہ منورہ ''رباطِ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ'' میں یوم شیر ربانی اور عرس قندیل نورانی ،امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ میں شمولیت کی متعدد بار سعادت نصیب ہوئی۔

آپؒ حرم مسجد نبوی شریف میں بڑے انہماک اور نہایت ادب واحترام سے حاضری دیتے۔ آپ تواضع، انکساری کے تو مجسمہ تھے۔ ہمیشہ گردن جھکی رہتی مگر حق کی سرفرازی وسربلندی کے لیے کبھی کسی کے سامنے گردن نہ جھکائی کیونکہ آپ مظہر اوصاف مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تھے جن کے لیے علامہ اقبال کو کہنا پڑا:

گردن نہ جھکی جن کی جہانگیر کے آگے

(علمی ادبی اور تحقیقی مجلہ النظامیہ: اکتوبر 2013ء)

اگر ایک طرف آپؒ فخر ملت ہیں تو دوسری طرف فخر المشائخ بھی ہیں۔ آپؒ کے فخر المشائخ

ہونے میں آپؒ کے دینی اور تبلیغی کاموں کی فہرست بڑی طویل ہے اور جب ان کاموں میں آپ کی دن رات کی مصروفیات دیکھتے ہیں تو حیرانی ہوتی ہے کہ آپؒ دوسرے مشائخ کی طرح حجروں میں بالکل نہیں بیٹھے بلکہ اپنی زندگی کو سفر سے جوڑے رکھا۔ صبح کو آپ شرقپور شریف میں ہیں۔ تو دوپہر کو فیصل آباد میں۔ رات کراچی میں گزارتے اور رات بھی سو کر نہیں بلکہ کسی جلسے کی صدارت میں گزارتے۔ جلسہ ختم ہوتا تو انتظامیہ عمدہ قسم کے کھانے پیش کرتی مگر آپ چند لقمے کھانے پر اکتفا کرتے۔ رات بسر کرنے کا کمرہ اور بستر آپ کو دکھایا جاتا مگر آپؒ بستر کی بجائے جائے نماز پر سجود وقیام میں لگ جاتے۔ کراچی

Marfat.com

کے لوگ یہی سمجھتے کہ اب آپؒ کے آرام کرنے کا وقت ہے، صبح سویرے آپؒ سے ملاقات ہو گی یا ناشتہ پر بلائیں گے مگر صبح پتہ چلتا کہ آپ پشاور کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے لاہور اور پھر لاہور سے لندن روانہ ہو جاتے۔ وہاں سے حجاز مقدس وہاں سے ترکی، ترکی سے افغانستان۔ یعنی ساری عمر دعوت و تبلیغ کے لیے سفر میں گزار دی۔ بستر تو ترستا ہی رہ جاتا۔ نیند کی دیوی آپ کو آغوش میں لینے کے لیے منتظر ہی رہتی۔ اس کا انتظار بس انتظار ہی رہتا۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیرِ نگرانی محرم الحرام و صفر المظفر بمطابق اکتوبر و نومبر 1984ء یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ منانے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس کا اشتہار ہفت روزہ استقلال، لاہور (23 تا 29 اکتوبر 1984ء) کی پشت پر شائع ہوا۔ جس سے آپؒ کی ''یومِ مجدد الف ثانی'' منانے کی مساعی جمیلہ کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کو مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے گہری محبت اور عقیدت تھی۔ آپؒ کے انہیں تیز رفتار اسفار کو طوفانی دوروں سے منسوب کیا گیا ہے۔

☆............☆............☆

Marfat.com

صحت نامہ

ماھنامہ نورِ اسلام (فخر المشائخ نمبر) جلد اوّل

ماہنامہ نورِ اسلام کے زیرِ حوالہ فخر المشائخ نمبر میں پرنٹنگ کے دوران بوجوہ کئی مقامات پر الفاظ ٹوٹ گئے ہیں یعنی ایک لفظ دو سطروں میں آ گیا ہے۔ حصہ (الف) میں ان کی نشاندہی اس طرح کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ نمبر دیا ہے پھر قوسین میں سطور نمبر درج کر دیے ہیں۔ قارئین کرام اس کو پیشِ نظر رکھیں۔

اپنی بھرپور کوشش کے باوجود پروف خوانی میں حصہ (ب) میں درج اغلاط رہ گئی ہیں ان کا صحت نامہ حصہ (ب) میں دیا گیا ہے۔ (ادارہ)

حصہ (الف)

جلد اوّل: 62(7,6)،64(17,16)،65(10,9)،71(15,14)،76(15,14)،78(11,10)،
79(15,14)،91(7,6)،91(8,7)،99(3,2)،99(18,17)،102(18,17)،
111(18,17)،116(2,1)،119(4,3)،119(7,6)،128(4,3)،128(9,8)،
128(10,9)،135(آخری، اگلے صفحہ کی پہلی)،194(10,9)202(آخری اور اس سے پہلی)،
208(4,3)،211(17,16)،217(16,15)،227(18,17)،227(19,18)،
230(4,3)،330(12,11)،401(18،17)،404(18,17)،416(6,5)

حصہ (ب)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
سرورق	نیچے سے اُوپر والی سطر	میاں ولید احمد شرقپوری پرنٹر	میاں ولید احمد شرقپوری نے پرنٹر
13	17	التفاتی	بے التفاتی
14	7	ابھی تک اس کا	ابھی تک اس کا
41	9	(انبیاء35)	(انبیاء:35)
47	9	وظائف کی	وظائف کے
54	2	نشان مردِ مومن با تو گویم	نشان مردِ حق دیگر چہ گویم
54	16	مکمل چکے	مکمل کر چکے
77	10	نہ	نہیں
80	18	باغپورہ	باغبانپورہ
92	3	دہ	(اس کو حذف کر دیں)
97	16	اسقدر	اس قدر
108	10	شرقپوری	نقشبندی

Marfat.com